

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا يَسْعَىٰ

سلطنت میں ہے تفصیلی الفاظ کا راناسیوچی کو جنگ فتوحات کے لئے

اعنے ہے

بساط الغنائم

المعروف باسم تاریخی

نسیان بن مرہٹ

تصحیح و اہتمام

لوہی علی اصم فی منصب گوہر ہونے تک محبوبیہ ریاض آصف

مطبع ناظم المطابع طبع شد

نچر و نستینہ

تاریخ نزل کے دیباچہ میں ہم نے قلمی کتابوں کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا حال پورے طور سے قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پرستجوئی ظاہر ہے۔ چنانچہ اُسی تلاش کا ثمرہ یہ دوسری کتاب ہے۔

ہے اُن اولوالعزم روساء مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنگو ایک زمانہ میں دکن کے معصروں ہم پہلے ہونے کا فخر یہ دعوے تھا۔ چنانچہ مرہٹوں کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہیں۔ اور انکی جرات و بہادری کے فسانے ضرب المثل ہیں۔ ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہ ہوگی کہ جس میں اس بہادر قوم کی شجاعت و جرات مذکور نہ ہوگا۔ مگر حال حال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات مراٹھ کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔

یہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اس میں اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور انکی شاخیں۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً ترقی کے حالات۔ متبوضہ قلعوں کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ تعداد افواج وغیرہ۔ پوری مصحح کے ساتھ درج ہیں۔ اور ضمتا حیدر آباد دکن کے امرا اور دکن کے رؤساء کے ذاتیات بھی شامل ہیں۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس نمایان ہیں۔

اسکی ہی عبارت مثل تاریخ نزل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیس

اور عام فہم جس کے معائنہ سے عام معلومات کو وسعت اور تجربہ کو ترقی ہوگی
اور پچھلے واقعات اور قدیم کارناموں کا نوٹو نظر آئیگا۔
اسکا تاریخی نام مصنف کے لیبلٹ انجانیہ رکھا ہے جس کو ہم خیابان
سے موسوم کرتے ہیں۔

تاظرین! اسکے دیکھنے سے مرہٹوں کے سلطنت کی وسعت اور انکی ریاست کے
خمسال و مخارج کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ وہی سر بیٹے ہیں جنکے زبردست ہاتھوں سے ایک زمانہ میں سلاطین کا دل بٹھا
و نظام شاہیہ سخت تنگ آ گئے تھے۔ اور جن کا استیصال شہنشاہ عالمگیر صیہ
فریس روزگار و مدبر زمانہ سے نہ ہو سکتا تھا۔ آخر اس قوم نے ارتقا و عروج و
رفعت حاصل کی تھی کہ ہمیشہ میں دار الخلافہ دہلی پر چڑھائی بھی کر دی۔
افسوس ہے کہ آج وہ قوم جسکے عظمت و جبروت کے نقارے تمام ہندوستان
کو بچ رہے تھے صفحہ ہستی سے محو و مہ ہے۔

دارالشفاء - حیدر آباد دکن
انڈیچہ ۲۲ء
غلام صمدانی گلان گوہر حیدر آبادی
بناہ احقر

معنون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فرما راجہ
راجیشور راوہیادرمستان و مکندہ کے نام نامی سے
اس اعانت و امداد کے شکریہ میں معنون کرتے ہیں۔ جو
راجہ صاحب معزز ہمارے ساتھ قلمی کتب کے
تلاش و جستجو میں فرمائی ہے۔

گرتبول افتد زہے غر و شرف

بندہ احقر

غلام صدیقی خان گوہر حیدر آبادی۔



اللہ اللہ این فوجی یاد بگوش میرساند مردہ تازه سروش

درین اوقات ہالیوں واعیان مسرت مشون کہ از شہور سنہ یکہزار و دودصد و چارہ ہجریہ مقدسہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ثلث حصہ سال منقضی گشتہ لچہی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را کہ روشناس ارباب کمال است و لیل و نہار در تسوید و تبیض اوراق حالات ہر ناحیہ و دیار مصروف۔ در خاطر گذشت کہ انوجہی در احوال مرہٹہ تاکہ شریک غالب روسا دکن بلکہ کل رئیس اند پر دختہ آید و کارنامہ مصفا بہارت سادہ و شستہ در کیفیات فضل لامری ساختہ گردد تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد۔ از انجا کہ این خیال از مدت پیرامون دل میگشت شادمانی را وقت خوش شد و خورمی بر خویش بالید۔ آستین ترود بر ساعد نکستم و کمر ہمت بر میان جان بستم۔ چون این نامہ بذکر غنیم است بہ بساط الغنائم کہ از سنہ تالیف خبر میدہد موسوم کردم با اللہ ولی التوفیق۔

مہتید سخن در تالیف کتاب بیان اقوام مرہٹہ

بر سپاہہ طرازان سرزشتہ اخبار در روزنامہ پردازان و فاقر لیل و نہار انبرین شمس

دابین من الامس کہ شیوہ تواریخ نویسی از شیوہ نامے حمد و رذکار است و طریقت
 و قایع نگاری واقعی یغایت دشوار۔ چہ موخ امین موثن صادق القول گزیدہ سخن
 باشد و بامید نفع و خوف ضرر و تعصب ملت و رعایت طرف از جاہ صدقت کیش پا
 فراز گذاشتہ تاویل و حق پوشی نگراید حسن معاملہ بہ قبیح بدل نہ نماید و رعایت تفصیل
 یکی بر دیگرے منظور نشاود و اوقات اقبال تبصیر بحسن ترتیبی نہ کند و حکام ادا بار
 بقصور و تقصیر نسبت نہ بد و از صراط المستقیم راستی تجاوز نہ سازد و از نفس الامر می و
 بیان واقعی گذرد و تحقیق را تحقیق و داهی را داهی داند و بنا بر جلب منفعت کار
 نمبر اجداری و خوشامد نفرماید۔ و بسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبای
 نشناسد **ابیات**۔ اہل ہنر گر ہناری درند ڈی ہنران نیز یکارے درند۔
 نے کہ ہی برود از طرف زود گوگرد باد سراپ سرود ڈ قبچقہ زد و کبک برفار
 زاغ ڈ اگر چہ ہی کام پریشان ببلغ ڈ زاغ بد و گفت کہ پرداژ کن ڈ اگر کرد از من
 ہری ناز کن ڈ ہیچ کنی نہت زنیاد زشت ڈ کش نہ حکیم از پنے کارے سرشت ڈ زشت
 نہ ہے مصلحت آراستہ ڈ مصلحت است اینکہ چنین خواستہ ڈ آرباب نظر
 میداند کہ تواریخ نویسان اسلامی در تحریرات خود طرف ممانعت را بچہ تحقیر
 می نگارند۔ و چاکلمات نامایم و الفاظ رکیک نسبت یا جانب بزبان قلم می آرند۔
 و از امور دنیا تعصب دینی را دخل میدہند۔ و ہنر را بر طاق بلند گذاشتہ عیب
 می نمایند۔ و حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خدا صفا مع ما کہ راز خاطر محو
 میسازند۔ نعمت خان عالی غزلے طولانی در مواظبتی گوید و بر راہ حق بودہ باطل را

بہ خیال مولف کا غلطی پر مبنی ہے۔ خود مولف ان الفاظ کے کہنے سے آپ خود نصیب پائی کو دل میں
 نہیں تھے شاید مولف کے نظر سے موصیٰ اسلام کو ستر کتا نہیں گذری۔ ورنہ یہ پیشقدمی نکتہ ۱۲ اگر ہو۔

نی چوید۔ ازان جملہ است این ابیات ابیات چون نیست بہرہ بیشتر از قسمت
و نصیب و بر خلق رشک و شکوہ قسمت بر اسے چہ و اسید و ابر کردن ارباب
احتیاج و برودہ نہ یا وہ ز طاقت بر اسے چہ و ہرگز گوید از کس اگر راست و
گردوغ و نصیب چہ نفع دارد و محنت بر اسے چہ و در رزمگاہ تجربہ باید قیاس
نیست و نادیدہ جنگ لاف شجاعت بر اسے چہ و تالیف قلب اگر چہ بجر ف
خوشامد است و لیکن فردن زرتبہ و حالت بر اسے چہ و باور نشد اگر سخت کو مشو
چہ باک و ہر جاقسم بغیر ضرورت بر اسے چہ و بہر مصاحبت نہ بود قحط گفتگو۔
خرفی کزد است بیم مضرت بر اسے چہ و دشمن یک سخن کہ درشت است کانیست
و شناسام و نفرو وقت خشونت بر اسے چہ۔ کارنامہ نامے کہ مرہٹہ مادر اقدار خود کردہ
اند فارسی نویسان متقدمین و متاخرین یک قلم ترک دادہ و عمل بر استغراق و مبالغہ
می نمایند۔ و کسانیکہ بہ تحریر پرداختہ اند حرکات الفاظ را با صفات مرقوم ساختہ اند
راقم سطور حالات این کردہ را کہ با قوام مختلفہ مشہر اند و تعداد از ہفتاد و ستیا و میگویند
از زبانان و واقف حالان ہر قدر بہ تحقیقات رسید بہ تحریر می آرم و از امور عجیب
و غریب و معلومات دیگر می گذرم و می گذارم۔ مخفی نامد کہ در کمیش ہنود اصول چارگونہ
قرار دادہ اند۔ و آن را چارچو ترن نامند۔ برہمن و چہتری۔ بیس و سندر۔ فرقہ اول
یعنی برہمن مخصوص است لبش چہیز خواندن ہید و دیگر علوم مدبوزش دیگران
و چاک کردن یعنی بر اسے دیوتا نقد و جنس دادن و دیگران را بران داشتن
خیر دادن و خیر گرفتن۔ و دوسین یعنی چہتری کہ بہتری بدل شدہ ازان شش سہ
کند خواندن و چاک کردن خیر دادن و خدمت گاری برہمن و پاسبانی عالم گرفتن
دست برد آن و گناہبانی دین و تاوان گرفتن از بہ کار و اندازہ آن نگاہ داشتن
و سزا خوردن و نذرانہ دادن و بجا سپردن و فیل و اسب و گاؤ و بندگان

خد متنگدار را بتجار واری کردن و بجا آوردنش نمودن و ناخواستن از مردم و اعتنا
 نمودن بیکو کاران و مانند آن سیوین که بیس باشد نیز آن سداکار برهن کند لیکن
 پرستاری و کشاورزی و بازرگانی و کادانی سرانزی - و از هم گام زمینن تا زمان زمین
 ده کار که گفته آمد هر سه کشند چارمین که سود راست جزو کاری هر سه سزاوار بود و
 پوشیده و پس خدوه آنها پوشد بخورد و بیکر کاری و زرگری و آهنگری و در و در
 و سودای سنگ و شمشیر و شیر و است و روغن و غله خاص او باشد - و بچمین را
 بیرون از دین شارب چون مسلمان و ترسا و جهود و نصارا و آنها را آنچه گویند -
 از آنجا که این تقسیم را مدتی سپری شد از امتزاج با هم شروع برآید و هر کدام
 را در رسم پرستش تفاوت بسیار است - و هر یک را به نسبت جا و پیشه و بزرگی
 بزرگان شاخه بر شده و شماره آن از بیان بیرون - الفقه قوم مرهش که
 عیارت از سکنه سرزمین مرهش است و این خطه در زمان حال بصورتی خجسته
 بنیاد آورنگ آباد نامزد و قلعه دیو گیر یعنی دولت آباد از مصناف آن است
 مهنا و قسم از اقوام مرهش معلوم گردید و سولای آن هم هست احاطه آن دشوار
 و هر یک در رسوم و عادت خویش متفردی باشد و در بعضی چیزها متحد - اگر چه
 در طعام خوردن و شراب همدیگر اندام اجتناب از قربت و مصاهره دارند
 و در یک رکابی بجز بجنس و قربتی هم طعام نمی شوند - حالا سحریر خصوصیات دیگر
 اینها گذارشته بتفصیل اسمهای اقوام ایشان پرداخته سخن را اینجا میازم
 اول بهوسله - دوم سرکے - سوم کهور پری - چهارم بجاری - پنجم ریکاری
 ششم پاشن کر - هفتم دمو - هشتم بریکی - نهم پاکر - دهم سیندی - یازدهم
 دیر کر - دوازدهم بهابے راؤ - سیزدهم کدم - چهاردهم کلبه رانی - پانزدهم
 سرور کر - شانزدهم باهرے - هجدهم پارسے - نوزدهم بهوزی - بیستم پاکر

ہشتم کہا رکی۔ بہت ویکم کا کیوار۔ بہت و دوم جادو۔ بہت و سوم ہر دل کو بہت
 چارم بن دیوی۔ بہت ویکم اوی جاری۔ بہت و ہشتم بار کل۔ بہت و ہشتم
 جائے کر۔ بہت و ہشتم مری نگر۔ بہت و ہشتم ہر دلے۔ سیم سو دس کر۔ سی ویکم
 سو نہ۔ سی و دوم کلی۔ سی و سوم کان نے۔ سی و چارم بانک ہووی۔ سی و
 پنجم کو جر۔ سی و ہشتم کو لے کر سی و ہشتم سو کر۔ سی و ہشتم کتاب۔ سی و ہشتم
 دلور۔ چیلک مانے۔ چیل ویکم انٹوئے۔ چیل و دوم جادو۔ چیل و سوم راکے
 جاجی۔ چیل و چارم چو بان۔ چیل و پنجم وان موری۔ چیل و ہشتم پنوار۔ چیل و
 ہشتم کوک وے۔ چیل و ہشتم کہاں ویل کر۔ چیل و ہشتم رو لے کر۔ پنجاہ سال
 کہی۔ پنجاہ ویکم واکری۔ پنجاہ و دوم پیا کر۔ پنجاہ و سوم موری۔ پنجاہ و
 چارم پیر راؤ۔ پنجاہ ویکم باکمال۔ پنجاہ و ہشتم مان کر۔ پنجاہ و ہشتم سو بچی
 پنجاہ و ہشتم بہاندول کر۔ پنجاہ و ہشتم ماندولی۔ شصت و ہونے۔ شصت ویکم
 کالے۔ شصت و دوم مادہو۔ شصت و سوم بنا کر۔ شصت و چارم ہروی
 شصت و پنجم پنبلی۔ شصت و ہشتم سوتے۔ شصت و ہشتم لو کہدا۔ شصت و
 ہشتم پان دمار۔ شصت و ہشتم سوہی۔ ہشتاد و بہاندیہ۔ آزا سجا کہ تشریح احوال
 ہر فریق و وجہ تسمیہ ہر کدام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود و ہم کما بینی
 یہ تحقیق نرسید فقط بر تحریر احوال بہوسلہ کہ ریاست مدان خاندان است۔
 اکتفا میسازم و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب الظہار معتبرین بقدر سلوک
 می پردازم۔

بیان وجہ تسمیہ بہوسلہ و شروع احوال نسب او

پوشیدہ نمائند کہ در وجہ تسمیہ بہوسلہ اختلاف است یعنی بہوسلہ و اکثرے کہوسلہ

و نهنگه به سوهی گویند و وجه آن باین دیگر بیان می نمایند آنرا که به سوله می مانند
 چنین تقریری کنند که به در زبان هندی یعنی زمین و سله یعنی خار و بیگان آمده
 سله مختف سال است و این لفظ در نامهای راجا اکثری باشد چنانچه پیری سال
 و درجن سال و شتر و سال نام راجاهای کوئیه است که بقوم باثرا مشهور چه بهری
 و درجن و شتر و هر سه لفظ بزبان سنسکرت یعنی دشمن آمده یعنی خار و دشمن و
 موجب لقب باثرا اینکه باثرا یعنی استخوان است از نیاکان آن راجه با موافق
 حکم مرشد پرستش باثرا کرده صاحب ولد گردید بالجمله چون معتقد است به سوله قزاقی
 و صحرائی و اعدا کشتی داشت نامش به سوله گذاشته یعنی خشن زمین و کتیکه
 به سوله تعبیری نمایند معنی که سوله بزبان مرهٹی آشیانه کوچک می دانند برگرد
 اینها بنا بر عشق ز نکه ظاهر از غیر قوم بشهرت بخار باشد جای مکانی مختصر ساخته
 پنهان بنسبت داشت به سوله مشتهر شد و گردویی به سوله نسبت می دهند
 توجیه عجیب بیان می کنند که به سوله در هندی یعنی فسیح است از آنجا که مشغوف
 عشق ز نشت و روز بود هم قوش نسبت او بفرج داد و از راه استهزا
 یا هم تنگ می کردند تا آنکه رفته رفته را در محله موافق قاعده هندی مثل کوارن و
 کوالن تبدیل به لام یافته به سوله شد دانشد اعلم بحقیقت الحال هر دو و جاول را
 تاریخ نویسندگان نوشته اند وجه ثالث زبانی شخص ثقة واقف خاندان اینها
 شنیده بقید قلم آورده صاحب تاریخ باثرا لام را جدید می نویسد که راجه ساهو
 به سوله از سله راجه بلکے چور است که مسعودیه اند از نیاکانش راجه سوری
 نام بنابر وجهی از چور بدکن رفته چند موضع به سوله علم پرگنه کر کتل سرکار پندیا
 صوبه خجسته بنیاد سکونت گرفت و نسبت به آن موضع خود را به به سوله لقب
 ساخت از بهی کلام چون موضع پیوست که نسبت به سوله بر اجاهای او دیو پر که

سودید الملی رسد و راجہائے اودیہ و راجہائے سرزمین لہندہ
 انداز راجہائے دیگر ہر راجہائے کہ نویر سند راجہ فی شہید راجہ اودیہ و راجہ
 برائے اودیہ فرستد و اوان شہد افتخار و راجہ پیشانی ادب می کشد و اورا شہد
 از خون آدمی می کشد۔ و لقب راجہ اودیہ و راجہ رانا است و او نسب خود بنو فیروز
 عادل می رساند۔ اگرچہ کیفیت اینہا در دفتر سوم اکبر نامہ و دیگر تواریخ بہ تفصیل
 مرقوم است۔ و قصہ سلطان علاء الدین و فتح چتوڑ مشہور۔ اما الحال انچہ
 بتازگی زبان باد فرود شانی صادق القول معلوم شد۔ نوشتہ می شود۔
 او و لیکنکے پسرے بنام پرتاب سنگہ بر راج گلاشت و از دامر سنگہ
 و از و راج سنگہ و از و سنگہ ام سنگہ از و جگت سنگہ و از و پرتاب سنگہ
 دوم و از و راج سنگہ ثانی بر سند راج یکے بعد دیگرے نشستہ و فات یافت
 بعد راج سنگہ آڈسینہ پسر خور و جگت سنگہ مذکور تکلن گزیہ بعد چندے پسر
 راجہ امید سنگہ اورا در شمار گاہ گشت۔ پسرش بر اودیہ پور قابض ماند۔
 و رتن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشتہ
 در کوہلمیر نشو و نما یافتہ بہنگامہ آرائی استعدائے راج است زیادہ ازین تحقیقا
 شاخہائے شجرہ اینہا و کارنامہ ہائے ہر کدام پر داختن از مطلب باز میداروہ
 برہمان قدر پسند نمود و چون بالانذکور شد کہ سوسو و یہ نسب خود بنو فیروزان
 عادل می رسانند۔ شمعہ از احوال خاندان کسرے بنا بر شادانی کلام نوشتن
 درین مقام مناسب افتاد۔

احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آنہارا اکاسر و نیز گویندی آرند

ایشان طبقه چهارم از بادشاهان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کیان
 بوده و اکثر ممالک بایشان باج و خراج داده اند اول ایشان اردشیر بابکان
 و آخر ایشان یزدجرد بن شهریار بود و شش تن از ایشان در مدت چهارصد
 و بیست و هفت سال بادشاهی کردند ظهور دولت ایشان در سنه پنجاه و هشت
 و بیست و یک از تاریخ آگرم است و انقراض دولت ایشان در سنه سی و یک هجری
 بوده مذکور اینها بشرح و بسط تمام در شاهنامه فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است
 این جایحال نوشیروان بن قباد بن فیروز که ملقب به عادل است اجمالی
 پردازم - **نوشیروان** چنانکه آرگوبو عادل باؤل گواه عدالتش بهمن بس که پیغمبر
 آخر زمان صلی الله علیه و سلم مبعوث در زمانش شده او را عدالت یاد کرد و نیز
 فرمود که نوشیروان بنابر عدالت و عاقبت طائی جهت سخاوت با و صف بودن
 در کفر از حرارت آتش و دوزخ محفوظ خواهند بود - الحاصل باکمال عدالت و
 نصفت چهل و هشت سال بادشاهی را نه و جمیع بلاد و ترکستان و ماوراءالنهر
 و یمن و مصر و دیار عرب و اکثر بلاد هند و سستان زیر فرمان خود آورد - و سلاطین
 روزگار فاشیه اطاعتش برودش کشیدند - در ابتدا که سلطنت خود خواب
 دید که خوکے با و در یک کاسه شراب می نوشد - از معبران تعبیر خواست هیچکس
 زبان به تعبیر نکشاد - موبد موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر لگوئی
 بقتل رسانم - موبد موبدان منادی داد که هر که تعبیر خواب کسری کند یک بزرگ
 زر سرخ از من گیرد - این خبر به بزرگمهر رسید و او در مرد پیش امستاد خود
 درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک و انم - بشرطیکه مرا پیش کسری
 برند - موبد موبدان عرض نموده بزرگمهر را پیش کسری طلبید - بزرگمهر گفت
 در شبستان بادشاه غلامی است که بایکے از اهل حرم نزد مباشرت می بازو

کسری همه زنان و کنیزکان را پیش بنده چهره گذرانده. مردی ظاهر نشد. آخر همه را
 بگفته بنده چهره برهنه کردند. فروغ غلامی پدید آمد اندر میان پادشاه و پسر و پسر
 کیان. گویند که پادشاه حاکم جاج مختلط نوشیروان هر دو را بقتل رساند. فردوسی
 طوسی این قصه را حواله به مادر نوش زادمی کند که دختر قیصر بود و بعضی موخین
 بر آنند که غلام پادشاه را میر جاج مختلط بود. واضح آنست که کنیز کے بود بعد ازین
 بنده چهره را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاند و پایتخت او
 از یکنهان مرتفع گرداند در عهد نوشیروان مزدک زندیق که دعوی نبوت کرده
 حالی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نود و هشت هزار کس بودند بقتل رسید
 و در زمانش نوش زادمی پسر او که از بطن دختر قیصر بهر سیده بود از دین مجس
 برگشته بدین ترسیان گردید و بالشکر خود به هندیستان رفت و در آنجا سپاه گردان
 جمع نمود و خواست که بایران رود. نوشیروان رام بر زمین را بالشکر عظیم بگ
 میر فرستاد و نوش نادر بعد از محاربه بقتل رسید و از در هندیستان او را دهانند
 میگومند که رانا راجه او دیو پور از نژاد نوش زادمی است و در عهد نوشیروان خضاب
 موبهم رسید و ایضا در عهدش افسانه های هندی را بنویسان فارسی ترجمه کردند
 و خاقان چین نیز دختر کسری داد و در چهار دختر اسپه با سواران جزا هر آید
 ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم در ملک روم نمود بالاخر در سنش هزار
 و یکصد و شصت و هشت هرگز آنکه از دختر خاقان بهم رسیده بود ولی عهد نموده
 خیمه بهار باقی زد چون در آئین مجوسان لاش میت را امانت در حنمه ها
 میگذازند. می گویند قالب نوشیروان بدستور تاحال سالم است و خشتکی در آن
 راه نیافته ایابا تشریف عدل یا از حکمت حکما چین است. آدمم بر احوال جرج
 بن شهریار بن خسرو پدید زین هر مزین نوشیروان که آخر ملوک عجم است. او را

با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد. رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکراو
 بود بجنگ سده قاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه
 پانزده هجری مقتول شد. و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه
 سی و نیک هجری مغرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد. مدت سلطنت
 یزدجرد و هفده سال واکشته نوشته اند که چون سعد و قاص با رستم فرخ زاد نبرد
 آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر عجم روداد و
 رستم فسخ زاد بدست هلال بن علقمه کشته گردید. اگر چه فردوسی در شاهنامه
 گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاص رستم هلال
 بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر
 گشتند و چندان سیم و ذرها قشقه و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب
 کندیش و در شمار آن عاجز است و بعد از آن چارحان که افسر از امرایان
 عده ایران بود شکست فاحش یافت و در بهرین قریب چارحان را بکشت. و
 پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت بمغیر
 علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد و قاص کوفه را بنا کرد و درین سال
 سی و نه زنده رسول خدا صلی الله علیه و سلم وفات یافت و در سنه هفده هجری
 بعد کشته شدن رستم فرخ زاد مداین مفتوح گشت و غنائیم آنقدر بدست
 اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متحیر است. گویند عرب طلبا را
 با نقره میادات بیع و شکر میکردند. و جنس غنائیم به مدینه آمد. حصه هر یک
 از اهل بدر پنج هزار دینار رسید و حضرت فاروق بجباص بست و پنج هزار
 دینار و هر یک از اجداد رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضا درین سال ابو موسی اشعری بمکه آمد
 و امیر آن شهر بود و درین عزم بمکه نموده با دختران حضرت فاروق و بنای حضرت فاروق یکدیگر خیر و برادر

امام حسین علیہ السلام داد و دختر دگر داد و پسر محمد بن ابی بکر بنسب
 ساخت. **ابیات** بیا گوئی که پرویز ازین زمانه چه خورد و پیرس
 که کسرے ز روز گاهچه برد و اگر این نهاد خنراین بدگیرے بگذاشت و در داد
 گرفت چنانکه بدگیرے سپرد. تا آینجا از تواریخ بچینوید مسید سه تا بناظران این
 اوراق محنت تحقیق بظهور سپوند و صاحبان دین ز دوستی و ضبط تواریخ و
 قید سنین و شگاہ تمام دارند. و مدار زندگانی آنها برد ریافت حالات سلف
 و احکام نجوم است و کتاب های اینها مانند کتب اهل هند اخباری از گذشتهگان
 دوسه هزار ساله میکنند. آورده اند که چون در دولت یزدجرد تفرقه روداد
 اولادش انتشار یافتند. از آنجمله سه دختر او آوارگی گزیدند. دختر متوسط
 مسیه بشهر باثو در حاله نکاح حضرت امام حسین علیہ السلام آمد و بعد شهادت
 امام بهمان زمان از خیمه اهل بیت دو شادوش ملایک بجلد برین رسید
 و صبیہ صغیره یزدجرد که بفارس بانونا مزد است از دستبر سواران عرب
 بدرجسته در کوه چک چک که از نیرسی کرده فاصله دارد بمناجات اہلبیت
 گردید چنانچه تا حال زیارت گاہ پارسیان است و اہل اسلام آنرا انہا سخا
 عفت ماب میگویند و در آنمکوه مذکور نشین های متعدده مختصر ساخته اند
 و صلح اہل پارس بمقام مجمع آنجا که در بہمن ماہ قدیمی روز اشتاد انیزد
 کہ عبارت از تاریخ نسبت و ششم شهر مذکور است. می شود و در نشین ماقیام
 نموده بعبادت می گذرانند. می گویند. آبی از کوه می تراود و ہر روز بقدر
 نوش و صرف دو کس مجاور آنجا کہ از پارسیان مدام در آنجا حاضر میباشند
 می چکد. و ہر گاہ مردم زائرین کہ فریب بہرہ ہزار مجتمع می شوند آب موافق کفان
 آنہا می افزاید و بعد بہشت روز براسے سیرابی دار بہت کہ از بہار ہای انگور

در دامن کوه طارم مستطیل طسج داده اند و زیر سایه آن فرودگاه متفرقین
 است حسب طراوت آن ریزش می کند و هرگاه در آن مجسمه که محتمل
 یا حایض شد همان زمان آب از چکیدن می آید و مجاوران ندای کنند
 که هر که حایض یا محتمل باشد از کوه فرود آید - چون فرود آمد باز بدستور آب
 تراویدن گیرد اینست از عجایب آب آنجا. دختر سیوین نیر و جرد که آنرا همین
 بانو گویند و بنده عم پارسسیان مفقود الخبر است و کتب هندوان بور و دان و
 نهند گواهی میدهند و اندکشن قوم مسودی و اندک از اینجا دریافت شد که دختر
 ددین نیر و جرد چگونه به محمد بن ابی بکر رسید - شاید نیر و جرد چهار دختر
 داشته باشد که پارسسیان را بر آن علم نیست - یا هندوان را بر و در دخترش
 اطلاع کماهی نبوده - یا اهل اسلام دختر اجنبی را بمغاطه نسبت به نیر و جرد
 می دهند - هر حال قوم مسودی و از اولاد نوش نژاد سپر نوشیروان یا از
 اخلاف صبیبه نیر و جرد نبیره آن است الحال به ترجمه کتاب مرهٹی که در ملک
 پونذ قلمی شده و نام محریافت نه می شود و ایمان از آن در تواریخ مافرقینی
 نموده ام میگرایم - از تغییر و تبدیل کارند آشته بکم و کاست ترجمه می نمایم

شروع احوال مرهٹہ از تاریخ مرهٹی که نام مولف و سنه

تالیف از ان پیدافیت

راویان روایت اسماء عالم و حاکیان حکایت اخبار بنی آدم که چهره شاید
 مقال شان از خال و خط مبالغه و فضول معراست و از گلگون صد اقیق و تحقیق
 جلوه افروز و رونق افزا چنین آورده اند - که را جابرا نا بهیم از اخلاف مسودی

او دیو پر مصاف صوبه اجپیر بود و فرمگنت و ثروت انصاف داشت و بکمال اطلاق
 ستوده و ناموری علم اشتها رمی افراشت در شبستان دولتش و دنیای قبال را
 تابانی و دو اختر اجلال را در خشتانی بود. و لد کبیرش با سم رام سنگ را شناس چنان
 و خلف صغیرش از نام با کبه سنگ مشهور زمان **فرود** - دو بهر دو و پنج و دو بهر دو
 بدین هر دو چون با دام توام با هرگاه بهیم سنگ آبنجانی شد رام سنگ را نظر کلائی
 قشقه راج کشیده بر مسند نشاندند. با کبه سنگ یکم انیکه الاسما تغزل من السما
 نظر بطینت شتری که اطاعت جبلت آن نیست خلیع غیور مزاج بود بمقتضای این
 معنی که ده درویش در گلی خسپند و دو باد شاه در میلمی نگنجد متاجت برادر
 ناگوار دیده روزی بمقرب شکار بر آمده بر زد و جانب دکن شتافته متصل
 دریاے نزدیک رسید و قسلی ابی موهن مرزبان آنجا گزید. و چون علو نسب
 و سمو حسب او حاجت اظهار داشت بکمال احترام و تقرب ممتاز گردید. تا
 آنکه در حیات راجه مختار مالک در رائق و فائق مہات او گشت و قسلی
 به تنظیم و تنفیق ملک پرداخت. و معندان و متردان را مغلوب و منکوب
 ساخت. کہ بہ با کبه سنگ بہو سلم مشہور گردید. چہ بہو بمعنی زمین و سلم بمعنی خلش
 است. بعد وفات ابی موهن تاجوان شدن پسرش تشیت امور ریاست نمود
 و ہر گاہ وارث ملک لیاقت ملک را بی ہر ساند. بمقتضای نیک ذاتی و حق
 شناسی تسلیم راج با و کردہ پہلو تہی نمود و از آنجا رکضیت کردہ وارد دیول گالون
 گشتہ سکونت گزید. و بحیث طے مسافت زندگانی مشغلہ گشت و کار مرز و عات
 کہ بقعیدہ ہنود بہتر ازین روزی حلال نیست اختیار نمودہ چہ ضرب المثل
 ہند است **۵** او تم کہیتی مدہسم بان با کشت جا کری بیجیک بہہ ندان -
 یعنی افضل ترین معاش زراعت است و متوسط تجارت و بدترین پیشہ نوکری

کہ ہمیشہ گدائی می باشد آورده اند کہ وجہ برآمدن باکمه سنگبه از دیار خود توسل
 بابی موہن و بعد ازان توطن در دیول گانون بنابر عشق دختر بخارے بود از اسخا
 کہ عشق پیچہ در دامن حالش زده گریانش کشید و خستہ را بے عقد داخل حرم
 ساخت۔ و از خویش و بگانه واپرداختہ اسیر دام زلفت گردید۔ ہر کجا
 سلطان عشق آمد نہاند پوت با زوئے تقویٰ راحل پاپاک دامن چون زید بیچارہ
 تا گریبان او افتادہ در جبل۔ از بسکہ باغبیہ کفو بلکہ فروترین قوم نزد توصل باخت
 مطہون ہم قومان و اقارب گردید ناچار چندے او را در ہنہا سخا نہ داشت۔ بعد
 از آنکہ خستہ نہ کو رجاء شد۔ ہیرون شہر در مزرعہ از نظر مردم خویش و تبار
 پنهان نگاہداشت۔ و کلبہ مختصرے کہ آنرا کہو سلہ یعنی آشیانہ کوچک تعبیر کردند
 ترتیب داد آنکہ لقب کہو سلہ شد۔ چون صاحب ولد گردید و طشت رسوائی از
 بام افتاد۔ بنابر کد خدا ساختن او در ہم قومان متامل گردید فظیر محبت زنکہ و غیرت
 مزاج و خوف طعن و تشنیع بھنسان با مدخولہ و لوہنال جانب دکن رہگرا گشتہ۔
 توسل بابی موہن حبت و آن ولد را در قوم مرہٹہ منسوب ساخت زیرا کہ راجپوتان
 صحیح النسب نہ پذیرفتند۔ ناچار بغیر قوم کتھا نمود۔ و بطیفیل محبت زن خود را نیز
 از کیش ابا واجد و فرزندانش عاقلی چیت بھان بندہ جانان بودن
 دل بدست دگرے دادن و حیران بودن پوسے زلفش نگہے کردن و ریش
 دیدن پو گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن۔ آئن ماجرا را خانی خان در تالیخ
 خود بطور قبیح بیان کردہ چنانچہ نقلہ ازان در ماثراصفی آورده ام و اینجا حسب
 ترجمہ ہندی گذارش رفت نحوہ انقطاع از بابی موہن و ورود در دیول گانون
 چنین گویند کہ چون پسر ابی موہن بمحل بلوغ رسیدہ شور بہرساند اکثر گاہ باتفاق
 پسر باکمه سنگہ بپروٹکار میرفت۔ و سقے چوپے خوش رنگ مصفا بہت شہ عرات

از جنگل آورده بود و دهن پیرانی موهن با حاضران تماشاے آن میکرد - در شناخت
 آن چوب عاجز ماندند - و ندانستند که از کدام درخت است - ناگهان بزربان پسر
 الی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه با که سگه به نیکو وجه خواہ شناخت
 چون او از شکم دختہ بخار بود - این سخن بگذشت - در دل داشته بعد دو سه روز
 بمیلوم از آنجا برآمد و راه دیول گانون گرفتند و بعد فوت با که سگه به کشمار
 پرداختند - الحاصل پسر اول به بابوچی و دوین را به بنوجی موسوم ساختند
 از صلب بابوچی که پویند بمرہمہ دارد و دوسر پوچو آندیکے شہاجی و دوم
 شرفاجی - و از بنوجی ہشت پسر باسم کہلوجی و بناجی و غیر نام تولد شدند و آنہارا
 عالمگیر بادشاہ بنا بر جریمہ درختہ کشید - و بابوچی بہوسلہ و بنوجی بہوسلہ ہر دو
 برادر بنا بر مناقشہ زمینداری ترک دیول گانون گفتہ مع آل و عیال در موضع
 دیوندہ متصل دولت آباد آمدہ بزراعت مشغول شدند - و ہا سنا رنگ توطن
 رنجیدند و خود را براے گذر معاش در قصبہ سندہ کپڑ پیش لکھوجی جادو راؤ
 و دیگر سرکار دولت آباد کہ از پیشگاہ نظام شاہ مغربی و سرکردگی دوازده
 ہزار سوار داشت رفتند - و بصیفہ بارگسیری نوکر شدند - از آنجا کہ فرستادن
 بودند و سواری اسب معتذر بود - بہ گناہبانی دیوڑھی تعین گشتند - چون شہاجی
 پسر بابوچی طفلی وجیہ زیبارو بود و آثار نیک سختی از جیش لمعانی داشت - روزے
 جادو راے از روزنکے جشن ہولی صبیحہ خود را کہ حسینہ بود بر زانو نشاندہ و بر
 زانوے دیگر شہاجی را گرفتہ در حالت مستی شراب از راہ شفقت بزربان
 آورد کہ چہ باشد فیما بین ہر دو عقد مناکحت بستہ گرد - تا اولاد حسین و تسکیل بوجود
 آید - ہمین کہ این سخن از زبان جادوگر برآمد - بابوچی حضار مجلس را با اشارہ گواہ گرفت
 و گفت کہ از امروز اقتران این دو کوکب متحقق گردید - جادو راے - بجا اثب پر خشت

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد اتمام مجلس نشاط
 جادو را به مجلس رافت و شهابی را که همیشه با خود میداشت همان روز به آنجا گذاشته
 صبیبه را با خود همراه برد. مستورات خانه ادبیرین مابرا مطلع شده بشورش آمدند که
 این فردا یک خان خانان آواره را چه در سر افتاده که از ما وصلت می جویند خود برای
 شکم پروری از وطن سرگردان آمده در بدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این ما
 ظاهر است. آری **مصراع** غوک لب جوے هم دعا می دارد. لعل را
 با خرف چه نسبت و زاله را پیش گوهر چه عزت و فرو. اے شیشه مزین لاف
 نزاکت امروز با انصاف کن آخر که بهمان سنگ نه. جادو را به جواب داد که
 سرسری بر زبان من حرفی گذشت هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام. حالا
 اینها را بر طرف می کنم از همچنین کلمات مستورات را تلی ساخت و روز دوم عبادت
 قدیمه شریک طعام خود نکرده خوردنی بهیش ایشان فرستاد. آنها آن خوردنی را
 واپس داده گفتند که انشاء الله تعالی این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد
 جادو را ازین سخن برآشفته بعد شراغ از طعام در دیو افتخاند برآنده محاسب را طلب
 داشته حساب سخاوه برد و برادر منوچه بر طرف ساخت. و وقت رخصت گفت که
 شما را بامریه بیع تر است نیست. و من سرسری بشما گفته بودم. رسمیات قوم خود نداده
 ام. خواه خواه کلوگیر شدن خوب نیست. معلوم شد به معامله و فضول هستی. اولی
 اینست که شما معه قبائل از اینجا رحلت خود بردارید. و هر جا که دانی بروید بودن دین
 آباوی نامناسب. آنها اجمال و ائصال بار کرده بهما وقت مکان قدیم خود یعنی دیول
 گانون رفته قیام گرفتند. و بدستور ماضی دوسه سال بکشت و کار پرداختند. هر روز
 پرستش سدا می شنید یعنی جادو که بی دست بزرگ ترین بت ما و دین منوچه. منظر
 نامه میدادند. اسبقی نیست و خلوص اعتقاد میکردند و تا که از عبادت او فراغی حاصل

نیکو و آبه طما که طمانی گذشتند - و بروز را کید سی و غیره ایام روزه می داشتند
 تا آنکه از تاثیر اعتقاد ایشان غنچه مراد کشف شد - گفت **س**ی ستاندا اعتقاد آن مرد
 دل ز سنگ بجز برهن مقصود خود را می کند حاصل ز سنگ - شب از شبهای چهاردهم
 ماه که آن ماه بزبان هندی ماکه گویند بطریق معهود آن هر دو منراج و در نزد خود طاری
 که بهیست تخیل بهانی زراعت تغییر می سازند نشسته بودند - بنوعی رانی انجام نشود گی بابو
 را چشم میدارسی - بر که یکجا که - پیچیده دستی باز یورد دست برهن مرصع بکمال روشنی سوز
 از سر رخ زینت - طند گردیده بهیست بابو می سائبان گردید - بابو می این را از حیا است
 انصر کرده بنوعی رایحه - باخت چون بابو می سنجواب گذاشت سری دیوی جیو
 که بزبان هندی قدرت کامله اند می را گویند شکل بصورت زن سفید پوش
 محلی بزبور مانع بیقیمت در آنجا نموده اند و داد که من معبود تو ام و از پرستش
 آن نهایت محظوظ و مسرور گشته ام - و بهر بان پرستشاشده می فرایم که بهین جابر
 ازین گنجینه عظمی مدون است و بر آن مارے موکل تو سجده نموده - این زمین را چهر
 کن - و آن نجینه بر دار و دواترا از سبت و هفت پشت بخشیدم از کس اندیشه
 و وسواس کن هر اراده که در دل تو جا خواهد گرفت با انجام خواهد رسید - بابو می
 و بنوعی بعد بیدارے شکریه این عطیه عظمی بجا آورده زمین را کندیده هفت کلاه
 آهنی پراثر بر آوردند - و در پرده شب همه را بر عرابه تابار کرده بجان بردند و در
 عقب خانه میان مناسک که بر اے داشتن عک می باشد دفن کردند و آهسته آهسته
 همه کار ملے زراعت را یکطرف داشته دلجمعی نمودند و بعد چندے در قصبه
 چهار کوئده آمده از سیونانیک نامی مهاجر که دولت بسیار داشت و از سابق
 قارف بود - همه احوال خود را بے کم و کاست بیان کرده استمداد خواستند او
 انگشت قبول بر دیده نهاده کریم نمود و گفت که هرگاه حق تعالی راج کر است کند -

از مایه مراعات خواهند کرد - گفتند فوطه داری یعنی خزینه و از یک مسخره از آن
 تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد - این خدمت غلظی متعلق یکسان
 تو خواهد ماند و بر این اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند - مهابجن مذکور بسیار
 ضروری از سواری و پاچه برائے آنها مهیا کرده بخیریدی هزار اسب - اسب تیز و قوی
 هیکل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده همیشه
 بهم رساند - آنها از بنا لکد - ساکن ببل تن کر که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه قمر
 داشت و کیله فرستاده درخواست مواصلت کردند - و بعد قول و قسم مضبوط
 ملاقات کرده مافی الصحرین بیان نموده و دوازده هزار سوار از امداد خواستند و قبول نموده
 همراه داد با بوجی تحفیف بار نموده و بنوجی را بر جا نگاه خود گذاشته مع جمعیت خود
 و تعییناتی که مجموع سه هزار باشد - جریده اسب فچی گهاٹ سما ویت عبور کرده دریا
 گنگ را از راه نیوسا گذرانده متصل ایلوره فردا آمده شبی چند خوک را قبیح کرده
 در مسجد روضه منوره که نزدیک دولت آباد پای تخت نظام شاه است انداخت
 و عرض داشتند باسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوئے خوک مرده بسته گذاشت که
 لکھوجی مخاطب جادو راسے دسیکھ در ایام هولی رد و بر و مجمع عظیم دختر خود را با پسرن
 عنوب ساخته از مشورت نسوان برگزیده است و ما از نوکری بر طرف نموده
 اخراج دیار کرد و بنا بر آن استمداد بنا لکد خواسته در اینجا جهت استغاثه آمده ایم - و
 باین جرات مبادرت نمودیم امید داریم که برحق خود فایز شویم - عرضی به مضمون
 مرقوم الصدر گذاشته مراجعت بقصبه ببل تن کر نمود - چون علی الصباح آن
 محاوران و خادمان درگاه برین ماجرا و قوف یافته خوک کشته رابع عرضی بنظر
 نظام شاه گذرانیدند - نظام شاه مطلع شده جادو راسے را طلب داشته تهدید کرد
 که این حرکت ینا بر امر بھل متخس نیست - باید که دختر خود را موافق اقرار با پسرن لکھوجی

کہ خدا باید ساخت۔ وہ بلا سار او پر دانستہ بیخ فتنہ و فساد باید کند۔ جادو رائے عرض
 کر دے کہ اگر جان بخشی فرمائید التماس دارم۔ نظام شاہ فرمود کہ آمان بخشیدم آنحضرت
 گذارش نماید۔ معروض داشت کہ بارشاد والا جیجانی نام دختر خود را با پسر بابو جی کتھا
 میکنم۔ لیکن امید دارم کہ از راہ بندہ نوازی بابو جی و بیو جی حضور طلب شدہ منصب
 و سوار سرفراز شوند۔ التماسش بدرجہ اجابت مقرون شد۔ جادو رائے رامو رو
 آفرین و کھنیں نمودہ مردم راست کردار با قول نامہ مضبوط فرستادہ بابو جی و بیو جی
 راموہ شاہی پسر بابو جی بہ دولت آباد طلب داشتہ جادو رائے استقبال فرما
 سیمائزمت۔ نظام شاہ رساند۔ شاد از دیدار شاہی کہ بسیار حسین بود و مخلوط و
 منبط گشتہ از تعلقت و ششیر و فیل سرفراز نمودہ منصب و جاگیر لایق نواخت و
 حکم کر دے کہ جادو رائے قبایل خود را طلبیہ و در دولت آباد بحضور خداوند شادی
 کہ خدائی ہر دو ہنال نوخیز نماید مثالیہ حسب الامر قبایل را در آنجا آوردہ جشن
 شادی را با انصرام رسانید و جہاز بقدر استمداد دادہ رخصت کر دے کہ کوہاجی تاپک
 با نس بل نامی کارکن را برائے خبر گیری دختر سہراہ ملا کہ ہمہ وجہ خبر گیران باشد
 بابو جی رفتہ رفتہ ہمہ قبایل خود را بدولت آباد آوردہ سکونت گرفت چون زمانہ
 اقبال و دستگیری کرد۔ او میگوید کہ از آغاز اقبال مدارالمہام خانہ او بود۔ مختار
 محمات عظیم گشت۔ خزلین غیب را از بلین زمین بر آوردہ خیرت و احسانات
 آغاز نمود۔ ویر کوہی کہ مکان شہنہوہا دیو است تالابے ساخت و جا بجا بتخانہ
 بنیاد نہادہ باغ و تالاب و چاہ تعمیر کردہ نیکنامی اندوخت تا آنکہ بابو جی و بیو جی
 پیمانہ ہستی پر شد۔ و زمانہ بکام شاہی گردید و او را از بلین جیجانی پسر سے تولد
 گشت نامش سنبہاجی گذاشتند و در ہان زمان نظام شاہ شقا گردید۔
 و از دو و پسر خود رسال وارث تاج و تکیں ماندند۔ ملکہ زمان یعنی والدہ اطفال

حریت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمہ افتاد۔ برائے کارروائی تلاش آدم
 ہنسیہ فرمود۔ ساہی انتہائی زناردار کہ از قدیم کارکن دیوڑھی بود تعریف
 لیاقت شاہی کردہ بر دیوڑھی حاضر ساخت و نظر فروغ پیشانی و تاسیہ بخت بگیم
 شاہی را بجلعت دیوان نواخت۔ شاہی شاہزادگان را بر زانو نشاندہ امور
 سلطنت سرانجام میداد بہمدارکان دولت مجرا بجا می آوردند۔ و شاہی از طرف
 شاہزادگان دست بسر می شد۔ جادو راسے خسر شاہی را خارجہ در دل خلیہ
 و دست نگر داماد شدن غیرت نہ پسندید۔ چون انجا بہہ با از حسن سلوک شاہی
 راضی و متفق بودند و بگیم را میلان طبعی بآن جانب بود۔ نیش زنی جادو را
 در حق شاہی فایده نہ کرد۔ بنا بران وکیلے بجنور پادشاہ دہلی مخفی فرستادہ
 استاد خواست۔ و از پیشگاہ خلافت میرجلہ با شصت ہزار سوار تعین شد
 جادو راسے بعضے سرداران را با خود یکدل ساختہ تا کنار دریائے نریدہ ہتھبلا
 فوج بادشاہی نمود۔ و ملازمت میرجلہ حاصل کرد چون پردہ این راز بر افتاد
 ویر شاہی متحقق گردید کہ این نایرہ بلا از خانہ بلند شد۔ شاہی ہر دو شاہزادہ را
 مع مادرش قلعہ ماہولی بردہ متحصن گشت و با استحکام قلعہ جات و دیگر مثل
 کلیانی و ہیمیری وغیرہ پرداخت۔ جادو راسے جمعیت بادشاہی را رافیق کردہ
 قلعہ ماہولی محاصرہ نمود۔ و چون مدت شش ماہ منقضی شد۔ ذخیرہ قلعہ
 کمی پذیرفت۔ شاہی با بادشاہ ہجیا پور پنہانی ساختہ بر احوال خود اطلاع داد
 کہ این بلا از سبب خسرمن بر دولت نظام شاہیہ برخاستہ است۔ و جادو را
 معہدہ این ہمہ فنا گذشتہ۔ اگر مارا پنہاہ دہند و از منصب و جاگیر نواز بد با بخت
 خود حاضر زندگی می شویم و این بلا ازین خاندان دور می شود۔ بادشاہ ہجیا پور
 معرفت مرا جلد یو کہ دیوان ادب و قولنامہ فرستادہ مطمئن گردانید۔ شاہی

با جمیعت پنجنار سوار معہ قبایل و سبہ ناجی سپر خود وقت شب از قلعہ ماہولی برآمد
 و بر مورچال جادو رائے زد و خورد کرده راہ بیجا پور گرفت۔ دران وقت زوجہ اش
 حمل مہفت ماہ داشت تاب سواری اسپ نیاورده سہ چپار کرده مسافت طے
 کرده بی طاقت شد۔ شاہجی از اطلاع این احوال صد سوار تعین نموده ہماںجا گذشت
 و گفت جادو رائے پدرتو از عقب جی آید۔ توقف من در اینجا صلاح ندارد ترا کہ
 دخترش مہستی باک نیست۔ این بگفت و روان شد۔ جادو رائے میرحلمہ را از فرار
 شاہجی آگاہ نمود۔ مہتاب مارو شن ساختہ بتعاقب شتافت کہ جیجانی دختر
 خود را در راہ یافت۔ پانصد سوار گماشت کہ اورا محفوظ در قلعہ سونری متعلقہ
 نظام شاہی کہ در قبضہ شاہجی بود رسانند۔ زوجہ شاہجی در آن قلعہ رفتہ
 مقیم گردید۔ و چون دران قلعہ بیوانی با اسم سیوانی جلوه افروز پرستش بود عہدات
 دوام آن التزام گرفت۔ و نیت کرد کہ ہر گاہ سپر تولد شود۔ بنام ہمین بیوانی
 موسوم سازد۔

ولادت سیوانی بہوسلہ

چون میعاد تولد منقضی گردید تاریخ پنجمی سودی بسیا کہ ماہ مہندی روز دوشنبہ
 یکہزار و پانصد و چیل و نہ ساکھی سالباہن مولودی اقبال مند متولد شد۔ فوت
 قرار سیوانی نام گذشتند۔ آدمم براحوال شاہجی۔ جادو رائے تا احمد نگر جلوریز
 تعاقب شدہ تا کام برگشت۔ و شاہجی بہ بیجا پور رسیدہ ملازمت سلطان سکند
 والی بیجا پور دریافت۔ مرار حکہ یو مدار کار آغا باکرام پیش آمدہ از پیشگاہ
 خلافت بجلعت واسپ و شمیر و فیل سرفراز کنانیدہ کرناٹک سجا گیرش
 تنخواہ نمود۔ و برائے نگاہداشت دوازده ہزار سوار حکم کرد۔ چون مواد فساد از

رفتن شاهجی فردشت - افواج بادشاهی از محاصره قلعه ماهولی برخاسته
 مراجعت شاهجهان آباد نمود - ساجی انت بیگم و شاهزاده مارا از قلعه ماهولی
 برآورده و در دولت آباد رساند - و برای سرانجام کار سلطنت ملکه عزیز خانم
 که تازه وارد در دو کانی فرود آمده بود - آثار شکیبختی ملاحظه کرده تجویز نمود و در
 برای کلی نشانی بدخانه خود آورده قسم دهم مضبوط گرفته سلازمت شهزاده ماهولی
 رسانیده خلعت مدارالمهامی دانی در ملک غیر انتظام ملک و سپاه قرار دانی
 داد تا آنکه میر حمله باز بهم دکن مامور شد با او نیز تا آراست و زخم ما برداشت و
 افواج بادشاهی را تا نزد انهر میت داده مراجعت بدارالمقر خود یعنی دولت آباد
 نمود و هم بیجا پور پیش نهاد سبست کرده تا موضع هاسور که مکان شنبو مها دیست
 جمعیت شصت هزار سوار تاخت آور و از آن طرف مرار حید پو و شاهجی و شمره خان
 و غیر هم سرداران جمعیت شصت هزار سوار برای مقابلہ برآمدند ملک غیر از اسنجا
 روگردان شده تا موضع پوره گانون و تلی گانون عیان باز کشید و چون دریای بهیرا
 طغیانی داشت برکنار آن ایستاده التجا بجناب پروردگار آورده و درخواست پایاب
 نمود - بفضل قادر مطلق در برای مذکور از طغیانی فردشت و لشکر ملک غیر تمام
 با آب بهور کرد - چون بجای جمعیتش آن طرف آب گردید و باید ستور سابق موج زن
 طغیانی شد - در آن افواج بیجا پور که متعاقب ملک غیر باشند کوب می آمدند -
 برکنار و بار سیده ایخالت مشاهده کرد که ملک غیر همین ساعت عبور نمود و الحال
 در بار طغیانی است متعجب شده آدم پیش ملک غیر فرستاده پیغام کردند که
 فضل آبی شامل حال شما است و خرق عادت شما در یافتن ما هم مصالحت دانند -
 ملک غیر آن طرف کنار دریا ایستاده از دور دست بسر همه مانده و سخنان چالپو
 گفته بدلت آباد آمد - سرداران بیجا پور مقبل سوائی تلی گانون نزدیک احمد نگر آمده

خیمه زدند و مرا راجه یو و شاهجی مراجعت کرده به بیجا پور خریدند. ملک عمر این خبر
 دریافت از دولت آباد شکیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالایه شکست که از سل
 آن تمام لشکر غرق و در طه هلاکت گردید. و در آن فقره دوازده هزاران لشکر بدست
 سپاه ملک عمر اسیر شدند. ملک عمر بهر یک خلعت و اسب داده رخصت کرد.
 در وقت که این واردات بر لشکر بیجا پوری گذشت. شاهجی در کرنا ملک بود. از
 اطلاع این خبر مرا راجه یو شاهجی را طلبیده با خود گرفته با فوج کثیر بر ناکر گانون تعلف
 ساوس در ضلع پونه خورد که در آنجا دریای بهیجا و اندرانی سنگم کرده اند رسیده
 مقام نمود. چون روز دوشنبه اناوس بهادون ماه مهندی سنه یک هزار و پانصد و شصت
 و پنج از سال باهن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم هندو متبرک می دانند. و خیرت
 در آن وقت از حسنات عظیمه می شناسند مشغول بخیرات و مبرات شد. و بابت
 و چهار مرتبه خود را در میزان کشیده هموزن خود را اشیاء بر بهمان ساخت مرا راجه یو
 را قیل بچه خوش حرکات که او را بسیار دوست داشته فرمود این را هم موز و نایند
 همه با حیران ماندند شاهجی ظاهر کرد خود متوجه پرستش و پوچا باشند من تدبیر نموده
 این بچه را موزون میکنم. حکم کرد که کشتی را در آب عمیق بپاشند. و بالای آن میل
 بچه را سوار سازند. کشتی بقدر بار آن در آب فرو رفت. خطی بر کشتی کشیده قیل
 بچه را اذان کشتی بر آورده موافق آن سنگریزه با در آن کشتی پراکند تا کشتی بقدر
 خط نشان در آب فرو رفت. پس آن سنگریزه را با بطلای و نقره و مس وزن کرده
 بنژار داران و محتاجان خیرات کردند. اذان روز آن موضع که به ناکر گانون مشهور بود
 به تولا پور نامزد شد. و آن موضع هم به بهمان انجام گردید. و موضعی دیگر که بر
 قریب آن واقع هم به بخشش آمد. چون از خیرات فراغت یافتند با نظام مملکت
 متوجه شدند. ادا آنجا که در سنه یک هزار و دویصد و شانزده سال باهن سال کرنام

سمت سه جامعه حبشیان قلعه چاکن را طهار خود ساخته غارتگری و قزاقی شیوه
 داشتند. نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته متصرف شده بود از نبودن مدار
 کار درست و تفرقه شاهجی باز معنده مجتمع شده سرشورش برداشته و با اتفاق
 قانون گویند و سپاند به پونه که از نواح بهیمیا و قفیت داشت گرو - فساد انگیزه
 از احمد نگر تا سرحد دلس و سروای بجه چرخ ساخته - مرار جلد یو براسه تا دویب
 آنها را راسه را کو دیوان را مامور کرد و او در آن ضلع رفته مستردان را مبزر رسانید
 و مورو مان دیوار که سرشته فتنه بود دستگیر کرده میخ آهنی در ناخنهای او کرده
 محبوس ساخت. و قلعه پونه را که محبائے آن معنده بود مسامر نموده قلعه خرابه متصل
 آن قلعه به دستور مرتب ساخته بدولت شگل نامزد گردانید چون آن ملک دیرانی
 خوشگلی کمال داشت و از حسن تر و دوشاهجی شهرت در آفاق بود - مرار جلد یو آن
 همه ملک را از سرحد پونه و قلعه چاکن تا سرحد دای و سروای و سوبی و انداپور و
 جاوکیز بجاگیر شاهجی متعلق ساخت و شاهجی آن همه ملک به داداجی کوند دیو گلگانی
 یعنی بنجم و قانون گوئی برگشته بیتی و نور دی و دهولے کالو که مروے تر و دکاره یانسته
 مالگذار بود سپرد نمود و یک هزار سوار پاگاه یعنی طوایف خاص بنجله آن پانصد راس
 تر سوار و پانصد راس ماده سوار تعین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی
 بلال حبشی را سر نشین آنها نموده خود جانب بیجا پور عطف عنان داشت و بنجام
 رخصت با داداجی پشته اشاره کرد که زوجه ما با طفل نو نهال که سیواجی نام دارد
 در قلعه شیونیری است پیش خود طلبیده بجزیر گیری و تیمار و تعلیم پردازد و چنانچه
 داداجی بر طبق گفته شاهجی سیواجی را در پونه خورده که از سر نو آباد کرد و آورده متصل مکان
 خود مکانی علیحده ترتیب داده باغرازا و اکرام گناهداشت - چون مرار جلد یو از نظم و
 نسق این ضلع و دلی حاصل کرده جانب بیجا پور را بی شد - از اثنای راه مور و مان

قابویافته از قید کزنجیت و در موضع کلره توابع الحسن آمده بکنه زکات شته بهشت زمار
 داری مخفی شد مرا راجد یو بعد رسیدن در یجا پویشاچی مابرست استیصال مفسده آن
 طرف روانه کرد و با قلعه کلک گیری چسپیده محاربات نمود چنانچه در یک از محارک
 سنباتی پس شاهی بر ختم تیر تفنگ کشید و دید و شاهی ازین سبب پشیموده دلگشته
 این را آثار ادبار از خامت جادو رانے تصور نمود و زک خود را که دختر جادو رانے میشود
 غائبانه طلاق داد و از پسرش که سیواچی نام دارد نیز نفرت گزید و غلے از غم آن دختر
 از قوم مرته مونه که غیلے حسین بود با سم توکابالی تلاش کرده در کلج خود آورد و از شکم او
 پسکه متولد شد نامش ایکاچی گذاشت و با ادالفت مفرط بهم رسانده یک قلم از سیواچی
 و مادرش کنار گذاید و اداجی پته به تربیت سیواچی سرگرمی داشت و او ستادان کامل
 گذاشت تا آنکه سیواچی در اندک فرصت از فنون سپاهگیری و سواری اسب و جید عمر شده
 و اداجی پته مور و مان دیو را که بخانه زمار داری مخفی بود سراغ یافته بعد و پیمان طلبیده
 پسرگنات چاکن و غیره را تقویض نمود و او فکون تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داد
 دیهات را آبادان ساخت و آب رفته باز بجو آورد و از آنجا که خراب سالها بود و جانوران
 سباع مثل شیر و گرگ بسایا میداشتند و از اذیت آنها آبادی معتذر شد مور و مان دیو
 قوم مادران را که در کوستان سکن دارند طلب داشتند اجازت کشتن سباع داد و
 متوقع الغات نمود و در کبتر ایام تمام ملک بخار کردید و سباع را نامی نماد مادران را و جمع
 کرده قول آبادی داد و این شرط که سال اول فی یکم یکم پویه و سال دوم سه رپویه و سال
 شش رپویه و سال چهارم ندر پویه و سال پنجم ده رپویه و سال ششم بیست رپویه و سال هفتم
 بیست و یک رپویه و سال هشتم موافق تشخیص غلّ ملک غیر رسانیده باشند و قسمی عداوت
 و نصفت را کار فرمود که نام دزدان و تهمردان درین ضلع نمانند میکنند کار خود و فتنه جو و بد
 دزد و چون شخته شود امن کند عالم را و در تقصیر آنها پور بازاری با سم سیواچی قرار داد و باغی

ترتیب داده و خیمه های فدا که از بلخ بادشاهی طلبد و نشان دو آن بلخ را با سم شاهجی نام
 ساخت و تقید کرد هر که ازین بلخ بر گئے اجازت مہاراجہ شکنند و متش خواہد شکست
 اتفاقاً روزی خلسے دہن از دست داد و بجی پتہ یک دانہ انبہ از شاخ شکستہ شد بہان
 مان ہوشیار شدہ مستعد بہ بیدن دست خود کردید آخر مردان بلخ آمدند پیاس سخن
 خود طوقے از دست ساختہ در گلوے خود انداخت و معذرتنامہ بجنور شاہجی نوشت و عفو
 تقصیر خواست شاہجی از بن معنی بسیار مخطوفا شدہ خلعتے عنایت فرستادہ و لچوہا ہانود
 و ہر دریا ہر دہفت صد ہون اعفانہ کرد متے شاہجی در اضلاع بیجا پور با انتظام می پرداخت
 و مرا حیدر پور اتق و فائق بہات حضور بادشاہ بود تا آنکہ پس از زلمتے پیمانہ غیصرے و آ
 بیجا پور برگشت ز وجہ سلطان مرحوم ہوسواس تسلط مرا حیدر پور روزے اورا بردیو دہے
 حبیدہ قید کرد چون از ننگ مجلس دگرگون دید از آب حوض کہ در صحن دیوان خانہ
 بود غسل کردہ و زنا خود شکستہ موسے کلایہ کہ تہار ہندوان است از دست خود کردہ
 سنیاس یسے ترک اسوا اختیار نمود و این حملتے است کہ بر ہندان صاحب ہوش و ہندوان
 آخرت اندیش قریب بمرگ متکب چنین حرکت می شوم و بپائے خود در آب یا در آتش
 و یا در خاک آمدہ ہلاک گردیند چون اجلش سیدہ بود و از اشارہ بگیم یا سار سیدار کشتن
 او شیرازہ یا ست بیجا پور بر ہم خود شاہجی درین اوقات تا دوازده ہزار سوار انتظام فرما
 ملک کرناٹک بود چون راجہ پنجا در راجہ مہل نظر بقرب جوار مناتے میکرد و راجہ پنجا در اموال
 کثیر بار نہائے بسیار جمع داشت راجہ مہل استمداد از شاہجی خواست شاہجی بمعاونت
 پیر داخہ بعد تر و بسیار قلعه را کشتش کردہ و در داشت مفتوح نمود و خزائن و غنایم
 فراوان دست آورد راجہ پنجا در متعلق شد و ہر اموال و اسباب او شاہجی متصرف کردید
 راجہ مہل شاہجی را بر جاہ راستی ندیدہ نہر داکر است راجہ مہل کشتہ گردید و دولت ہر
 راجہ مہل شاہجی را بر جاہ راستی ندیدہ نہر داکر است راجہ مہل کشتہ گردید و دولت ہر

شاهی بران ملک ایکاجی پسر خود را متصرف ساخته خود کو چیده در مہاراج گڑھی متصرف
 بالا پور کلہار آمدہ استقامت گرفت ایکاجی را از بطن دیہالی متصرفہ پیشہ وجود
 آمدند و از ان باسم ساہوچی و مشہ فاجی لا ولد از جهان فانی رفتند پس بیومین
 باسم توکوچی صاحب اولاد گردیدہ بدان مالک متصرف ماندہ و در بہمن اوقات ملک
 غیر دارالمہام دولت آباد و ولایت حیات سپر و صاحبقران شہنشاہان فیجے
 جہار پور کردگے شانہ زادہ جوان بخت اورنگ زیب بہادر با تالیقی میرجلہ فرستادہ
 آنہا دولت آباد را بحوزہ تشغیر آوردند و بادشاہ زادہ مذکور باز از ملک خبر را کہ بر منہج
 کبڑکی سیر گاہ خود کردہ بود حصہ کشفیدہ باد رنگ آباد نامزد فرمود۔ و ان صوبہ
 انتظام و اتقی دادہ جانب بیجا پور متوجہ گردید از ان طرف شہزادہ خان وغیرہ سپاہ
 بمقابلہ برآمدند و بادشاہ زادہ اورنگ زیب طرح دادہ مراجعت باورنگ آباد کردہ
 بہ بندوبست صوبہ خاندیس و صوبہ بٹار و صوبہ اورنگ آباد قرار و اتقی پر داخت درین
 عصر سیواچی شہرے بہر ساندہ کار با مختاری خود خلاف رائے داداجی پنتہہ -
 اتالیق خود کردن گرفت و موافقت از شانہ زادہ اورنگ زیب با رسال تحایف و لطاعت
 احکام پیدا کردہ و حد اطراف تا حق و غنیمت آوردن آغاز نہادین معنی موافق
 طبع داداجی پنتہہ نمی افتاد و مانعت سیواچی نظر برین کمینت وہ سالہ شدہ بود مفید
 می شد لا علاج داداجی خود را مسموم ساختہ جان داد و این امر موجب استقلال تمام
 سیواچی گردید خزائن و اموال شاہی کہ تفویض داداجی پنتہہ بود سیواچی متصرف
 گشتہ نگاہداشت بسپانمود و بست و پنہزار پیادہ از قوم مادرے نوکر داشتہ کو کہ
 تہوار و روز بروز تزیینت سیام راج نامی زار دار نامختار مہات کرد و راکہو
 بلال امری را دارالانشاء فرمود و در گہناتہہ بلال را چو کے نویس تمام جمعیت ساخت
 و مردم متدین را جا بجا گماشت چون رشادت سیواچی بر شاہی پیشہ مسموم گشتہ

سرور گشته شد آملک بنام سیواجی فرستاده دلجوی اندوخت سیواجی از طرف
 پدر مطلق گردیده با نظام مالک متعلقه یعنی پیرداخته پائے استقلال کمال افشرد و دین اثنا
 شانزده اوزنگ یب را از پیش آمد دارالشکوہ سورقطنی باید برهم رسید بقصد هندوستان
 تالیف سرداران اینجا و فراہی افواج مرکوز خاطر نمود و بسیواجی نشان فرستاد که بالفعل
 غریمت جانب هندوستان تقسیم یافته او هم با فوج شایسته همراه رکاب شود و اگر در
 رسیدن خود مضائقه داند سیامراج را سرگرد و جمیت شایسته نموده تعین و رفاقت سازد
 سیواجی برضمنون نشان مطلقه بنیاد سر با طاعت فرود نیاید و بلکه نشان را بدیم سگ بسته
 در شتر شمسیر کرد و سیواجی را سخنان درشت که بر بد تیغ کشیدن خوب نیست مخاطب ساخته
 به بیعتی رخصت نمود چون شانزده را کارستارگ در پیش بود و سیلوار میرفت تدارک
 این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تعاقب فرمود و بعد ملازمت حضرت صاحبقران
 زن او و ارام و دیگران را که بعد گشته شدن شومر مصدر ترددات شایسته همراه او و
 گیہان پوسے شانزده گشته بود و خطاب راے باگن نواخته سند دمیے پرگنه مابور
 متعلقه بژاڑ محرم نموده جانب سیواجی رخصت انصراف بخشید اما چون بادشانزده
 اوزنگ زیب را در بندوستان کارہائے عمدہ در پیش گردید و ملک دکن دور
 افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاہ شنیده ماستے
 رزہ نیلکنہہ را و نظام شاہی ساکن پورندہر و قلعہ کرکوٹہ طلبید چہے آنجا استقامت
 گزید کہ فیما بین برادران نیلکنہہ را و منازعت برخاسته بیلاجی نیلکنہہ و سنکراجی نیلکنہہ
 برادران نامبروہ کہ از تسلط برادر کلانے معاش تنگی داشتند مخفی با سیواجی ساخته
 قابو سے وقت می جستند تا آنکہ ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنہہ را و بصلاح
 برادران منافق سیواجی را برے خیانت طلبید کہ فیما بین پدرشما و اقربا است
 بدائی ما بخاطر ایندوہ قصدین فرمایند و طعام ما حاضر تاول کنند سیواجی گفت تنہا این

با بجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا با چند کس معتقد اند و بن قلعہ رفتہ باشند روز
 مشغول بعیش و عشرت ماند روز سیوم که نیکلکشته را و از ماندگی ضیافت و شب بیداری
 گوشت بهم رسانده سه بیالین گذاشت هر دو برادرانش قابو دیده سیواجی را آنجا
 ساختند و بخانه نیکلکشته را و بے باکانہ درآمدہ او را بر بستر خواب دستگیر نموده و حلقہ با
 قعرہ کہ در پاسے زن او بود بر آوردہ بجاییش بزنجیر آہنی انداختہ روز دسے سیواجی
 آوردند سیواجی این امر را منتقم دانستہ ہر سہ برادر را نظر برین معنی کہ سگ زرد
 برادر شغال همان لحظہ بجان کشتہ قلعہ را در ضبط خود آورد و وجہ حرامہ تمکان را کہ در فساد
 سیکشہ او بودند از ان قلعہ اخراج نموده بجای آہنہا مادران را در کار داشت و حوالہ داری
 آنجا بکھولانامی و انباجی رکھنا تہ مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف
 شدہ محبوبان را بعد سہ روز سر داد پس از ان برادر تو کالی را کہ زوجہ دیگر شاہجی پو
 تہ قریب ملاقات رفتہ بدست آورد و برسی صدر اس اسب پا گاہش قبضہ کرد و قلعہ جان
 کہ در تصرف کسان و اداجی پنتہ بود متخلص نمود و ہر کجی تر سال را بہ نہانداری آنجا گذا
 و محاللات اطراف آن را بکاسی را و و پسپانڈیہ متعلق ساخت و در همان نزدیکی راج گڈہ
 و سنجونی و سولیا مسخر کردہ بتعمیر و ترمیم آن پرداخت و مورد و ہبل از قوم تلنگہ را نوکر و آ
 تعیین راج گڈہ نمود و پس سہ قلعہ از نظام شاہ بنام قورنا و بر چند گڈہ و غیرہ مفتوح
 نمودہ بر خراین بادشاہے دست یافتہ منجملہ آن دو لکھہ ہون داخل خزائن کردہ باقی بقایا
 بخشید و برین اثنافران والی بجا پور متضمن بتالیف سیواجی صادر شد کہ بے اجازت
 بر خراین قلعجات متصرف گشتن در عایا را ایندادن خوب نیست بہر حال از حرکت
 گذشتہ تا دم گشتہ بمضور باید رسید مشغول عوالمف خسروانی خواہی شد سیواجی
 از رسیدن فرمان فی الحبلہ راغب بر رفتن بجا پور گردیدہ مشورت از زن خود کاسی بانی
 نام نمود و اصلاح نداد و گفت کہ با وصف حرکت شنیع مودہ مراحم از بادشاہ گشتن

دور از قتل است اولی این است که بر مقصود راضی بوده مختار سے خود را از دست
 نباید داد و درین گفتگو خطی از شاه جی با یک قبضه شمشیر پیش بپا در زره و خود و بکتر مرغان
 سیواچی رسید و در دین تحایف دلیل خیر و نسی و استقامت قوی دل گشته جبهه طمعیات
 و تاخت و تاراج مفسده همت گماشت خطی به داران سور کرد و گوید در برنجی
 که در راج پور مشقه این مضمون رسید که اگر جانب کوکن تفتیش می آورد ندانم
 متفق شده تسلیم نکنم مینا تمیم سیواچی آن جانب شفاقت و بافتاق جامعه آسجا اول
 قلعه گنوسول را مفتوح نمود و در مایه سور کرده و غیره را تسلی داده آبادان ساخت
 و در آن ضلع تها سجات مستحکم گذاشته سیوا پور آباد کرد و داوچی سومات نامی زنا
 دار را آسجا گماشت و در کهنه بلال را سحر است کوکن مامور کرد و سیلاچی پشته را پیش
 دستی خود داشت و سومات پشته را نیز قلعه دیگری سپرد و گویند در آن ایام مقصد
 جوان نجیب تلاش نوکری دارد شد سیواچی جواب داد که در سه کار را گنجایش نیست
 جاسی دیگر و مذکور ما جی تا یک نامی که از مصاحبان سیواچی بود گفت سروران
 اولی الغم را لازم نیست که امید داران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد
 چندی نوکر داشته بقریب تحفیف باید نمود سیواچی را این سخن خوش آمد و همه را
 و دیگر مذکور داشت و آنها قبایل خود را سیواچی طلبیده سکونت گزیدند و آن همه
 قنین را که بلال که بصلح داری کوکن مامور بود شد سیواچی شنید که چند را و موره را
 زمیندار قصبه جالی حاصل جهانیشور از بلج گدازان بجا پور و ختره صاحب جال و او
 رکهنه بلال را با صد نفر پیاده و سب و پنج سوار سفیر مقرر کرده پیش چند را و موره
 ادا دل مرتبه بخانه بنونت را و دیوان چند را و رفته تا بودید همین ملاقات خنجر
 بنونت را و زده کارش با انصرام رسانده خود سلامت بهورند هر رسید سیوا
 از استماع این خبر سرگشته بخلعت فخره نداشت و خود با جمیعت چهل نفر از ان قوم

مادی و غیره تاخت آورده متقلل نمایند و خیمه زد و در کسبانه بلال با جمیعت دیگر
 از گھاٹ انتر عبور نمود و قلعه جالی را در محاصره گرفت و در محاصره در پاسبان
 مفتوح ساخته سرداران همه را با سیاهی آید و با جی را و کشتن را و که بهر پانزده
 شانزده ساله بود و دیگر تار که ده بچیان گمان فرستاده و بقتل رساند و چند را و
 و ستمگیر نمود و قلعه کلیان را سحر ساخته و انباجی سون و یورابه بند بست آنجا گذاشت
 و دختره صاحب جمال را در قیاد بست آورده و بظفر سیوا جی گذاریند سیوا جی گفت
 که اگر مادر من این چنین صورت میداشت چه خوش بود من بسیار خوش و شاد و شاد
 آن دختر را بمنزله دختر خود دانسته لبوس و غیره انعام داده بخانه مادرش پدرش فرستاد
 و از آنجا که چیده بر لے کده آمده بر سیم آن پرداخت و انباجی منته از نظم و نسق کلیان
 فراغت بهر ساند و بموجب ایما و فوری چسپید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوچه بودند
 نهیب آورده اموال بسیار را هم نموده کانه رلے سردار آنجا را عقید کرده و رعایا
 قول آبادی داده و بحضور سیوا جی حاضر شدند سیوا جی مع جمیعت انباجی پرده بان گده و صحر
 نموده قافیه بر محمد ران تنگ ساخت کیسرتنگ حارس آنجا از فراغت قبایلی را
 جوهر نموده جان داد و مادرش ضعیف باد و کودک صغیر اندرون قلعه گوشه پنهانی گرفت
 ماند بعد اقل قلعه سیوا جی متوجه سیر حصار گردید که خانه از خار تار راه بکنج یا لکی
 خلید سیوا جی در آنجا توقف کرده و بچقرآن زمین حکم کرد و از آنجا بست و دو سبده شیراز
 جواسر و چهار گزاه آهنی ملو از اشرفی و مومن برآمد چکی بران قایم کرده اندرون
 قلعه را رفت نگاهش بر باد کیسرتنگ افتاد و سیوا جی از پالکی فرود آمده سرپایش نهاد
 معذرت خواست و بر پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چند من شصت سوار بفرستاد
 داده بسکنش رسانید و در همان ایام کله بمرج سیوا جی عارض شد زیارت مکانها
 متبرکه که آغاز نهاد تا آنکه مراجعتش بر پنج اعتدال آمد و بکام مراجعت از هری بر سیور کوته

که سادوست که سید بشویش بر داشتند بود در جمع آورده با سیواجی ملاقات کرد
 سیواجی او را لازم داشت و بشناسد او بر اکثر قلعات بادشاهی و مسکن صعب السیاح
 دست یافت و راجا پورا که از آبادی عمده بود تا راج نمود و سوری را دیندار سنگ
 و کوندا اکثر تاب استقامت و خردندید و راه فرار گزیده و در جزایر فرنگیان جا گرفتند و سیواجی
 قلعه بیور را راقب زده از بار دست پرانیده منصرف گشت چون اینهمه اخبار را
 سیواجی بر قلعات معروض درگاه خلافت سیواجی پور شد و بر پنج جهان طاع بنام شاهجی
 پدرش که در اطراف کرناٹک بود بتاکید تمام حدود دریافت که پسر خود را از دراز دست
 گستاخی باز داد و شاهجی معذرت نامه شعر بر شکایت ناسنجار سے پسر و نزاری خود
 از و قلم آورد و گو یا باین بیت دل آویز گردید **دور بادید کرد فرزند** که با قابل بود
 گرچه ناخن جزه تن باشد بریدن لازم است و بنابران از پیشگاه خلافت عبداللہ خان
 پهلوانی باد و از دهنه سوار جبار چیت تنبیه سیواجی روانه شده متصل والی رسید
 سیواجی بدیافت این خبر عیال خود را در پرتاب گدّه گذاشته با جمیعت مادری با
 و غیره قریب شخصت هزار نقاره مقابلت خواست عبداللہ خان گشتاجی بها سکر دیوا
 خود را نزد سیواجی فرستاده سخنان حلت آمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل می
 تمام ملاقات نماید و با اتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملامت دریا بد سیواجی
 جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گدّه خیمه استامد و یکم اول دینجا پیش فرموده اینجا
 ناعبد و چنان را مع مطمن نمایند بعد از آن هر چه مرضی مبارک خواهد بود قتل خواهم آورد
 و نیز گشتاجی را از تحایف و انعام و توقعات بسیار اذان خود ساخت همایش کوپی
 ساکن بین وری را که متصل ساسور است از طرف خود بصیغه و کالت داد آنها پیش
 عبداللہ خان رفته آمدن بر پرتاب گدّه قرار دادند کوپی ناخدا ز کارگر شدن افسون
 و قرار داد آنجا بموکل خود نوشت سیواجی قلعه در پرتاب گدّه را فرمود که بیرون قلعه پرتاب

محمادی دروازه در شیب بروج خیمه استاد سازد و از فرش و پرده و سائبان
 و ریخت آراستگی تمام دهد و دو انده هزار مادران را مخفی اشاره کرد که به
 بهانه قطع جباری در جنگل ره گذر جالبی میان سحاب جلال متوازی بود و منظر صد
 توپ باشند و چون صد انگوش رسد همه باریشگرش تا تحت آورد و تاراج
 نمایند و بر ققائیا کرد که هرگاه عبدالله خان در خیمه خواهد آمد ماکار او تمام خواهیم
 نمود و قلعه دار قلعه بحر و ملا خطه ملاقات اتواب قلعه سه و پدر الحاصل عبدالله خان
 بنگاه خود در لشکر که متصل وای بود گذارشته که بنده و جی بند کرد که هر اول فوج
 بود با خود گرفته بطرف جالبی روانه شد و بیلداران را بایستی قطع جباری مامور
 نموده قطع مسافت آغاز نهاد که نیل نشان او یکا یک خود بخود بایستاد و سر خیزد و
 جلد نمود و حرکت نکرد و قدم پیش نگذاشت مردمان تجربه کار این امر را از نظیر یعنی
 شگون بد و انسته بهمانت پیش آمدند و از موقوفی اراده گفتند از اینجا که قاید تفتاز
 در گلو به عبدالله خان بسته می کشید وای سخن آنها نکرده گفت که چشم نیل میل
 بر آرند و بر نیل دیگر نشان داشته را بی شد و از گذر گهاط انور عبور نموده بر
 موضع کوچی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشت و از اینجا کشن حاجی دیوان خود
 را و گویا ناته و کیل سیوا جی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام شما
 بد لجمی تمام آمده ملاقات نمایند سیوا جی جواب داد که من خیمه نصب کرده منتظر
 قدم و الان شسته ایم منت سبحان گذارند و مجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت
 از اینجا تا اینجا نشو نیست هر چه حکم الحاصل روز دیگر عبدالله خان فاضل خان پسر
 خود را بنگاه بیانی لشکر و بنگاه گذاشته خود حبریده پاکی سواره بطرف پرتاب گداه
 ر بگذاشت چون تفتان را رسیده بود شسته احتیاط از کف داده باسی و دو نفر
 بهمدی یعنی که با ران و پنج خدمتکار و کشن حاجی دیوان و گویا ناته و کیل بر کوه برآمده

منصل بتراب گدازه رسید سیواچی در غار سه که متصل خیمه واقع بود چهل کس دلاور
شمشیر زن نخل سنباجی و کاکچی و سیرچی و غیره نزد و سمرن محالاً و جیو محالاً گداهاشته
تلقین کرد که منظر معامله باشند و بدقت از غار برآمده جبهه وانی یکار بر بند و خود زنده
و بکتر و خود پوشیده نیار حق بجا آورده شمشیر و خنجر و پشه و بچه و دبانگ و غیره حربیه را
بر خود راست کرده مستعد نشست و همه مردمان را بهوشیار ساخته خود بخد مت دالده آمده
سربا نهاده رخصت خاست و دعای سکه فتح و غیره زمی استند عانوداداران و
گوهرها و دیپلمای پشته و نیل و پشته و غیره شازده و همه داران را طلبیده دست سیواچی
ببست آنها داده سپرد نمود و جیو معانی نامی دلاور را که بران اعتماد تمام داشت بر دانه
تلقین نمود و درین اشا گوپی نامه وکیل آمده ظاهر کرد که عبدالله خان معه کشنجامی دیوان
در نیمه داخل شد سیواچی همچنان مسلح بدلیری تمام رد و بر روی عبدالله خان آمده سلام
کرد و چون خان محووف تعارف نداشت از دیوان خود و کرد و پرسید که سیواچی همین است
بعد از آن بر زبان آورده که ملک را تاخت و تاراج کردن و قلع با و شاهی را متصرف
کشتن از چه راه خواهد بود سیواچی جواب داد که از سابق برین قلع و دیار بمفسدان
و متحران بودند تا آنها را در در کرده ملک را از زمین پاک نموده ایم قابل تحسین و آفرین
ایم نه مستوجب غضب و نفرین عبدالله خان گفت خوب آنچه شد شد حالا قلعجات را
بما سپرده قصد ملازمت حضور بایه که سیواچی گفت درین باب فرمان یا دشاهی که بنام
من باشد نباید تا بر سر گذاشته اطاعت همه بجا آورم درین اشا کشنجامی دیوان گفت
که حالا در پناه خان صاحب آمده ایما دل عفو تقصیرات گنهایت بعد از آن توقع فرمان
بنام خود دارد سیواچی جواب داد که من و خان سیر و ملازم حضرت پادشاهم خان صاحب
عفو تقصیر ما چه خواهیم کرد با سه از گفته شما انحراف نیست من سه خود را در کنار خان
می بینم این نگفت و از خان بگلگیر شد بوقت بغلگیری عبدالله سیواچی را و دکن را گرفته

خنجر زد چون زده در برداشت کارگزشت سیواچی بچناب خورده سر بر بچو
 پنجه آینه که در دست داشت بر شکم عبداللہ خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او
 رها نید عبداللہ خان شکم را از شال که پوشیده بود محکم بسته شمشیر کشیده بر سر
 سیواچی را اند خود بود و پیاده شد و نخمه سبک بر سر رسید سیواچی جدا گشته بصر
 پسته عبداللہ خان را در پیاده ساخت افغانی که بخدمت شکاری عبداللہ خان همراه بود پا
 بمقابلہ گذاشت باناجی بانو خسر سیواچی کارش تمام کرد کشانجی دیوان از معاینه این
 حال ضحک بر سیواچی زد ای سیواچی مکالمه رفیق سیواچی او را بر خاک غلطاند که ابرار ان بخش
 عبداللہ خان را بر داشته راه گریز گرفته مردم سیواچی هجوم آورد و سر عبداللہ خان
 بریده مع قوچه زر که بر سر داشت از دروازه قلعه آویختند ایکاجی غیبه جوانان
 که در غار با خریه بودند بدربسته تا خنجر و درین زد و خورد دو سه تیر تفنگ بگولی نا
 وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشارہ جوانان مادی که در سحاب جبال و گریو
 و مناک پنهان بودند برآمده بر لشکر فاضل عبداللہ خان تاخت آورده غارت کردند
 غنایم بانهات سلیم گردید و دو دوازده هزار اسب و اقیان نشان و نقاره بقبضه در آوردند
 قبایل و سپہ عبداللہ خان از کدر کوتاراه فرار سر کردند و همه بنگاہ بغارت رفت که بشند
 بر اول لشکرش بکار آمد سیواچی بفتح و فیروز می مراجعت به پرتاب گنده کرده سر بر قدم
 والدہ گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گولی ناسخه وکیل را و دلکد چون انعام بخشید
 موضع بین و را تعلقه کردی تہان مضاف چون متصل ساسور بیگیری شتخاہ داد و را و بی
 را بعلاتہ داری را جا پور ساسور کرد چون از رتقا و نار و بی نامی قوم برہ را از خوشنویس
 سر بی بود از و درخواست نمود او و در سے اندیشیدہ نفرستاد سیواچی بقرہ بیگ سوار
 شدہ بخانہ را و بی نیتہ نامی را همراه خود آورده اسب و خانہ بنامیشیدہ در ایلات نامی
 خود با و متعلق ساخت و کانونی نامی قوم ڈالیا را بجد و کاری در آن کرد و بی

چند ایام از رسائی خود داخل در مزاج سیواچی کرده مسوداقران گشت سیواچی ادر از آن
 رشت جا باد در غرور و باغیا رمانعت کرده تا محفوظ ماند دلپشت را و نامی و سیکه نصبه را
 که از مدت بیدخل بود و خود را در پناه راسے باگن کشیده ادر باجمایت خود خواسته مصدر
 شورش گردید سیواچی از اطلاع این معنی جمیت برگذر بافرستاده طرق را محکم ساخت
 دیور کرد و راج نال و صوت را و دمانجی و سواس را و دگر را و دویک را و غیر جم زین
 اطراف را بهربانی و محرم از ان خود ساخته تعین نمود که برگذر عمر کبیر مستعد بوده و
 که راسے باگن قدم گذارد چون راسے باگن در ان نواح رسید احدى را با خود موافق
 ندیده زبون گردید همه با تنق گشته صحرار آتش از چهار طرف زدند و راسے باگن را اسیر
 نموده نزد سیواچی آوردند سیواچی پاس منصب خاندان او منظور داشته با قهرام
 موطنش داد و نادر خان نامی امان از رفقاء راسے باگن ازین حادثه راه فرار
 گزیده خویش را پیش و لب رساند الحاصل ستاره اقبال سیواچی هر روز و ترقی بود
 جمیع سرداران و زمینداران دکن امن و متابعت دیده بنا سے موافقت گذاشتند
 ستاره و چندین و دندان و غیره گدّه با تا سرحد و سال گدّه و کبل گالور را مکتا و
 بهل گدّه تا سرحد و سیاه و کور و سیواچی درآمد و المقر خود بنا لا گدّه قرار داد و پسر
 عبداللّه خان مقتول که از پرتاب گدّه راه گریز سپرده بود و لباس درویشی پیش والی
 بیجا پور رفته احوال تباهی معروض داشت حکم شد تا که عیوض خون پدر کند خواب و خور را
 حرام شناسد سیدی بلال باجمیت هشتاد هزار سوار بجمعی افضل خان پسر عبداللّه خان
 بقصد استیصال سیواچی تعین گردید چنانچه به یلغار رسید به بالا را که سیواچی در انجا استقامت
 داشت محاصره کردند سیواچی بوقت شب باجمیت هشت هزار سوار شیخون نوعی زد و کشت
 بیست مجموعی آنها گشت آخر بفاصله هشت گروه از قلعه خود را مجتمع کرده خیمه زدند و کرجی
 کوجی از دلاوران سیواچی چون در ان شیخون تردد و لهسے رستمانه نمود و دواتور داد و ستاد

سیوا جی ادرابه تاب را و مخالف صاحب فو بت گردانید و بسیار کرمیت فرمود
 افضل خان و غیره مشکلی بجا بود از مقابل سیوا جی طرح داده بیرون گدازیدند و بر کوه
 که متصل آنست تصرف شد و قریب بیست توپ گذاشتند که توپ اندرون قلعه سیوا
 تزلزل درآبادی آن اذاحت سر یک جی انگلیا قلعه را رانجا بود و خالان ملک شد
 سیوا جی هشت هزار سوار در آن را و رگد و مضبوط کرده خود بوقت شب با جمعی
 سوار چال حریف زد و خورد نموده جانب و سال گدازده اند شد چون فیما بین ناوان گداز
 و سال گدازده شده فاصله دیم کم داشت و کما در اصطلاح اینها سناست چها
 کرده جریبی رامیگویند بقدر دیم که در طلعات شب طے کرده فوج بجا پوری
 و مشعلها روشن کرده در تعاقب بودند تنگناے از کوستان که در اصطلاح دکن آنرا گداز
 گویند پیش آمد و سپیده صبح آشکار گردید سیوا جی با جی پر بهو و مع جمیست هشت هزار سوار
 بر سر آن تنگناے قایم کرده خود با طیمان تمام سناست چها کرده و طے نموده داخل
 سال گدازده شد و از اینجا توپ سرداد با جی پر بهو که نایک و نیم پاس بقایا افواج بجا پوری
 پائے استقلال افشرد و بدو داخل گشتن سیوا جی اندرون قلعه سر درگشت افضل خان
 و سیدی بلال و شرزه خان و غیره سرداران بجا پو حقیقش مردان که ده فو بت جنگ بکوته
 یرا قی رسانیدند تا آنکه درین نبرد هفت صد کس از طرفین شش مرگ میشدند با جی پر بهو
 زخمی برداشته در جنگ گاه افتاد و فکاسے او او را در کوستان برده متوازی ساختند
 فوج بجا پوری آن تنگناے را بدلاوری طے کرده متصل سال گدازده رسید چون در آن
 نواح آب بقدر شکر نبود و اراے قیام در خود ندیده باز گردید بنالآ آمد و محاصره بنالآ
 عیث دیده ناکام مراجعت جانب بجا پو نمود و سیوا جی را چون از فوج مخالف و جمعی
 بهر سید تیار زخمیان مخصوص با جی پر بهو پرداخته در آبادی رعایا توجه گماشت و را گه
 منتری را که بند و بست آنجا مقرر کرد داخل سبانی عالم گیر بادشاه بر خیره دست سیوا جی اطلاع

پادشاه شایسته خان صوبه دار دکن مابلایک تنه آن خود سراسر فرمودند و با جمیعت پشیمان
 در رنگ سیواچی در آمدنموده اکثر قلاع خفیه را مفتوح ساخته و برپوشانده میان راج
 سیواچی که محل سکونت سیواچی بود فرود آمد و سیواچی در راج کده قیام داشت از استیلا و غلبه
 که بر او پیچیده و جمیعت تشنه جان و لا و قیاس راج بازاری بفاصله چهار کر و ده وقت شب
 رسید و پادشاه پشیمان گاهان هزار را مشغول بسته و سیواچی را جمیعت و وازده هزار سوار
 پشیمان گردانی آنها گذارشته خود و و با آنها را بر دیوار راج بازاری چپانده باششده کس بجز
 پادشاه شایسته خان که است خواب بود رسیده شمشیر را ند که از ان ضربه انگشت پشیمان
 شایسته خان قلم گردید و حرارت محل دوشادوش برداشته و در محله مخفیانه پشیمان و اشغاف
 سیواچی از اسباب بدبسته قاضی زاده را بگمان شایسته خان از هم گذارند و مشغول بار
 که پشیمان پشیمان گاهان تبیه کرده بود و روشن کرده جانب شکر شایسته خان سردار
 چون بگمان ششون فقره در شکر افتاد و مردم متوجه روشنی شدند و وازده هزار سوار
 پشیمان عقب گاهان بودند بر شکر افتاده تار تار شدند سیواچی منظر و منصور جانب بلیله
 است و جمیعت او هم مراقب اشاره اش بهانجا فراموش گشت شایسته خان ازین شکست فاشتر
 که دوباره زندگی یافت استقامت متعذر دیده راه شایه پشیمان آباد گشت سیواچی بر ننده
 ماندن شایسته خان متأسف گشته بلیله جانب بندر سورت د دیده آن آباد را تا راج
 ساخت و فرادان امتعه از نومر و اید و دیگر اجناس غنیمت کرد و درین اوقات والی بیجاپور
 فرصت منقطع و الف سیواچی را بکس تسخیر ملک مامور ساخت او تا چهار کوری کاوون
 قیام در زیده موجودات جمیعت دید سیواچی را در همان ایام خیالے مرسم خاطر گشت که جهان
 فانی است و مستلزمات دنیوی سریع الزوال اولے ایست که بر راه راستی سلوک باید کرد
 و خود را در زمره پشیمان که اسطی ترین اقوام بنود اند داخل باید کرد چون این اندیشه نصمیم
 یافت رگبنا نه و نامی ز نار و دار که بهر از قابلیت داشت خطاب پندت را داده

ممنون گردانید و سلاخی پشته را بنیاد است بمنزله کت گستر مقرر کرد و در جبهان کون را بقدر نیازت
 معاش قرار داده هر یک را بر یک عبادت رخصت خانه با داد و بر جبهان زیار نگاهداری بنامین
 و غیره آنکه متبرکه که لا بقدر احتیاج و گذران معاش تعیین نموده میل آسانش مقرر کرد و در
 بخانه نامصارف چراغ و گل و غیره سامان بوجایلیش پرستش قرار داد و در ناز و امان روزگار
 پیشه را بقدر حوصله و حال کار و خدمت فرمود و ششتر و خاترب پر بهمان بعضی ارقام کایت
 متعلق گردانید و در سر بهای ذی شخصیت را از علم و آفتاب و نوبت فراغت و انعام تعلیم
 و مالک باین هین نمود و سر کردگی ده نفر یک کس متعلق کرد و نایک نام نهاد و بر سر
 نایک یک جبهه که خبر گیران سی نفر باشند مقرر کرد و همراه با یک نفر مشعل سی تعیین شد
 و بر چند نفر عیار چکی نویسی از قوم کایت گذاشت و قهر شکست و سخت عمارات گدازی و قتل
 و حصار دیهات بهر باجه فرمود و سر کردگی آنها بهر بی فرزند خود نامزد کرد و وسیع سالاری
 فرج بانکو بی خبر متعلق گردانید و یک رابر دیگر سسط داشت که در وقت عبادت میروب
 بهر گیر باشند درین اشیا محکم حکم نامی را جوت از منصب داران بادشاهی بحیثیت ده هزار سوا
 قابودیده بر سر سیواچی تاخت آورد و سیواچی مطلع گشته پرتاب را در بخشی را بحیثیت بهشت هزار سوا
 برسدش گذاشت چون انعکاس فریقین شد کشتش و کوشش فرادان بکار رفت آخر محکم نگار
 بقتل رسید و اسبابش با اسبان پایگاه دست خورش چرتاب را و گشته داخل شد سیواچی
 شد از استماع اخبار غلبه روزان فرزند سیواچی عالم گیر بادشاه فکر استیصالش مصمم نموده کج
 نهایت بر سر کردگی مرزا راجه بنک و دلیر خان افغان تعیین نمود آنها بیلغار رسیده در پرتو
 قیام گرفتند سیواچی از دریافت این خبر خواست که بصلح گرداید و آنچه سرداران را که اکثر هم
 اند ملاقات کرده با خود متفق سازد چون امری از پرده غیب ظاهر شد فی بود و اخیال در دول
 مرزا راجه بنک نیز گذشت پیغام فرستاد که اطاعت نعل سبحانی موجب از دیاد و اقبال و
 سعادت است باید که بدل چمی و اطمینان بوساطت ملاقات حضرت را مستعد باشد که ناو شما

بند و دهم مذہب ایم و فیما بین پاس و ائین خود است سیواچی بر این سخنان که خالی از سانس
 بود راغب مصالحت گفت و لیر خان برین مشورت را غنی نشد و خود پیش قدمی کرده پویند بر
 گرد گرفته جمله نمودار از انجاد او انامی پر بود که با جمیعت دوازده هزار سوار حارس قلعہ بود و فقط
 کس جبار را سبزه گرفته از قلعہ برآمد و با سوارچال و لیر خان آویخت و بعد می شمشیر راند که تا غیمہ
 و لیر خان رسیدہ پافند تن مغلیہ را از نیزہ و شمشیر بر خاک غلطاند و لیر خان از غیمہ برآمد
 گفت آفرین ہزار آفرین من از لافظہ تہو تو مخلوط شدم اگر سلطان میشوی امان میدہم
 داد اچھی جواب داد کہ ما را امان شما بچکار می آید اما آفرینندہ بایدا خداوند نصرت قدیم بگشتن
 و برائے زندگانی مہل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی **و** گرضم پیشیا رشود آزدی تہو
 آکس کہ جان ستاند و جان میدید یک است **و** این بگفت و قدم پیش تہا و خواست کہ سبیل
 بلییر خان رساند و لیر خان سبقت نمود و تیرے بر و زود گیران ہم بختہ کار حق تمام ساختند و ان
 معرکہ سی صد جوان و لاو رہ پہلو سے یکد گیر نفس سل نمودہ خوابیدند - و لیر خان تعاقب فرمایان
 نمودہ بدر دوازہ قلعہ رسید و بمصوہ ان پیغام فرستاد کہ چرا جان را بنگان میدہند و بے -
 سہ دار تاکہ جنگ خواہید کرد و ہمہ با انا لاسے فصیل بہانک بلند گفتند کہ با یک یک **و**
 بذات خود قلعہ داریم سیواچی اندیشہ را در خاطر جا داده همان وقت ایند را تو و سیر اچھی
 و ناگوچی بکشناچی جوسی و بسواس را تو کہ از مستعدان او پو دند ہراہ گرفته و آہنہا را از مالائی
 مر و ارید و حلقہ ہاسے مر و ارید و قطرہ **و** و جامہ ہاسے زربفت و کڑہ ہاسے مرصع و جواہر
 بسیار آراستہ و باشخاص دیگر نیز بخشیدہ و پو شایندہ و ہاسپان پرسی پیکر ساز و سانس
 مرصع انداختہ بدین ہاسے زرد و زہر پاکمر طلا دکنندہ و پٹ طلا کار بستہ سوار کنایندہ -
 و خود جامہ و دستار سفید پوشیدہ بیوسواس پارادہ ملاقات مہاراجہ بے سنگہ روانہ شد
 چون نزدیک رسید در لش انڈیشہ گذشت کہ بے اطلاع میروم اگر کسے باستقبال
 نپرواند ہمائی از غفلت نیست و خداوند کہ ملاقات چگونہ صورت بند و دین اثنا شیر راہ

باستقبال برآمده با غرا از تمام برده برسمند برابر خود نشاند. اندر او که یکی از
 سرداران عهد بود حقیقت پاپوش سیواچی در بغل گرفت بر لب فرش استاده تمام
 مجلس از منکمل پوشان همراهی ششگان بدخشان گردید. رفیقان میرزا را چه بر
 خدایان سیواچی برخاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط
 نماظر خواندند و بدلییر خان مطلع کرده بناسه مصلحت گذاشتند و لییر خان از محاصر
 قلعه پور بندر برخاست سیواچی بستان و حقیقت قلعه بدلییر خان و غیره سرداران بادشاهی
 تفویض نمود و استدعای قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام شایسته بود کرد و چنانکه
 همان زمان سیدی سندروس و سیدی یاقوت را طلبیدند تا کید گردند که همه قلاع
 جزایر سیواچی را گذارند. آنها عذر فرمان بادشاهی آورده منحصر بر صد و در جواب عرایض
 داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز مقبول نیفتاده سرفرازی فرمان بخششی با فرموده
 بجایگزین خطاب نواخته حکم تیاری دو منزل چهار سوه غراب فرستادند و براسه حرمت
 قلاع دولک روپیه تنخواه بر محاصل بندر سورت سیواچی استدعا نمود که بعد از مرمت قلاع
 را بیور بجایگزین مرمت شود همه بانی فرستند آخر الامر بنهای سیواچی پسر خود را با خود گرفته بهر
 راه رام سنگه روانه حضور شد چون نزدیک دار الخلافت رسید بر زبان آورد که من کور
 نخواهم کرد رام سنگه فهمانید که این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم سیواچی
 سکوت نمود پادشاه با شماع چنین کلمات بے باکانه و نظرها احتیاط محراباے
 سرادق اقبال کوتاه و تنگ بر دروازه بارگاه نصب کنانید. و اخبارت رفت که برگاه
 براسه درآمدن سیواچی سرفرو کند نقی صداے مجرا بر آوردن بلند ساز و الحاصل چو
 سیواچی بر درویر خانه رسید و دروازه های تنگ و کوتاه دید یک پا اول گذاشت
 بدون خم کردن سراندر و رفت در و غه اهتمام مقابل شده بلکے آداب گفت
 سیواچی دست رو بر وزده قدم پیشتر گذاشت و سرسری دست بر خنده نزدیک تخت

رفت رام سنگه اشاره کرد که بر پایه امرای عظام بالستند سیوا جی منقض شده بر تاج
 صدر اعظمی بحضور حضرت نشست رام سنگه و دیوان اعظمی سیوا جی را پشت داده روی
 پا دشا استاندند و معروض داشتند که چون دربار ندیده است تاب بیت سلطانی
 نیا در ده حرکتیجا کرد و هم قولنجی در شکم دارد که وقت بیوقت او را مبتاب می سازد
 با دشا فرمود رخصت شود و بعد روانگی او سیدی نواد خان کو قوال را اشاره شد
 که نظر بند دارد و سیوا جی رنگ حضور و مال کار دریافت از با قوت در پئے تمیز خود
 شد و معرفت رام سنگه معروض داشت که پیرے تخایف از دیار خود آورده ام منو احم
 بحضور بگذرانم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید که در باب رسانیدن
 به امرای حکم امر شد معنایقه ندارد و بجهانیه بر کدام بغیر شد شا بهی پدر سیوا جی از اشاع
 این خبر که سیوا جی مقید شد سخت متالم گشته دست از لذات دنیا برداشته بخواب خور
 کردید که سیوا جی عمو زاده شا بهی که خدمت راجه کهل کرن بود و بعد وفات راجه تارک نیا
 شده از او گزیده به بادت ایزدی میگذرانند احوال شا بهی شنیده خود را بخد مت
 شا بهی رسانده بسکین و تسلی او پرداخت و بر سوچی پدر خود را بخدمتش گذاشته
 خود با خزائن فراوان بے معلوم راه شاهجهان آباد گرفت تا راه متاص سیوا جی تکیه
 کند شا بهی بر سوچی را بجمیعت سنی پیرار سوار و تنظیم کنانک گذاشته خود بر کنار کشا
 بهی برستی مغفول گشت و ریخا سیوا جی اذرا سال پشتاره با سس شیرینی و میوه منصب
 و نوکران پادشاه را غافل ساخته راه آمد و شد تخایف و پزارها مفتوح داشت
 و خود را به تمارض زده تمام تمام روز بر بستر افتاده ماندن آغاز نهاد چون یک دور
 برین و تیره بگذشت نگاهبانان را گفت که من طاقت شور و غوغائی شما ندارم و دورتر
 میروم اینجا قیام نمایند تا دم راست کنم و آب و طعام بخلق من برود پاسبانان
 برین غمان چسبید و نرم فیج خورده تغافل بکنید و اندازانجا که از آمد و رفت سجد پزار

به بهانه تخته بدید از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور تشریف گرفت
 و پاسبان خان را نظر بکرم حضور بجای تعویض کتربانده مستعدان را که از سابق ایما و اشاره بود
 روزی وقت داده و پیراجی نامی را که بر واقعا و کثی داشت از مکانی مطلع ساخت که نظر
 باشد چون از همه سزول جمعی حاصل گردید وقت شام که در بازار با کثرت آمدند مردم
 و از دایم عالم می باشد خردمند سپرد و پشمار باشند برآمد و بیرون شمس از پشمار با جبرسته
 با پیراجی ملاقی شدند راه غیر متعارف که رحمت پیش گرفت و بوقت برآمدن از محبس بهر وجهی
 نامی را که آمد و میشد او در آن حالت بود بجای خود بر پلنگ خوابانیده یکسرا بنجد متکاثر
 گذاشت بهر وجهی قیاس بسفیده صبح مغه خدمتکار بعبادت معهود بحلیه قضای حاجت برآمد
 پسران رسیدند که سیداجی در چه حال اند و جواب داد که در خواب اند تمام شب در وسوسه
 بسیار مانده خل و غوغا گشته اند که لحظه چشم ایشان گرم گردید این گفت و براه خود پیش
 گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون محصلی برخواست چه کید ایران از سرکار
 آگاه گشته معروض داشتند احکام شدید شد نفاذ یافت که برادران و گذر بانان طرق
 و شوارع خبردار بوده نگذارند که برود الحاصل هر چند سعی کردند اما فایده مترتب نشد
 از نفس محبت باز ندانم نیا سیداجی لے منازل شهاب اختیار کرده در روزانه در غار
 و بادیه بسر برده بلباس جوگی و اتیان بجهت رسید و بهر بنای سیراجی که رفیق حالت صبر
 و بلاغ بود بکشتن حاجی و کاسی جی برادران او که در اینجا بودند و خور و سنبه حاجی پسر خود
 که بنا بر صفت بن طاقت پیاده روی داشت سپرد آنها نمود که با خود محفوظ داشته مانده
 بر زمین پسران تربیت نمایند و خود سیداجی در بنارس آمده از راه کونڈ واد بهاک نگر را
 که الحال مجید را با شهرت و او دیده در ممالک خود داخل گردید و چون برائے فرستادن
 سنبه حاجی پسرش بکشتن حاجی و کاسی جی عنوان باگفته بود بعد چند ای آنها بهان و دستور
 محفوظ سازیدند اگر چه در راه مخاطرات چند در چند رهنمود و محافظه حقیقی سلامت گذارند

چنانچه جاسے گدر بان آتا رتول برپیشالی سنبهاجی دیدہ متعرض و متفحص میشدند اما سنا
 ہمرایانش کہ ہمہ زمین بودند رفع مظنہ از ہم طعانی کردہ و بہتر آنہا را خشنود کردہ و انیدہا
 محفوظ بپدرش الحاق دادند سیوا جی بر وصول پسر شادمانہا نمود چند روز تبادلیانہ سرور
 خواست و آن ہر سہ برادر را بخطابت لایقہ و انعام یک لک ہون سرفراز ساخت
 و خود بیکادخت سوار و پیادہ متوجہ شدہ در قلیل ایام بہست و بہفت قلاع کہ بہر زرا
 راجہ گذار شتہ بود متصرف گشت و بہرست و استمکام آن پرداخت چون این خبر بمہاراج
 عالمگیر پادشاہ رسید نفل در آتش شد ہمدین اشنا منہیان خبر رسانیدند کہ کہیا جی عمری
 سیوا جی و مہتر اقمیم است اورامع عیال و اقارب سزا ولان شدید فرستادہ طلب جعفر
 نمودند و جواب و سوال تند و درشت کردہمہ را در تختہ کشیدہ گشتند۔ سیوا جی در کوکن در
 نو یکے باسم من رنج و دیگر بنام سہری در وہن بنا نمودہ از سامان رزم مرتب
 ساخت و در بان ایام خیال تخت نشینی بطور راہا سہ بند نمودہ از بنارس کی گشت
 منجم را طلب داشتہ در ساعت مختار در را سہ بند گذہ بہ تخت نشست و آن مکان را
 براں گذہ موسوم ساخت و بہر دم دیگر پروا نگاہا کہ عمارت پختہ اعدا کنند و براے
 خود بہشت منزل کہ ہر یکے نام علمدہ دارد تعمیر فرمود و سیٹل پور سہ نام و دریش بہت
 کہ آنرا سنیاسی گویند و در بنارس پوست نشین ریاضت بود طلب داشتہ مرید
 و براے سکونت سنیاسی مذکور مکانے دل حب در سنگم ایشور تریب دادہ و بہت
 معین کردہ دین اشنا سنبهاجی پسر شش از ورنجیدہ بادلیرخان کہ از امرائے عمدہ
 بادشاہ است بخیال اینکہ خود جوہر شادت بظہور ساندپوست دلیرخان بچہ
 ملاقات و سنگیر نمودہ بحضور بادشاہ عرض نمود بادشاہ با حضار آن تاکیدات
 نوشتہ دین اشنا و بر حرکت لغو خود نام گشتہ قابو دیدہ بدرجست و خود را پیشین
 رساندہ بدستور مورد عنایات گشت سیوا جی را کہ ازین ماجرا کلفتی رسیدہ بود بدست

بافت شد از اجتماع اختصار عتاب سلطانی بر دلیر خان نازل گردید دلیر خان
 تاب نهر نیارده خود را مسموم ساخته جان داد پادشاه بنزاده شاه عالم بر آس
 نظم دکن دستور یانت و میرزا راجه سنگه و راجه بهاسنگه و غیره سرداران
 راجپوت بهمه تعیین شدند و سیواچی مطلع گشته پیراجی را و درنگناخته دیوان و
 ایساچی بخشی و پرتاب را و کوجر که هر یک صاحب نوبت بودند خدمت پادشاه بنزاده
 خدمت داده معرفت میرزا راجه که از سابق معرفت داشت بناسه مصالحت گذاشته
 بست و هفت قلعه جلانمان پادشاه بنزاده تسلیم نمود و تا سه و نیم سال بر عهد خود مستقیم
 ماند بعد از آن برسم خود و پرتاب کوجر و پیراجی که کهنه و شایسته بنزاده صیغه و کالت سرخا
 می دادند معامله برعکس دیده و تقرب زیارت برآمدند کسان سیواچی بر قلعات
 و در حصه قلیل دست یافتند بلکه تمام ملک بکلا به تشخیص آوردند سیواچی راجه روزی را
 بران قابض ساخته تعقیب نمود که همه افواج متعینه خاندیس و بڑا بفاصله پنج کره
 سورت فراهم شوند و خود بر روز موعود یلغار کرده و رانجا رسیده بده سورت
 تاراج نمود و اموال بسیار ضبط آورد و بعالم گیر پادشاه عریضه بکمال شوقی و
 جسارت نوشت که ملک دکن از سابق مورد فرزند ان نظام شاه است و پادشاه
 بنده بند و ان میرسد آنحضرت عبت عبت به ملک غیر نظر و دخته تفسیع اوقات مینایند
 تسخیر این ممالک آسان تصور نخواهند کرد گویند عالم گیر پادشاه بمقتضای وقت
 ملاحظه عرض نموده در تدارک تغافل فرمود و چند عریض مر قومه سیواچی در سخا و
 یافتن میشد از ان جمله نقل عرضی که در باب معافی جزئی بنده و ان نوشته و شهرت تمام
 دارد در اینجا بقللم می آید تا معلوم تاظر ان شود که چها کلمات تا ما ایم بجناب خلل سبحانی
 بر زبان خاصه می آورد

عرضی سیواجی بجا لکیر بادشاہ

شکر عنایات الہی و توجہات بادشاہی کہ انکس بین الشمس والقمر است بجا آورده بوضوح
 شامششای سیر سازد کہ اگر چه این خیر خواہ محسب طالع خود از حضور والا در کنار آمدہ اما
 در لوازم سپاسداری و خدمتکاری ہمہ وقت چنانچہ باید و شاید حاضر است و حسن
 خدمات و نیکوتر دوات خیر خواہ بر سلطان و خانان و امیران و سیرزایان و راجہا
 و رایان و رانائے مملکت ہندوستان و ولایت ایران و توران و روم و شام و عمان
 ہفت کشور و ساfran بحر و بظاہر و باہر نماید بر خاطر دریا مفاطر نیز پرتو افکندہ باشد
 لہذا حسن خدمات خود و توجہات والا نظر داشتہ سخنان چند کہ بدولت خواہی
 و خیر اندیشی خاص و عام متقن است معروض میداد کہ درین ایام بطور پیوستہ کہ بتقریب
 ہمہ خیر خواہ زربا بر باد نیرستہ و خزائن بادشاہی تہی گشتہ بنا بران فرمودہ اند کہ از فقرہ
 ہند و سبلی بصیفہ خیر تحصیل نمودہ سامان سلطنتہ سرانجام و ہند حضرت سلامت بانی
 کشورستانی حضرت عرش اشیانی اکبر بادشاہ تامت پنجاہ و دو سال بہ استقلال تمام
 وادفرماندہ و اسے دادند و باین و آئین گردہا گردہ مختلف از عیسوی و موسوی و دوا و دیکا
 محمدی و فلکیہ و ملکیہ و عطریہ و دہریہ و برہمن و سیورہ طریقہ اینقہ صلح کل اختیار نمود
 رعایت ہر یک پیش نہا و خاطر دریا مفاطر ساختہ بخطاب مستطاب جلالت گرد و معرفت
 و مودت گردیدند و ہماین این نیت علیا بہر جانب کہ نگاہ میفرمودند فتح و اقبال
 استقبال می نمود و اکثر مالک دران زمان بحیطہ تسخیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورانی
 جہانگیر بادشاہ ہست در دو سال بر تخت دولت و اقبال تکیہ نژدہ دل با یار و دست و کار
 کامرانی فرمودند و حضرت علین مکانی صاحب قرآن ثانی تاسی و دو سال سایہ فیض پایہ
 تاج مبارک بر تارک جہانیاں گسترده عمر قرن ثانی و حیات جاودانی کہ عبارت از نیکی

و نیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آتار کردند و اندازه شان و شوکت و عظمت
 این بادشاهان عظیم الشان در اینجا قیاس توان کرد که بادشاه عالم گیر و پیر وی و
 نگار داشت دستور آنها در مانده و تعمیر است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند آنحضرت
 ایزد متعال را شامل حال جمیع مذاسب و مشارب دانسته غبار تعجب را گرد خاطر راه
 نمیدادند و خلق الله را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان بامر می داشتند
 که بر صحیفه روزگار باقیست و دعائے و شائے آن پاک گوهران تا ابد الدهر بدل دریا
 صغیر و کبیر جان گیر است ازان جااست که از برکت نتایج نیت مارج دولت و معارج
 عظمت آنها روز بروز در افزونی و افزایش بوده و خلق الله در آن عهد با امن و
 امان فارغ البال و آسوده حال در کسب و کار خود اشتغال میداشتند و در حضرت
 اکثر ملوک قلعجات از تصرف رفته و باقی محقر و سیر بود که در خراب نمودن و ویران
 هر چه از دست تقصیر نمیشود در مایا یا مال و حاصلات هر محال در پای اخلاص بجائے
 صد بنر اریک بنر ارشوار دار و بر گاه که فلاکت و افلاس در دولت خانه بادشاه
 و بادشاه بنزاده خانه کرده باشد احوال امیران منصبداران معلوم و متعنه است که
 سپاهی در شورش و سوز اگر در نالش و مسلمانان گریان و بنودان بی بیان و اکثر
 مردمان بنان شب محتاج اند و در بطیانچه سیخ عینا یند قنوت سلطانانی چگونگی مقتدا
 که تکلیفات جزیه ضمیمه ای خالت پر ملالت گردید و از مشرق تا مغرب شهرت میرود و
 و برکتی روزگار ثبت میشود که بادشاه سبزهستان بر یکپیکل گدایان رشک آورده
 از برهمنان و سیوثره با و جوگیان و بیراگیان و محتاجان و مسکینان و در اندکان
 و افتادگان جزیه می گیرد و بر کسبه گدائے جواهر می میکند و نام ناموس تیموری را
 فرو می اندازد و حضرت سلامت در اصل کتاب ایمانی و کلام ربانی را اعتبار نمایند
 رب العالمین فرموده اند **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَؤُلَاءِ** و کفر و اسلام که نقطه مقابل اندیزنگ

آئینی و طرح انگیزی نقشبند حقیقی است اگر مسدود است بیا و ادب انگیز میزند و اگر
 بیت خانه است حقوق ارباب بر سر می جنبانده نقشب بر دین و آئین کس نمودن از کتاب
 مخزن گردیدن و بر نقش نقاش خاکشیدن و خط خطا چیدن است شرف و زیبا هر چه
 یعنی دست و روپوشه منجیب صنعت بر که گیر و غیبت صنعت اگر است دور عالم عدالت
 عالیه بنیاد هیچ وجه جای نیست و از روسته حکومت خبری درست تواند بود که رعایا
 از جمیع تکلیفات محفوظ و محفوظ باشند و ضبط و ضبط باشد که زن جمیل تنها
 باز و روزی و از ملک ملک امانت و ملامت پسد تواند بود و دین و دین که شهر را
 بناخت و تاراج میرود و از صحرا چه گوید قطع نظر از سخن الضاف و عدالت آبنگ برین
 بر قانون بندنا ساز است و در زمان پیشین سلطان احمد گجراتی را که روز بانه
 تیره از شاه راه حقیقت بر آورده و در خارزار چنین خیال باطل افکنده بود و زود
 ستاصل و مقطوع النسل گردید و در جاید و زبان واقع گرفتار شدن مراد بخش نام
 بحر و این اماده فاسد غیر نامه است برائت ظالمان و جزوی مبلخی منجمله خزان
 صیفه مذکور که از احمد آباد و در خانه مراد بخش سجاده دارا شکوه رفت چون شعله آتش
 خانه نامش گرفت **س** آتش سوزان نکند با سپند با آنچه کند و و دخل در د
 بهمه حال صلاح دولت موافق وقت آنست که خاطر و ریام قاطر را از کدر رت نقشب
 مصفا ساخته آزار مردمانی که حلقه اطاعت و انقیاد بگوش دارند منظور نظر مرحمت فرما
 اگر دین داری بمریم آزاری و صواب در عذاب بندوان منحصر و بقدر فرموده اند
 از رانای سبک باید گرفت کس که رده بندوان اند بعد از آن از خیر خواه بگیرند
 چندان مشکل نیست برائے خدمتگاری حاضر اما موران و گسان را آزر و دن از عالم
 مردی و مردانگی بعید خواهد بود و عجب از نمکخوارگی و توخوایان است که از حق نفس الامر
 اغراض میکنند و آتش پاره را خپوش می نمایند و چه عرض نماید آفتاب عمر و دولت

از مطلع ملکین نوازی و جیبه پردی تابان بود خشان باد انتی عمارت عرضی
 در بان ایام سیوا پانامی ساکن در درگرا دتوم پالیکران که از ضلع کرناٹک اتانت
 یافت جیسے بھر ساندھ مصدر سا در دیه سیوا بی عزیت قبیہ آن پیش تباد خاطر دا
 بتجل تمام و آراستگی فرج تباں ہم با خود گشت متوجہ آن سمت خدو بعد از جنگ
 کہ درود خود در حاکم یافت روانہ بمسکن نمود چنانچہ در ایام موجود سپہاورد دانش
 راجہ رام گداشتند سیواچی متصل سمندر درک رسیدہ مادران را طلبیدہ تباری
 جہازات نمودہ بر جہاز ہوا گشت و در بدلو ریٹید رسیدہ بارادریو پانامیک آوینٹر
 کردہ اوراکشت و با خزائن بسیار ظفر منصوص مراجعت کردہ برائے گذہ رسید سیوا
 نایک سرسیمہ و علاوہ بعضا تحت گرا سیدہ سہ لک ہون سالاہ پسم باج بر ذرہ خور
 قبول نمود و سیواچی او حاجی را بتفصیل آن نامہ فرمود و در ہمین ایام والی بیجا پور را تسلط
 روز افزون سیواچی و تنظیم قرار واقعی بر سوجی برادر زادہ داش در ملک کرناٹک متوہم
 گشتہ یا جی نامی کہوڑ پڑہ ساکن بدیل راہین داشت کہ بہر حید و عذر بر شاہجی دست
 یافتہ اورا تنقید سازد با جی مذکور حسب الاشارہ بادشاہ شاہجی را کہ بر کنار کشتنا
 ترک یاست نمود و مشغول عبادت بود بہ بہانہ ضیافت طلبیدہ دستگیر ساخت والی
 بیجا پور بران مطلع شدہ حکم نمود تا شاہجی را زندہ و زیر زمین کنند رن دولہ خان کتاب
 صوبہ بہر بیجا پور کہ با شاہجی بجکتہ داشت بحدو شنیدن این حکم استعفا سے نوکری
 در حضور بادشاہ فرستادہ و در روز روشن مشعلہا افرختہ بہر دیو ٹوپی حاضر آمد
 و رفعت کہہ پیشہ خواست والی بیجا پور ہوساں بلوائے و کھنیاں و ظاہر پاس خاطر
 رن دولہ خان داشتہ حکم موقوفی قتل شاہجی نمود و فرمود کہ رن دولہ خان پیش خود
 طلبیدہ عفو تقصیر اتش کنا مدرن دولہ خان همان زمان قاصد سیرج السیرج حکم تا
 بنام کہوڑ پڑہ با جیت یک من طلا بر قتل شاہجی فرستاد قاصد در انجا وقتے رسید

که شاہی راتاگو دفن کرده بودند چون بختش باقی بود از آن مہلکہ برآوردہ بیجا پور
 آوردند رن دولہ خان حسب احکم باستقبال شتافہ ملازمت شاہی رسانید و بتعلیقا
 خلعت و فیل و شمشیر وغیرہ سرفراز گردانید و پانزدہ روز نزد خود داشتہ و بفضیلت
 ہائے غیر مکرر پرداختہ خصمت کرد تا تک وہانید شاہی از اسجا اجازت حاصل کردہ در
 کوہورالا کہانت آمدہ سیواچی را بسزائے کہوڑ پڑہ بدل کرد و شت چنانچہ او سیلا رہبر
 کہوڑ پڑہ رسیدہ ہنگامہ کارزار گرم نمود آخر بعد کشتش و کوشش بسیار یکشتہ شدن سہرا
 کس طرفین کہوڑ پڑہ دستگیر گشتہ مقتول گردید و اہل و عیالش سیر سیواچی شدند مگر
 ایکاجی پسرش کہ در آن مجمع نبود بدست نیاید سیواچی زنان جامہ راربا کہ وہ ہمہ را
 بقتل رسانید چون این ماجرا بشاہی معلوم شد مسرور گشتہ بر سوچی را ہمراہ گرفتہ
 بارادہ ملاقات سیواچی کہ در پونہ اقامت داشت از راہ پرناہ رہگرا شد سیواچی استعجا
 نمودہ سعادت ملازمت پدر دریافت و بعد داخل شدن در مشکوئے خاص مادر سیواچی
 کہ از مدت متروک و طلاقہ بود ملاقات شاہی رسیدہ الحاصل شاہی دو ماہ جہان پسر
 ماندہ معاہدت بکرناتک کرد چون رن دولہ خان در آن اوان بجمہ شونہ بد نور
 توجہ داشت شاہی نظر با حسان جان بخشی در ادا واد و کوشید و مکرر ملاقات ہائے
 یکدیگر نشانہا انداختند و خندہ روئے شاہی بعبادت سترہ اسپ سوارہ بشکار رفت و بکلی
 بر فرگوشتے اسپ تافت کہ ناگاہ پائے اسپ در کوئے فرو شد شاہی بر زمین آمدہ
 پائے اسپ بر کش افتاد و کارش تمام گشت رن دولہ خان بر سر و قبتش رسیدہ بجا
 بمنزل رساند و بر آن زمین باغے ترتیب دادہ آن موضع را بمبارف مدفون استخوانش قرار
 نمود و آبی بیجا پور برائے ضعیفی اموال شاہی ہر چند خواست اما بر سوچی بجاکے خود مستقر
 بودہ سالم مع احمال و اطفال نزد سیواچی رسیدہ سیواچی اورا قوت بازوئے خود دادہ
 آفرین یا گفتہ سر کردگی شکر خود دانستہ داد و بخلاب سیتا پتی و اخنت تا آنکہ ہر سو؟

اطمینان بهم رسانده دست به نسیب نواح بجا پور کشاد و پیشه شهر فارت کرده هر دو از اهل
 والی بجا پور تدارک دشوار دیده سه لک هون سالیانه قرار داده ملک را از دست سیو
 محفوظ داشت سیو اجمی سیام جی را بتحصیل آن امر کرده خود جانب حیدر آباد و
 شهر را محاصره کرد تا نا شاه عمده براسه دشوار دیده بصواب بدید و نایوان نه لک هون
 سالیانه قرار داده و مجموعی اندوخت سیو اجمی را در زیر و زاستقلال تازه نصیب شد و
 متواتره دست داد زیر براسه خطیر تحصیل نمود و بادیانت راسه مقصدی بجا پور
 ساخت کرده و او را بهشت هزار هون سالیانه مقرر کرده خود از پرگنتات بجا پور
 بسیار بوصول آورد و دود خداند پور را تا راج نموده فراوان غنیمت اندوخت و از این
 کوچ کرده بر ملک بشار پورش نموده مقولان کار خج را در دست آورده نه بسیار فر
 جنگ آورد و پسلا جی پنته براد و لک هون داده رخصت کرد که در کوکن رفته خیرات
 و خود غرابهاتیار کنانیده و بر پیش پور رفته متصرف گشت و لکها سادنت برآ که از
 نظام شاه بود سی صد هون در ماهه کرده رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سدره
 آمدن او کرده و امارت کش مفید نیفتاد سیو اجمی سیامراج و با جی که لارادر را چو
 پیش یوسف خان و پیرزاد خان فرستاده پیغام کرد که همه جزایر مقبوضه را واکندارند
 و عیوض آن نو جا گیر خاطر خواه بگیرند آنها قبول نکرده هر دو کس را محبوس ساختند
 مشاء ایها بقسم و سوگند از بلار آمدند و بحضور سیو اجمی آمده ظاهر کردند که درخواست
 جزایر با مناسب نیست زیرا که ما قسم هم در خواست خورده آمده ایم سیو اجمی گوش
 بر سخن آنها نداشت لهذا سیامراج استغفانه نوکری کرده گوشه گرفت سیو اجمی
 پیش یوسف خان فرستاده پیغام مذکوره کرد چون جواب با صواب نیافت دریا
 بود دولت خان و ماناجی بهانگرا و ارمانان را با جمعیت محمول تعین نمود و آنها از تری
 و خشکی ورش کرده محاصره نمودند لیکن افتاح قلعه صورت نیست بنا بر این نیل و پنته سور چا

قایم داشته خود پیش سیواچی رساند عمارت قلعه فرست یافت نزد والی بجا آورد
 طالب ملک گردید و از اسباب درستی کرده معاودت نمود و افواج سیواچی برپند حایل گرد
 ارشدند اما او محفوظ بقلعه داخل گردید سیواچی در گرفتار قلعه چند فراروان بکار
 با سباب قلعه گیری آماره ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و افواج را
 بتصرف آورد و بتعمیر و ترمیم قلعات اطرافش که بتصرف آورده بود امر نمود و بجهت همی
 داشتن ذخیره و بر قلعه تقید بلیغ کرد و مور و پشته و نیل و پشته که از معاودان او بودند
 گذارش نمود که در احداث و تعمیر قلعات خزائن بسیار بخرج آمده و بر قلعه ها
 بسیار مقصد شدیم حال صرف زربان چیز باعث است سیواچی ازین سخن رو
 در بکشد و گفت که درستی قلعات موجب آبادی ملک و اطمینان عایا و دیار است مخالف
 است خدا نخواسته اگر عالم گیر باشد در استیصال ما مگر نبندد و معاودان باید که از تخیر
 یک قلعه برآید پس مدته العمر او در همین تردد و سرسنگ زدن آخر خواهد شد و ملک
 دور دست از قبضه او خواهد رفت او لایق نیست که در همه قلعات عمده ذخیره و اذوقه
 و سامان حبس و ضبط آفتد رهیا باشد که دوازده سال و فاکند الحاصل اذان
 روز در استحکام بر مکان قرار واقعی کوشیدند و برین اشنا خبر رسید که سیدی سند
 بر افواج سیواچی که قلعه را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواچی انضام آن مهم
 منصرف از آن خود دانسته در صد دعوت آن سمت گشت چون موسم برسات بود
 فی الجمله توقف نمود و برای قطع جباری از کلیانی تا بهیمیری دیگ نمودن راه داشت
 تبردار و فاراشکاف بهمراهی مور و پشته گماشت چنانچه او روانه گشته ترددات خوب
 نموده قلعه جو را را تصرف گشت و بکرم شاه زیند ارانجا دستگیر کرد بنا بران راه
 و میران ناکو اڑی شیوه مفیدی گردیده قطاع الطریق پیش گرفته مور و پشته به
 تنبیه آنها پرداخته موبن گداه را که دارالمقرضه ان بود و جبر مفتوح کرده تاراج نمود

و کرم شاه محسوس را بقتل رسانند و بار را از دمیسان نایک و اڑی تاب مقابلہ فتح
 آوارگی آری ند مگر راجہ رام نگر کہ قدم استقامت انشہ در دستگیر شد بعد ملکش
 بقبضہ نمود و پنتہ در آید سیوا جی درین ایام جانب سالیری و مالیری کہ از قلعہ مستحکم
 بودند فوج ششی کرده محاصره نمود و بملول خان فوجدار لکناؤجا با جمیعت خود را
 متوجہ سمت دادہ آفرادہ گریز گرفت و لشکرش بفارت آمد سیوا جی از انجا مطلق
 و منضمہ بر نیل گدہ یورش نمود و مفتوح ساخت و مراست آن بہ آنجا پی پنتہ و انجا
 سپردہ جانب کرناٹک رفت کشید و بر سر مکانش کہ گذر کرد پیش کش سنگین بدست
 آمد چون نبرد نہ گہاٹ راجپور گذشت شہرہ خدا پرستی بابا یا قوت درویش شنید
 بملاقات پیوستہ اخت درویش مذکور کہ حالت جذب داشت یک موئے سفید از بر
 خود پیوستہ تیر گام سیوا جی داد سیوا جی آن موئے سفید را تعادل فتوحات دانست
 تفویض گویند بشناختہ نمود کہ در طلا گرفتہ بطور تعویذ ساز و اتفاقا موئے مذکور را از
 بستش بر زمین افتاد و گم شد این معنی موجب بد آمد مزاج سیوا جی گردید گویند بشتا
 مورد عتاب نمودہ از خدمت فوجہ داری معزول ساخت و از انجا برائے ملاقات -
 آمد اس نامی فقیر مندوسے مرتاض بہ نیت امداد تسخیر راجپور رفت فقیر آگاہ دل بر زبان
 راند کہ فتح قلعہ بترو د ب یار خواهد بود و بعدہ بزیا رت فقیرے و لکیر کہ برانند نام داشت
 رفت معروض داشت کہ اگر ہمین بہت والا فتح قلعہ راجپور می شود سر پر گنہ یک موضع
 بہت مصارف جناب مبارک خواہم گذرانند درویش مذکور بر زبان آورد کہ این ہمہ
 دیہات از نواح حیدر آباد و ڈبراڑ و خانڈیس و بکلا نہ و مالوہ و گجرات باید داد سیوا جی
 این ارشاد را از تعادل غلیظہ دانستہ مسرور گردید و یقین دانست کہ این ہمہ مالک بر
 زبان فقیر صاحب کمال گذشت مسخر خواہند شد چنانچہ در قلیل ایام ارشاد درویش
 بطور پیوستہ سیوا جی پنتہ را برائے درستی بنامے مودت پیش ابو الحسن تانا شاہ

والی حیدرآباد فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خواهان ملاقات گشت.
 و به جمعیت خود را بیرون شهر در سوادگوشه محل گذاشته جریایه بلاقات پرداخت.
 و تا سه روز در دولت خانه شاہی بماند و قسمی در عیش و عشرت ستغرق شد.
 که مردم دورباش او از عدم برآمد متوجهم گردیده اطراف دولتخانه بقصد دیدار فرام
 شد و سیدو اچای این معنی را خیال کرده خود را در جعبه که نمایان ساخت و موجب تسکین
 متوسلان گردید تا ناخواسته ادلا حفظ حالت لشکرش که سبب فدا سئ آقاء دلاور و شیر
 بخار بودند بغایت محفوظ داشته فرمود که آیا ازین دلاوران کسی هست که با فیل دلا
 مقابلت نماید سیدو اچای ایسا چای نامی روئین تن را اشارہ کرد و ایسا چای بجهت دایما از آب
 فرود آمده و بر دسے فیل است که در جلو خانه حاضر بود و قدم افشرد بر چند فیل حلهائے
 خشم گین کرد اما از جان رفت آخر الامر بخت از تنی برخیزد و شمشیر زد که در پاره گردید و
 فیل گر بخت سیدو اچای مر جاب بانگ بلند گفت که مرصع که در دست پوشیده بود بطریق
 انعام از جعبه که بر تافت و سلطان نیز و را با انعام لایقہ نواخت احوال سیدو اچای بعد پند
 تراصیح جابر فیل و غیره از نا نا شاہ مرخص گردید چون درین صحبت با جسر بیاقبت بالا
 نشی که ممتاز اقران بودند نا نا شاہ را معانہ شد و خواست او از سیدو اچای که یغارتش ناگوار
 دید و پندیر نت سیدو اچای ملک بون بزم پا دشت بختید و ده هزار سوار و ده هزار
 پیاده تعینانی همراه گرفت جانب کرنا ملک کوچید و چون زیارت گاه ملک ارجن که از
 معابد معتبر بود است فایز گشت خواست وقت پرستش سر خود قطع کرده شاربست
 رفیقانشن بمبالغه مانع شده ازان اراده باز داشتند الغرض از اینجا جانب چینی نشنا
 و آن ملک را که در آن وقت شخصت ملک بون حاصل داشت ستر نموده در اینجا قلعه با
 احداث کرد بعد ازان مراجعت نموده افواج حیدرآباد را رخصت داده بکرنا ملک رسید
 و از ایکاجی برادر خود خواهان زراین و خزاین پذیر شد او متوجهم آید و فرار گزید سیدو

از اسنجا پنجاه در آمده آن الکه که چهل کلبه بهون محاصل بود و متصرف گشت و کوه ناهتم
 دیوان ایکاچی را بدان مالک قایم کرده و فرمود که ایکاچی را و مجموعی نموده به ملک
 قدیم و جدید تسلط داشته خود به نیابت پردازد از اسنجا بر مالاداری تاخت آورده
 غنیمت بسیار جمع کرد و بر نیتان گنج شایگان داده به نیاز ساخت چون رگه ناهتم
 از ایکاچی بر جاده درستی ندید به بدید نوشته ایکاچی را مستقل ساخت و رگه ناهتم را
 بدستور قدیم بردیوانی او مامور داشت چون از به سو فرغش دست داد خیال به
 شدن در سرش گرفت کیکا بهشت را که از چند تان مشهور بنام مس بود و طلب داشته
 هرقی عبادت بر بهمان آموخت بر بهمان دیگر بر این اراده واقف شده بهشت مذکور را
 محقق مانع آمدند سیدوچی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم بر اهره را از کار و خدمت موقوف
 داشته گفت که این گروه بدینیت گدا پیشه نظر به بزرگ نهادهای واجب اخذست البته
 اما ازین با توقع خیر گالی و آقا پرستی هیچ نیست و بجای آنها قوم بر بهوان میسر کایا
 مامور نمود هر چند مقربان در سفارش بر بهمان و بجالی تعلقات کوشیدند پیرافرو
 سنهاچی پسرش نیز باطلاع این معنی نیلا پنهان دیوان خود را که از قوم بر اهره بود تغییر
 بجایش یک کس کایت را مامور کرده بر بهوپال گنده تاخت و از اجیر او تهرافت و متوقع نمود
 پانصد اسیر را دست و پا شکسته کشت سیدوچی خبر شداد فرزند و ریاضه مشتاق ملاقات
 شد و در راه گنده آمده از دیدار فرزند از جند ذخیره خرسندی انداخت و وقت
 ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و سپر نشیده از اسنجا کوچید و بر جاننا پور که بست گرد و
 اورنگ آباد جانب شرق واقع شده و دیده دست تاراج کشد چون تکیه شاه جلال
 که از کالان زمانه بود آبرو بخش آبادی است مرزم آبادی آن مکان را مامن و پناه
 دانسته در آن خزیدند سیدوچی تسلیت را کار فرموده و پاس او بنموده همه را غارت
 کرد و ملک اشجار تکیه هم بریده نسبت بشاه مذکور به ادبی بارو داشت و این حکایت محبوب

آغاز آمدن را گوشت نخست خان نصیردار بادشاهی را که با جمیعت جزوی تپه بنه چاند
 در جهان عجب بشاره عیب شد که برکیت قوت خود نظر کرده با سیواچی مقابل شود که
 بلاشک فتح از دست چنانچه صلح این رویاروست خان خود را بے باکانه بپشتکار سیواچی
 زد و با وصف قلت جمیعت غالب آمد مردم بسیار از سیواچی باسد و بی سر در آمد
 قتل سید نهیمت بر شکرش افتاد و سیواچی را پادشاه بخت و یار رسد قیام و در خور
 نیافت تا رسد کژده باز پس ندید و بالاجی ادجی که بر او رنگ آید تا غنچه بود و نیز از آنجا
 که غنچه سیواچی محقق شد سیواچی در رسد کژده سید شادی که خدائی را جارا م
 پس به باغ خیریتاب که بر مقرر کرده جشن عظیم نمود و در میان ایام مور و پشته از ضلع کوه
 پس بکریم شاه زیند ار که با اتفاق دیار او کوهلی شیوه تطلع الطریق اختیار کرده
 بود و اسیر نموده پیش سیواچی فرستاد سیواچی اشاره قتل کرد و دیار او کوهلی گفت
 مرا نایک گفت که در خون من فتنه عظیم است و تا ایک آن دشوار خواهد بود و سیواچی
 اظهار اذیت و بیوفی و استه علی الرغم سرش بریده بر دروازه شهر آویخت جان شب
 خانه سیواچی را آتش گرفت و بجای مشتعل شد که اطمینان آن از مقدور بدر رفت
 سیواچی از مشاهده این حالت بدرگاه و اسب العطیات رجوع آورد و نیت خیرات
 بجز از کهنه های غلبه سبکین و غیره نمود تا آنکه برکت این حسن نیت شعله فروختند
 و اندک آن بحال احدی راه نیافت سیواچی مباح آن اولی نیت بل آورد
 و بعد از آن بکنار گنگ آمده خود را در میان باز بنجد و بنزار مایه گاه خیرات کرد
 لفظ کهنه ای که بالامر که شد عبارت است از نیت من فله الحاصل و همین آتش که
 از غمازان چمن نشین سورا بانی زوجه سیواچی که مادر راجه رام است ساخت که سیواچی
 سنهاچی پس خود را که از زوجه دیگر است سنهاچی ولی عهد سازد چنانچه او را باین
 اراده از بنا لطلبیده است و اغلب که عقیده در رسد و مختار ریاست شود و در آنکه

ازین کلمات سرسید شده زیر طعام سیواجی انداخت تا آنکه او قلب
 خاکی گذاشت کار پردازان با هم تفرق شده آتش دادند و ارجام را بس کردگی
 برداشته در فکر نصیحت سیواجی افتادند و خطوط و سازش شعر بر پیشانی
 یارکان او فرستادند و خود جانب نبالا حرکت کردند تا آنکه سیواجی برین داعیه
 یافت در محافطت خود کوشید و قبیل ایام در تالیف یکسکین ارکان دولت
 مخفی پرداخته را جازام برادر خود را مقید کرد و بنا بران اورشش بغرب خنجر خود را کما
 ساخت و نولابائی در آتش غم سوخت و فوات سیواجی بست و چهارم ربیع الآخر سال کنیز
 و نو و دیک بجزری وفات نوشته اند.

کیفیت آغا نازی است سنبهاجی بعد وفات سیواجی پدرش

چون سنبهاجی از لفسه برادر و بلاک ماه پیش و بجمعی حاصل کرد و پسند حکومت
 متکلیف گشته توجیه بر دهنده مخالفان گماشته باز اسیاست گرم ساخت بانوجی
 و ادواجی گنگ را که مصدرفا بود و بدقتل رساند و وابستگان سواجی نایک را از احاطه
 خود بدر نمود و شفاعت همتی را و چهارک و کنوسه کی و نوکوی سوکر و هدی نبالکر
 جان بخشی سو پشته آغا جی پشته کرده خانه های آنها را ضبط آورد و محتاجی بابا را که
 از کمالان فن خود بود و حق تربیت برگردن سنبهاجی داشت از بنارس طلب داشته
 و خطاب گیتی گلشن غالب نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت
 باتفاق او نشسته قانون چه انتظام ملکی قرار داد تا همیشه اجرائی بدان دستور
 باشد گنگابی پهبو و بالاجی معجم دار و بهیر و جی پشته و غیره سرداران صداقت کیست
 مشیر و بهیر شبانه روزی خود مقرر کرد و در بسند ریاست برضامندی خلایق و کد ار
 رعایا نشسته موجودات کا و خانه جات پدربذات خود گرفته سپرد اشخاص متدین نمود

اگر چه در مراثی فی بیاں احوالی آن بر نوک خاصه محرر سطور گشتنه است اما اینجا
 بر طبق فرموده آمر موافق ترجمه بنده می بگویم اینکه الما مورسند و بتفصیل هر کدام می
 پردازم و الفاظ بنده می را بدستور محاوره بنده بنویسم می سازم از اندکیات و غیره
 چون پنجاه هزار لکبه زیور طلا چهار پله نه کنده می پس سینه ده پله سه کنده می آهن آلات
 بست هزار کنده می سه آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کنده می جست آلات چهار صد
 چهار صد کنده می نفره چهار پا و کمشش کنده می برنجی . دهنه و بعضا و پیچ پانصد
 فولاد چهار هزار کنده می مرادی یعنی نیکو مس شصت لکبه حواله صوبه داران است بطور
 سه لکبه چون در قلعه پنجاه و چهار صد و پنجاه هزار چون که مجموع بست و سه لکبه چون
 می شود تمام شد موجودات خزانه نقب که از ارشد فروردین به تقیم با در و دریا به تحویل
 دیگران باشد همیشه جمع خرج آن ملاحظه میکرد و جوابر نه از الماس و مالک و پسته
 و یکپهراج و مردارید و مرجان و لیسینه و نایلم و کومیدک و انگشته پرا و پرتله مرصع
 و پدک یعنی از سیر و طره و سوارید و سه و پنج . ریمع و چده و کوبه و مسین و پهل و یکپه
 باز و بند چنان کردن پهل اول کل کنگن پانلید و پیدی با نقید شمار و قیمت تخمینا شصت
 مال مینیسید و در موجودات ته شک خانه که آنرا جاعادار خانه میگویند باره چینی زر
 و دوزی یک ملک تهران دستار و سید زر دوزی و ساده از جا های مختلف پنج لک
 پارچه ابریشی چهار لک شمال باب پنج لک کمر بند گجرات و غیره پنجاه هزار لک باب پنج لک
 یعنی کجواب ماده یا ابر و طلا یک لک طاقه قرطاس می هزار و دود و دستانه از
 انسانی و پیشه پانزده هزار بالا پوری هشت هزار و دولت آبادی هفت هزار و دود
 موجودات خوشنوی خانه و کمره و نقیل بست هزار پد بست کنده می جوتری یعنی لباسه
 سه کنده می جاسی پهل یعنی جزو بویه می هزار کنده می رخصران چهار کنده می عنبره هزار
 کنده می اگر چه دو کنده می چند پنجاه هزار پله با فصد کنده می کشنا کر چند پنجاه

حلقه که آن است هزار اسب و دو هزار سوار ساسه هزار گردت پانصد بار و ت رکاب
 و دو کلاه کبندی بالکی سواری سه هزار آفتاب گیری و دوازده هزار دلو آب کشی یک هزار و
 پانصد و بیست هزار کبندی موم سیزده هزار کبندی رال یک هزار کبندی گولر آبی یک کلاه
 و ف نه صد نفار و یک هزار و دو صد شام یعنی نزدیکی هشت هزار موجودات و دواب اقبال
 پانصد و پنجاه هزار اسبان عرانی شش هزار اسبان ترکی هشت هزار اسبان بکن ده هزار
 مادیان اسپ نه هزار اسبان جنس مفت هزار و پانصد و هزار شش هزار اسبان سوار و کلاه و کلاه
 جاموس پنجاه هزار کلاه و بیش پنجاه و بیش و گوشت ده هزار و کلاه و اند پنجاه هزار اسبان و کلاه و کلاه
 پنجاه هزار و فیل و کلاه و جاداران یکصد و بیست و پنج و پنجاه و بیست و پنج و پنجاه و بیست و پنج
 قلعهات متعلقه از قدیم و جدید که بنظر سبها حی گداشته است اینست راسته گنده و دکانه که مال و بدنه
 سبک گنده و در دهن گنده سیس گنده کون گنده اگا گنده الکاکی سودا گنده پر بل گنده متین گنده
 هست گنده الکبا گنده بنا لار سال گنده تیر گنده نارین گنده سور گنده سارنگ گنده کور کبه گنده
 کلن گنده کورند گنده و دو گنده قلعه تانبه بار کا گنده کوزنگ قلعه رکای سورنگ گنده بیر گنده
 کال گنده جونت گنده مادن گنده میان گنده مان گنده بلونت گنده ستاره خور دستار گنده
 قلعه مامولی گا و مامان گنده هباند گنده دیو گنده قلعه موکری مولان گنده اسپر گنده بطف گنده
 اوجب گنده پال گنده کلیان اود و ت گنده برده گنده و سال گنده بهو پال گنده ناسی گنده
 قلعه ناصری کومل گنده موند گنده تیب گنده کشان گنده رتن گنده بهر گنده نینگ گنده بی بی
 ویرال گنده منور گنده بهو دبر گنده کنگ گنده راجندر گنده راج و س گنده من سوین گنده قلعه
 گهوسا و سردی گنده برش چندر گنده جیون گنده دندن گنده چندان گنده بجا گنده رام سین گنده
 ستیا گنده بنگا گنده قلعه اچمل مل جادوگر گنده قلعه مادی ماین گنده متبر گنده کجی درک کور گنده
 سببت گنده بهار گنده سر و گنده قلعه تونیری قلعه کور و قلعه ملین قلعه مارلی دیا که گنده و کلاه
 کرن گنده قلعه و پاننا لا خور و جوهر و قلعه سو با سویر گنده ونگ گنده بچتر گنده سر و گنده کبیر

[illegible]

و تنگ بر دو بختور بادشاه رفتند زبان نفس لایسته کشادند و بیع از دشت گوی
 باقی نگذاشتند و تا که جان در قالب بود آتش از سبزه و معانی نشد سرداران سبها جی -
 بر این ماجرا خوف یافته با خود اتفاق کردند و برادر که پیش را در راهبری قایم مقام کرد
 شیوه و ترمز داده از سابق گزیدند چنانچه از تواریخ اسلامی دهم از جلد اول دشنای -
 ماثر آصفی پیرایه ایضاح می پوشد خلاصه کلام اینکه عالم گیر با رشا بعد قتل سبها جی در
 اواخر عمر خود از فدم مرید برآمده معانیت قرار داد این شد بلکه سر بعد از حصول
 ملکی در پویه پیغمبر سر دیسکی حصه مرید مقرر شود چنانچه احسن خان عرف میر ملنگ را
 با اسناد سر دیسکی نزد سرداران مرید فرستاد از آنجا که آنها را استدعای تفویض
 راجه ساهو به سبها جی که در قید عالم گیر بادشاه آمده بود و پادشاه نظر بصغر سن از
 قتلش گذشته به تربیت پرداخت و متصل خرگاه خاص در کشک داشت نمودند پادشاه
 شاه عالم را با استقبال خواستند بادشاه نظر بوسواس به عیدی آنها از ان اراده باز
 آمده میر ملنگ را پیش خود طلب داشت و فتح صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سر صد ده بود
 سر دیسکی از حصه رعایا بر مرید مقرر شده سند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کاش
 بخش در اثنای سحری بکهنه در یکصد رست و یک بر کاش بخش مظفر گشته معاودت بند
 نمود صوبه داری دکن بایر الامرا ذوالفقار خان مرحمت فرمود و او داؤد خان پنی را
 نیابت خود داده در دکن گذاشت داؤد خان با مرید موافقت تمام کرد و قرار داد
 که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سرکار بادشاهی باشد و چهارم حصه از مرید شود
 و پنجم حصه سر دیسکی از حصه رعایا که بالا مرگورشدا اما سند حواله نشده بود که صحبت
 محمد فرخ سیر بادشاه از سادات بار به یعنی عبداللہ خان و حسین علیخان که وزیر
 بخشی کل بودند برهم خورد و حسین علیخان بدکن آمد پادشاه در باب گوشمال حسین علیخان
 بسیار راجه که ذوالفقار خان و سادات خود از قید برآورده بر راج دکن و سرکردگی

مرثیه با قایم نموده بود متواتر نوشتن مشین علیخان این معنی را دریافته بتوسط محمد انور
 و شکرالاحی ملها بر بشرط عدم تاخت و تماراج ملک و عدم قطع ملوک و نگارباشتن پانزده هزار
 سوار در رکاب انظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهر ساند ما سنا و چو تهر و
 سه و یکمیشش صوبه دکن بهر خود با تنخواه کوکن و غیره ملکی که راج قدیمیش نامند
 حصار نمود و بالاجی بن بشنو ناتهر از برابره کوکنی و کیل سا به راجه را با اتفاق مشغول
 ملها رسد کرده جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گرفت و در اندک ایام بهر دورا بعد
 غزل محمد فرح سبیر و اجلاس رفیع الدرجات رخصت و کن داده قسین عالم علیخان نمون
 آدم بر احوال ساسا بهر راجه آن اقبال سندا لی همراه پدر با سیع آمده در حضور
 عالم گیر بادشاه آمد منظر نظر بادشاه گشت بادشاه نظر بکم عمری او از سرخرنیش گذشت
 بهت به تربیت او گذاشته متصل بارگاه عام در گلان باز فرود آورد و منصب بهت بهتری
 بهت بهتری سوار و خطاب راجه بهر فرزند فرموده دل به چند سبب التماس و ذوالفقار خان
 تقوی بخش گردید و در جهان نزدیکی انتقال بادشاه سردار آن بلند بخت برچار باش
 راج شسته سرداران مرثیه و اسلام را با خود گردیده ساخت و بر بیری عقل خدا در
 کار دیار ریاست خود به بهت کس که آنها را اشد پیر و مان یعنی بهشت وزیر گویند
 سپرده بفکر شد و بر سندان نشاند و پیش و انبساط ممکن گزیده و غایت اعلا
 سلطنت بر دوش کشیده فراغت تمام گزیده از آنجا که ستاره اقبال او در ترقی بود
 سموم انقلاب و اخلال سلطنت روز بروز دیدن گرفت اول حال عالم گیر بادشاه
 رخت لبرای خاموشان کشید و ثانیاً راجه بهراده محمد اعظم شاه با کر که سلطنت مارگان
 دولت از دکن سمت دارم خلالت و ملی ستانفت و با بهادر شاه برادر خود که از لاجور
 بقصد مقابله بهر سید در سواد جا جو ده گرو سپه اکبر آباد نبر و آراسته گشته گردید و ثانیاً
 بهادر شاه بتالیف امرای دکن قدم در دکن گذاشته کاتبش بهادر دوی خود را

که رونق افزای حیدرآباد بود و در سواد قلعه گول کند و جنگ کرده زخمی شده دستگیر کرد
 و در میان او ان سهند و سیکلی بشهر و طاسر صد ده رپی از حصه رعایا پادشاه مرحمت فرمود
 را بقا امیرالامرازد افشار خان که مرگی ساهو راجه بود و صوبدار دکن شسته داود خان پیشانی
 نائب گذاشت و داود خان را نظر سحر است رعایا و خود داری خاطر داری مرید مقدم شد
 تا آنکه احتمال بهادر شاه بدو نمود و بهرج مرج تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و
 وزیر بظاهر هیچ تفاض گسترده گردید چنین عیخان و در دکن آمد با داود خان جنگیده -
 ادر اگشت و با ساهو راجه موافقت بهر ساند سهند چهارم حصه محاصل ملکی سپرد و سیکلی بنی
 بهر خود تسلیم نمود و فوج از همراه گرفت موافقت و در نعلی موجب ترقی اقبال ساهو راجه
 شد و بظاهر جمعی تمام در انتظام ملک پرداخت چه خمس و خوار دکن از توجه عالم گیر باد شاه
 برنت و در رب آمده بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی نماند که خوار و در مل با
 راجه ساهو تملیک ملک از صاحبان فوج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر نفاق امیران ضمنت
 دانسته بفرایغ خاطر قدیم و پیش و کامرانی گذاشت و در هر برگه و در نائب مستقل یک
 سکا سدار که تحصیل زرچوبه کند و دوم سرو سیکه که در هر سوم آن وصول نماید مقرر کرد و اقرار
 خود را تاقیت تمام بخشید هر سوچی را بر ملک کرنا ملک و بزار نامور کرد و دامابی کایکوارا
 رفیق ساخته بگجرات فرستاد کانهوچی و رانوچی و سیتاجی هر سه برادران برادران هر سوچی
 در کلاک حاکم گشتند و هر سوچی را دیاجی نام فرزند شد و از و رگهوچی متولد گردید و او -
 چهار پسر یادگار گذاشت جانوچی سو داجی ساماجی میناجی اولین یعنی جانوچی بر حکومت
 برار جلوه گیرند امحاصل ساهو راجه آسوده حال فارغبال زندگانی با فخر ام رسانید و چند
 سخت زانی و حرام کار بود و هر جان جمیل از رعایا و سپاهی می شنید بزر روز و طلبیده -
 مباحثه نموده سر میداد اکثر اوقات بنهائیکه زن شکیل می یافت خود رفته و از نشان
 صنف حمله بد کرده شب با ساهو راجه و زن فریافت که سپاهی زن زیاده و در و از و

محال پیغام وصال فرستاد آئین عصمت سست شوی خود را ازین ماجرا اطلاع داد
 شوهرش اشارت کرد که بگر و حیل و رقی و مدار آنها در خانه طلب نماید و خود بشهرت سفر اسباب
 بر آورد و ده روزانه کوچ نمود و شب تنها بماند آمده متواری نشست تا آنکه ساجو راجه تنها بماند یک
 خدمتکار و دوسه جوان چون وقت شب موافق و عده بخانه سپاهی آمد و بساط سباحت بنا
 گسترید و جوانان را بر در و از بهیاضت قایم داشته خدمتکار را بطلب شراب و غیره ایستاد
 طلب فرستاد زن عفت تا ب موافق ایستاده شوهر ساجو راجه را از جا بکشد و توتی شراب
 بدوشش نموده شوهر را رها کرد و داند شوهر از کین گاه بد رجسته در و از خانه اندرون رفت
 ساخته دست و پا است آن محمود بر پیمان بسته جاستوئی بند کرد و پاس نمک منظور را
 قتل نکرد اما کفچه سرنگ را در مقعدش خلاصه در دهن زردی بانیله در کفچه انداخته چرخ
 افرخت و آنرا همان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت
 و مفقود الحبر گردید چون کید ازان بگمانیکه راجه مشغول عیش اند به فکر نگاهبانی آخر رساندند
 تا آنکه صبح شد و آفتاب طلعه نور که نگار ساخت چون دیر بسیار ملحوظ گردید و از راه
 اندرون آمدند و ساجو راجه را نیم جان گرفتار این حالت دیدند محقق در پاکی انداخته بخانه
 آوردند و در سرانح متربک این کشته شدند آخر از و نشانی یافتند و ساجو راجه از غیرت
 یا بالضم بصره کفچه در همان دوسه روز قضا کرد و رقی در اخلاص این امر کوشیده منزل
 رسانیدند تاریخ وفاتش در سال ۱۰۰۰ هجری یکم هزار و یکصد و شصت و سه هجری نوشته اند چون
 ساجو راجه لا ولد بود و رام راجه پسر راجه رام خلف سیو امی را بسرداری بر داشتند و
 در ستاره که دار الاماره مرثیه است مسند نشین ساخته بند و بست آنجا بقبضه خود آوردند
 چنانچه تا حال همان جا توالد و تناسل راجه های مذکور است و بر احوال تغیبی اولاد ایشان
 اطلاع نیست مگر نام توزکے باقی و کامیابی پر دبان برسم ظاهراً خلعت و غیره اینها مسلم
 چون انقضای دولت مرثیه از ساجو راجه شد و در دوسه سر و در مرثیه که بعد از او کسیراجی

بودند و بعد از آن دامن دولت آصفیه بدست آورده و نا حال اولاد آنها ذکرض از خانه
 دارند لقمه می آریم تا نام آنها نیز بر صفحہ روزگار بطریق احوال مرتب ثبت باشد **راجہ**
چندر سنگین جادو پدرش دیناجی جادو از سرداران معتبر تیرانی سنبها جی پیوسه
 بود همواره با فوج بسیار بتاخت و تاراج ملک می پرداخت بعد وفات ساسوراجه پوگر
 پادشاهی اختیار یافته بهالکی و غیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار
 نوکری میکرد و در تعلقه پنج محله که در جاگیرش بود سه کر و سه کشنا بالائی کو پیچ تعلقه مخفر
 ساخته پنجدر گده موسوم نموده آصفجا به مغفرت آب باس او بسیار میکردند میگویند دست
 باجی را و با نواب مغفرت آب بعد محاربه بمسالمت شد و طایفه قرار داد و خجاسته را بیط صلح -
 این هم بود که دیناجی جادو سخنانه اش با نواب قدح نمیدانید نواب براسه پذیرا کس این امر
 خود سخنانه دیناجی جادو تشریف برده انهار باجی را بر زبان آورده دیناجی گفت نام برده
 از دانا نوکران این کس بود و گویا اتفاق مکرده که سخنانه اش رفته باشم نواب فرمود
 تشریف بردن آفایان سخنانه لازم آن و کبریا موجب منت سعادتی نیست بلکه باعث افترا
 آبروی ملازمان خود است و ما این شیوه اکثر داریم و نوکران را می نوازیم اما سائل دیناجی
 جادو بر طبق فرمود نواب سخنانه باجی را در وقت باجی را و میار کرده پیاده باستقبال شناسنت
 کنج پالکی گرفته بهاندر ابر و تا دیر دست بسته پیش او استاده ماند خوشا حوصله باجی را و که
 بر خود غلط نشد و بیه تکیمن دیناجی جادو که تنزل گشت هرگاه نواب سخنانه باجی را و تفرقه
 ملاقات میرفت دیناجی جادو همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرغ برقیل منتظر
 قیام میداشت اماصل مشایخه بحری یک هزار و یکصد پنجاه و شش بھری پس از فوت او پسرش راجہ
 راجندر بجای او قرار یافته منصب هفت هزاره و خطاب به راجہ سر اعتبار برافراشت -
 اما از نادوستی در خانه او را و بیداد سپاه طلب خود بود و در طلب جنگ بنا بر بی رندی
 او اکثر محالاش ببطور آمد و باز تفرقه بحال شد گاهی نوکری میرسید و گاهی تغافل

میکرد در ایام ولی عهدی نظام الدوله آصفیاء که لشکر اسلام در ملک مرثیه در آمد نمود و
 هر روز ستیزه آویز بود با آنها در ساخته شجبه با جمعی برخاسته رخت چون تکلون مزاج بود
 و قیامت فیهی اصلا نداشت پیش آنها هم ساقط الا اعتبار گشته بعد چند س در دولت آباد محصور
 گردید و بواسطت برضی از اخبار بالائی یافته بعد صفح جرایم بدست گویان پیش نظام الدوله آصفیاء
 آمد و بجای منصب و جاگیر دستور سابق مورد عافیت شد چون آخر با از دو حکامت نامناسب
 سرزده اهلینان از میان رخت آصفیاء او را نظر بند فرموده و در قلعه گل کنده مجوس ساخت
 در اینجا در گذشت و دوسر از و باقی مانده بجاگیر قلیل از محلات ارانی خبر می بردند آنهم در گذشتند
 حالانام و نشان از آنها یافته نمی شود **راجه سلطان جی** از قوم مرثیه ملقب به بنابر
 بجای نایک سیره انگ پال که اذاعاظم زمینداران دکن است ابتدا بنوکر می راجه ساپو
 می پرداخت و بکشور می آورد و در عمل نظام الملک آصف جاه اتیاز برگرفته منصب
 بهفت هزار می و بتولاری سرکار پیشرو از بعضی محلات سرکار نفع آباد و دو نجبه بنیاد
 و پرگنه حویلی پاتهری صوبه خراسان بلند گردید با سه هزار سوار نوکر می میکرد و ساله که نواب
 مذکور بر حمت حق پیوست بفاصله چند ماه سال هزار و یکصد و شصت و یک بگری او هم فوت نمود
 پس از آن ناصر جنگ شهید در ایامی که عزیمت پهلوی می نمود و قریب سکنتش رسید بنهشت
 پسر او با فوج خوب برآمد در کنار لشکر اسلام خیمه زد ناصر جنگ مراعات سرداری او نموده
 اول برسم تعزیت بمنزل گاه او شتافت و بیافتن مطلب و خطاب ارانی و تقرر محلات پدر
 در جاگیر گلشن آرزو می او سرسبز شد و در عمل ملاطبت جنگ لفظ و میراج برنام او افزود
 در سنه بگری هزار و یکصد و هشتاد و کسر می رسیدی سر او شد پسر صغیر که از داماده بود
 جائی او سرداری چهره برافروخت اما چون پاسبی دیرینه در میان نبود و بدست محلات
 و رسیدن بنوکر می بیج صورت بدست نهاد بدین دو سال قلیله از جاگیر برد گذاشته فانی
 بقبضه در آمد چون پسر مذکور که بدست را و نام داشت قریب بنیاب رسید محلات دیگر از

بختاب جیونت ناموری اندر دخت و در جنگ پهلوی با فوین مزبور و بعد تر و دات شفا
 گردید اگر چه در انسیه قمر صد نامی مقتول شدن از بنام نامبرده هم افتاد سال نیز از کوه
 و بقا و دوشش بگری بدار عدم شتانت پسر کلاش را جیونت که آثار رشادت از چهره
 لایح بوده مدین حیات او در گذشت الحال پسر کوچش مباراد و در او رنهای پسر جیونت
 مزبور و بطریقی ارشاد بگیر او کامیاب گشته بنو کرسی سرکاری پره از در او رنهای پسر
 جوانی است خوششده و جوانمرد با بخت و دلش درین ایام که خزان سرداران قدیمی است
 آب نوری که دیگر دارد چون بتقریب تسوید این اوراق تحقیقات قوم بنبارا که رسد رسان
 بلاد و مساکر است اتفاق افتاد و نظریه سازگی یعنی اینجا میطر از یکدک خالی از معلومات نیست -
قوم بنبارا این گروه را در فرین است یکس را بهوگیا و ددین را بهرتیا گویند بهوگیا
 بخت پازا یعنی قسم دارد و بهر قسم صاحب گادان بسیار و این قوم در اتفاق گردی قادی
 رسانی بلاد و مساکر بهر سمت که قصد نماید بظنیر است و سوائے آنها کسی متکفل این امر
 نمی شود و بهر بقل سه دار نوح آمد و شد و فراسی گادان دارند و بهر فرج صاحب بلبل
 نشان و علم زبان اینها نیز صاحب سلاح می باشند و فرد و گاه وجود و باش اینها را
 مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه داری همراه دارند و شبانه در بادیه می و در
 آب و گاه دیده فرد می آیند و سواس از جانوران درنده و درین دوزند و گاه و اینها
 شیر ضایع نمیکند گویند از قوت سحر دبان شیر دافنی و دست دزد درین بند سازند بلکه
 زنگوله کردن گارے که مقدم گادان دیگری باشد از سحر تعبیه کنند که هر جا صدائے آن
 میرسد دبان موزیات بند میشود و در فریق دیگر که با سیم بهرتیه است اگر چه تمام شیوه مذکور
 دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پازا و غیره بجز ضلع مخصوص خود بلکه در دست نمی رودند -
 در نواح اورنگ آباد و پونه و غیره فریق بهرتیه سایر و دایر و از مالوا و کوکن و خاندیس و
 نواح دیگر غله رسان و فریق بهرتیه در صوبه حیدرآباد و ضلع ناگپور و دژاژ و کنار کشنا

نگا پرمی نماید نام سردار قوم بهوگیا هستگی جنگی است و نام سردار قوم بهر تیا لچین اگر
 اینها در سلف گذشته اند اما در ادلا د آنها هر که پیدا میشود تازه ساز تمام اجدا و خود است
 و شماره گادان اینها بر وقت تا لکوک میرسد و سازعت نیامین هر دو قوم بنا بر ضلع نورنگی
 بابرک مرحوم قومیت دست میدهند و عند الضرورت ستر یک بلشکر هم میشوند و جنگ می کنند
 چنانچه که نواب آصف جاه ثانی مقبل دبار در ورین و مرستنی مجله مغلوب گردیدند و مرستنی
 خواستند خود را تا نایل خاصه رسانند بخار با سست بهنلی سکاوان خود را که قریب پنجاه هزار گاد
 پریانار بود و پیش نایل خاصه کرده و عصاره مضبوط نمود و چپ قلش مردان بعل آورد
 که رسائی فوج مرستنی تا نایل نشد و نیامین هر دو فرقی شادی کتختائی میشود اما رسم که خدائی
 طرفه دارند که هر کس خواستش زوجه داشته باشد تن تنها در جوق فرقی هم چشم برود و خود
 خواستگار سے نماید آنها او را مانند جهان داشته بسر انجام شادی پرداخته و ادنی موافق تعلق
 داده و رخصت سازند بعد از آن او مختار است که در قوم خود رسیده ضیافت قوم کند اما
 صاحبان دختر شریک ادنی باشند و مادر پدر شوهر شادی فرزند خود نمی بیند زنمان هر دو
 قوم زیور سنگین از برنج در پا دوست دارند و جزوه حاج از پنجه تا نایل می پوشند بلکه دختر
 نو که خدا بگوشه سحر چند تا چو زه آدیزان سازند معنی لفظ بهوگیا موافق قیاس بدو وجه
 معلوم میشود یکی اینکه بهو معنی زمین است و گیا بمعنی کنده کردن یعنی تمام زمین را طے
 می کنند دوم اینکه بهو گیا لفظ مرکب بمعنی گرسنه است یعنی از گرسنگی جا هاییکه دو معنی
 بهر تیا اینکه بار کنده است احوال سطرے چند در احوال رفقای سیوایی بهو سله
 می طراز که سرداران قدیم این فریق در ابتدا دهنابی جاد و دستا جی کهور پڑه است
 که همواره فوج کشی بامیکه دند و بتاخت و تاراج ملک می پرداختند احوال اولین بالا
 ذکر یافت دومین را که ظلم سخت می افرخت پس از را ما پس سنبها گفته زوجه او که بنو کے
 پس خود رسال خود کار فرما بود دهنابی و غیره کشتند پسرش را نو کهور پڑه چند بیانات

بجائے پدر می پرداخت و از او هم نام و رتبه گرفت و دید اولاد و اقوام هر یکی در دکن موجود بود
 از سرداران مذکور دیهاریه اند که در ملک گجرات درآمد کرده اکثر صوبه مذکور را به تصرف
 آورده دیگر از سرداران رگبوجی بهوسله است که باراجه مذکور نسبت بهم قومی نیز دارند
 صوبه بڑا متعلق با بود و ملک دیوگنده و چاندانیر بدست آورده از راه گنگ بملک بکھار
 رفت و عیوض چوتبه آنجا صوبه ادریس گرفت بعد فوت او جانوجی پسر کلانش بجائے او
 چون فوت نمود چندے میان برادرانش نزاع بود آخر برموده جی بن رگبوجی مغر گشت
 و او سند قلع بنام پسر خود رگبوجی حاصل کرد دیگر از بهرامان او مرار را و کپور پڑه است
 که قلعہ دار سراد غیره محلات صوبه بجا پور بود و نامے بسر کر دگی برآورد قلعہ کیتی و غیره محلات
 بسیارے در تصرف داشت حیدر علی خان مطابق سنه هزار و صد و نودم در قلعہ مذکور محصور
 نموده دستگیر ساخت و در قید او بعد مغانه نهاد و سرداران جزا اندازده تخریر بیرون -
 مخفی نماند که از تاریخ مرثی تا احوال ساموراجه ترجمه نموده شد و بعد از آن و سقے چند شعر
 بر احوال سرداران که از اقامه سطور ربط مودتے داشتند و ملاقاتها بنیامین می شد تا اینجا
 از خود گذارش یافت حالانته احوال بنا بر تمیم کلام برسم احوال می نگاریم زیرا که کیفیت
 تفصیلی این گروه در تواریخ اسلامی مثل تاریخ خانیان و خزانه عامره و اثر اصفی که از تألیف
 محرر است بشروح و بسط تمام مندرج و بعضی سوانح که بعد اتمام کتاب مذکور بدیافت رسید
 نیز شمه بنوک قلم می آرم -

آغاز کیفیت مداخلت براهمه کوکنی در دولت مرهطه
 بهوسله و برکنار گذاشتن آنها را فقط بنام کوک

ناقلان صادق القول می آید که بالاجی بن بشتا تبه که ناشن در احوال ساموراجه ذکر کیا

اول حال در ملازمان و مہنہ جی جا و دہنہ پتی سخرط بود چون جوہر یاقوت و کاروانی داشت
 رشتہ سی ہجر ساندہ قدیم در سوال و جواب امور عظیمہ گذاشت و از طرف راجہ ساہو بے بیعت و کانت
 و خدمت امیرالامرا حسین علیخان پیوست و دقتیکہ امیرالامرا عالم علیخان برادرزادہ خود را
 بصوبہ باری دکن گذاشتہ حسب الطلب عبداللہ خان قصد شاہجہان آباد و مکر و بالاجی مذکور
 بسر کردگی پنجاہ ہزار سوار متعینہ بھراسی امیرالامرا گزیدہ باجی را و پسرش کہ بلند طالع -
 صاحب اقبال بود اکثر سہراہ دہنہ جی جا و دہنہ رسا سوار راجہ آمد و شد میداشت و مورد
 خطابات و معذرت و دات میگردد. درین ایام افواج متعینہ شاہجہان آباد کہ بسر کردگی
 بالاجی دہندہ بود باتفاق سکرچی لہار کہ از پیشکامہ امیرالامرا صاحب اختیار دکن شدہ
 مراجعت بدکن نمودہ تعین عالم علیخان گردید عالم علیخان را غیر از نام نماند و حکم حکم بالاجی
 بشناہدہ و شکرچی لہار شد تا آنکہ صوبہ باری مالوہ از پیشکامہ فرودس آرام گاہ محمد علی
 بگو دہر بہادر کہ از قوم ناگیر بود مقرر گشت و او در سنہ یکہزار و یکصد و سی و نہ ہجری آمدہ و
 گردید راجہ ساہو باجی را و راجہ سہراہ دادہ ہالوہ فرستاد و او برگردید بہا و نظر گردید
 گردید بہا در جنگ کردہ مقتول شد باجی را و سالم و خاتم خود را پیش راجہ ساہو راند چون
 از و درین فہم تر دسے شایستہ بظہور رسیدہ بود و مشمول عواطف باچہ گشت درین اشار
 سہری پت نامی سر کردہ ہشت کس پردہان وفات یافت راجہ ساہو باجی را و را اہل
 دیدہ خدمت سہری پت متوفی با و فرمود و بعنایت سکہ کنار سرفرازی بخشیدہ بمصب پنوا
 و ہر شکرچی لہار پردہان نواخت چون او از قوم براہمہ کوکئی بود و درجن را و زبان ہند
 پنڈت گویند بہ پنڈت پردہان شہرت گرفت سکہ کنار عبارت است از یکہ ہر وزارت را
 در کیسہ پارچہ داشتہ برگوشہ رمال سبتہ بر کنار گذارند و کہے را کہ سرفراز میفرمایند
 عنایت میکند تا بجلت قلم دان وزارت باشد اہم حاصل باجی را و بر این خدمت عظمی
 سرفراز گشتہ کلاہ گوشہ انتمار بفلک رساند و باجی برادر خود را و نیز بدہر امارت رسید

ہر دو برادر در تمام ممالک بجان کوشیدند و در انفتاح تلچات و رفت و روپ
 خاشاک غمت و فساد و اجارت و جلالت دادند انا بنجا کہ نیز اقبال براوج پو
 سر جا کہ روحی آوردند فتح و دولت استقبال می نمود و بجز نیکنامی و خداین حاصل
 نمی شد۔ باجی را و دکن را از مقصد پاک ساختہ و بانتظام و اقلی پرواختہ باہشتاد
 ہزار سوار و توپخانہ آتشبار و پیادہ ہائے بیشتر با اتفاق چاہی برادر جانب ہند و ستان
 رخت کشید اول تولج او جین را دستخوش غارت نمود و ہر صوبہ مالو امصرف گشتہ
 از پیشگاہ خلافت مظفر خان بہادر برادر امیر الامر اصمصام الدولہ مامور بمقابلہ و تنبیہ او
 شدہ تا بسر و پنج رسید۔ باجی را و مصلحت در جنگ ندیدہ عطف عنان جانب دکن
 نمود و باز در سال یکہزار و یکصد و چہل و ہفت ہجری قاصد ہند و ستان گشت
 قمر الدین خان وزیر امیر الامر از حضور بادشاہ بتادیب او تعیین گشتہ سی کروہ
 مفاصلہ فیما بین گذشتہ در ملک مالو اور آمدند۔ باجی را و نیز بمقابلہ ہر دو امیر کبیر
 نو و جوق کردیکہ را بسر داری پیلہا جی جادو بمقابلہ وزیر الممالک فرستاد سہ چہار بار
 جنگ واقع شد و جوق و دیگر را بسر داری ہو لکر در مقابلہ امیر الامر گماشت۔ امیر الامر
 بر زخم اعتماد الدولہ طرح صلح انداخت و بعد صلح ہر دو امیر عالیشان معاودت
 دخل دار الخلافت شدند و بعد یکسال امیر الامر موافق درخواست راجہ بنگہ سوا
 سند صوبہ واری مالوہ و گجرات از پیشگاہ بادشاہ بنام باجی را و فرستادہ مرہون
 احسان خود ساخت۔ باجی را و از ہند و بست صوبہ ہائے مذکور مغرور غ شہد
 بعد تاراجی راجہ ہند اور پیلہا جی را حکم کرد کہ در اتر بیڈ کہ ملکیت ما بین گنگ
 جمنافتر شورش اندازد و از دریائے جمنہ گذشتہ با برہان الملک کہ متصل
 اکبر آباد نجیم دارو آو بزد۔ چون فریقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست
 بر لشکر مرہٹہ افتاد و پیلہا جی گر نیختہ بمالت تباہ باجی را و پیوست باجی را و

در ششم آمده بگو چه پاهای متواتر بر رسم یثغار در شبانه روز می مسافت هفتاد کرده
 طے کرد و میل کانه که هفت کرده قبیلی مجتمع بود بتاراج آورد. قریب بود که بر ساکن
 شهر دست اندازد بارے اُمرای بادشاهی توفیق مدافعت یافت که چون جنگ
 نواختند و بنبرد مردانه گرفتند و دوسه هزار آدم بیکار رقص بسل نمودند. باجی را
 عثمان معاودت همان زمان تافت و از روستائے هند کهرس را که مغلوب دید
 بار اطاعت و مالگزاری بصیغه چوتنه دہی برگردنش گزاشت بعد از آنکه آبادی پونہ
 بغر وجود باجی را و زینت بخش جهان شد. ایلچیان راجہ چنگہ سوای والی جے پور
 پیش باجی را و رسیده طالب معاونت گشتند و او اے مبلغ وجه نعلبندی که
 عبارت از خرچ روزمره سپاہ باشد بر ذمه خود تسبیل کردند. بنا بران باجی را و
 کہ بمیزیت پیشوا مخاطب شده بود را نوجی سیندیہہ را کہ خاک برداشته او بود
 مع ملہار را و ہولکرو اوداجی پنوار بغوجی شایستہ و جہار ما ذون ساخت و آہنا با
 در ملک راجپوتہ رسیده رسم امداد بمیل آوردند. ہمین کہ خرخش راجہ بخت سنگ
 را مقرر کہ مصدر اینہم شورش و فساد شدہ رفع گشت و بجا رفتند برخاستہ نشو
 سپاہ دکن قصد مراجعت داشت کہ ستر سال مرزبان چہتر پور کہ دران سال متجہ خا
 نبکش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شدہ در استیصال می کوشید بلقی
 گردید. فوج دکن بجا یکی تمام متوجہ آن سمت شد و بوضع محمولی خود از بند کرد
 رسد شکریان و تاخت و تالچ خانم زکور را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گرفتند
 کہ آن سردار عمدہ سرکن پیکر عثمان معاودت بدبار خود پیچید. راجہ سرداران فوج
 را بمیلے گرانند دادہ شاد کام مرض کرد. چون آہنا پیش باجی را و رسید
 باجی را و در حلدوے این تردرات نہولکرو را اندوز و را نوجی را او جین داد. دین
 اثنا خبر رسید کہ نواب نظام الملک آصفجاہ از پیشگاہ خلافت سند صوبہ دارمی

حاصل کرده میرسد بنا برین بابی را و از مقر خود کوچیده بر بھوپال علم زد و در آنجا تلافی
میسکرین روداد سرگرم جنگ و جدال بودند و بهیو و گیسو نشده بود که بهنگامه آمد آند شاه
در میندوستان گرم گردید. نواب باباجی را و مصالح نمود و ناصر جنگ خلف خود را در
اورنگ آباد نائب گذاشته خود بجناح استیصال جانب شایه جهان آباد شتافت
باباجی را و بعد رفع محبله نادر شاه پله اسلام ضعیف دیده بان ناصر جنگ آویزش بنیاد نهاد
و بحیثیت پنجاه هزار سوار چهار دژ ظاهر بلبله اورنگ آباد سیاحت نمود ناصر جنگ با ده هزار
سوار مقابل شد و تانی الهی در جنگ غالب آمده اراده تاخت پونہ کرد لا علاج
باباجی را و بصلح پرداخته ملاقات و سے آمد و سرکار ہندوئیہ جاگیر یافت بمالوہ
راہی گشت و در سال یکہزار و یکصد و پنجاه و سوم ہجری برکنار نرید از خلیق بحر فشت
بالاجی را و ولد بزرگش کہ نانا لقب داشت مسند نشین ایالت پدر گردید -

سلطہ بالاجی او سپہر بجی را و ابن بالاجی بن بشنا تھ مذکور

چون منصب پنڈت پردہانی بعد انتقال پدر سیالاجی را و قرار یافت و از پیشگاه راجہ
سابو بھٹلے رخصت پیشوا سی معزز و مباہی شد چہاجی عم خود را بدستور و امین
جد و آبا مسلم داشتہ قوانین راج رازیب و زمین بخشید و در رضائے خلق
و امنیت و آسودگی خلایق کوشیدہ قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکہ
آصفجاہ از حضور رسیدہ رونق افزائے برہانپور بود شرف ملازمت میافتم
رخصت مالوہ گرفت و آصفجاہ راتق و خلیق صدیجات دکن گشت و تا ایام حیات
نواب موصوف کہ ہشت سال بود از راجہ سابو نقشہ جنگ و صلح کبہار مرمر زمانہ
و بعد وفات نواب پسرش ناصر جنگ قریب دو نیم سال مصالح بحال داشتہ تا
چون ناصر جنگ جانب آرکاٹ شہ سپہ شد و راجہ سابو ہم در بہان سنہ یکہزار

بکصد و شصت و سه هجری رو بکشم عدم نهاد نظر بریکه او را فرزند نبود و ارکانان
 دولت راجه رام رستمی که بالا ذکر یافت جانشین ساخته چون نصیبه کامل و
 بهره وانی از ریاست و سرداری نداشت سرانجام تمامی جهام و انجلت مراحم
 طبقه انام را در قبضه امرای عظام گذاشته خود را و جو و مصل پنداشت و برین
 متقدمه بالاجی را و بیشتر از پیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و آنچه بود و بالاشد بمنزله
 و رسائی فهم و فراست و داناتی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره براسه بود و باش
 راجه که خیر از نام و بسیر بر دین اختیار نداشت بمقرر شد و پونه را که از انجا سه منزل واقع
 است مستقر دولت خود بنویز کرد و در ایامهای خاتم انجاه بعد شهادت نواب شهبه
 دیده بر او رنگ آباد اشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیہ پیشکش
 گرفت و برگشت از سو انج سال یک هزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنست که چون
 از اقطاعات هندوستان در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفه رنگ بر سر احمد خان
 و غیره لشکر کشی نمود و نوا بر جنگ و جدل با هر گز مشتعل گردید افغانان با وصف جمعیت
 قلیل دست از جان شسته تیغ و دودستی زدند و در اول محاربه غالب آمده اگر چه نزل را
 نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان کشند
 اما در جنگ دوم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود تمایله کرد شکست و دست خور و از رو
 این صورت وزیر تدبیر کرد که فوج از دکن طلبیده و از روزگار این مردم باید بر
 چنانچه راجه بکمال کتور و راجه پهمی نراین و کلاسی خود را فرستاد بالاجی را و جی آپا بسیر
 را و جی مسیحیه را بطلعه زری چکه که مرتبه عالی است معز زنده مع مله
 سپه لکرو افواج وافر حضرت ساخت سران مذکور قطع مراحل وسطی منازل و از
 در جنگ ملاقی شدند و سی و پنجاه روپیہ پو میه سرداران مذکور مقرر گردید و اما
 و کنیایان از دریاسے جمنای عبور کرده شولتان افغان را که از طرف احمد خان فوج

کول جالبیسر بود ناگه سائے ریخت نموده پیرمیت دادند و بسیاری قوم اقاغنه را شربت
 و دستگیر ساخته غنا بهم فراوان بدست آوردند و تمام ملک را تاخذت و تاراج نموده
 اموال لکوک گرفتند و تا فرخ آباد و میو و غیره پایمال سمند حوادث و نکال نمودند
 بعد ازان هر چپ با اتفاق وزیر و سوارجل جات و فحاشات محاربات و حقیقتاً
 مردانه کردند به هم احمد خان و سعد الله خان و غمبیره بجای خود دم از مساجد
 زده و شتیه آمدند و در امور جنگ قصور نکردند لیکن آخر کار جماعه اقاغنه از شربت
 اعدا طاقت مقاومت در خود نیافته شکست فاحش خوردند و در کوه کمایان خزید
 محصور شدند و بدینست که بر اسباب جنگ مخالفت آب و هوا و نبودن سرانجامه
 هزار بار میم راه عدم گرفتند چون عرصه جنگ بدر از می انجامید و میر
 موس برسات ملک اقاغنه بطور جهاولی گذرانید و زیر سرداران دکن را
 در جلده سائے اینهمه دست کشی با و جانفشانیها ملکلی از حدود کویل و جالبیسر و میو و
 فرخ آباد و کوه جهان آباد محنت ساخت احمد خان چار و ناچار تن به متابعت
 پوسیدگی آبا و هو اکبر بمصالحت پروا نداشت وزیر الممالک فرخ آباد و میو و غیره
 ملک شانزده لک روپیہ یا تحریک و انجمن قبول کرده باقی را بصیغه مالگزار می
 سبرد و نعل بندی ازان بمرتبته مقرر نموده معاودت بصوبه خود کرد و بعد ازان
 در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و بالاجی را و جمعی کثیر فراهم نموده بعزم پیکار و رایت
 اورنگ آباد رسید آصفجاه ثانی ادا م الله اقباله که حالادر دکن رونق افزا انداخته
 آمده باسی کر و به از جائے خود پیشتر رفت آخر الامر ملک بست و هفت لک روپیہ
 بطریق جاگیر تواضع نموده صلح کرد گویند دران آدان را مورسم امرا یان مهندوستان
 از زمین و خجاست طینت چنان مقرر شده بود که هرگاه همی صعب در پیش می آمد یا
 مشکله واقع می شد از نبودن حوصله و عزم سرانجام بهام مشکل خود را بپایان
 می برد

بمیدانستند و اقرار بجلب و مردانگی سرداران دکن نموده التجامی آوردند و رونق
 کار خود باستمداد آنها می جستند چنانچه عماد الملک غازی الدینخان بنیره آصفجاه
 مرحوم بنابر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگناتھ را و برادر اعیانی بالاجی را و
 و ملہار را و ہولکر را و شالیمیر و کیکڑار و یکھد و ہنگاد و یک بہالغہ و بلنغ بہالغ طلب
 داشتہ دور شاہجان آباد را فرو گرفت و عالمگیر ثانی و نجیب الدوله در قلعہ
 محصور شدند۔ چنانچہ یکماہ و پانزدہ روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملہار را
 واسطہ صلح گشتہ نجیب الدولہ را کہ ازورشوت خوبے یافتہ بود بجزرت و آبرو تمانج
 اسباب و اثیاسے او از قلعہ بر آورده نزد یک خیمہ خود فرود آورد و صبح آن
 وغیرہ ملک متعلقہ اش کہ آنروزے جناب بود رخصت نمود بعد ازان عماد الملک با پادشا
 آنچه کرد بر کتابہ روزگار ثبت است۔ چون سداشیور او عرف بہاؤ و عم زادہ
 بالاجی را و سلطنت ہند را ذیل دید متلعہ امجدنگر بکریا زش و ساشنگی قلعہ دار
 باوشاہی در قبضہ تصرف خود آورد و بالواب صلابت جنگ و آصفجاه ثانی نیز وہا
 نمودہ ملک شصت لک روپیہ برسم جاگیر از قبیل پرگنات اورنگ آباد و صو
 ہیدر و بیجاپور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجاپور در قبضہ تصرف خود آورد
 و قدر قلیلیہ کہ در تصرف لواب ہائے مذکور بسرائیت ضابطہ چوتہہ آنها ماند این
 احوال در خزانہ عامرہ و تاریخ ماثر اقصیٰ بتفصیل مرقوم است۔

فوج کشی عماد الملک با تفاق ہولکر و جمی اپاجا ملک جاٹ

بنابر ربط سخن سطرے چند تعلیم می آید کہ چون عماد الملک غازی الدینخان افواج
 مرہٹہ یعنی جمی اپارا از ناگور و ملہار را و از مالوہ برائے انتظام سلطنت ہند طلبہ
 خواست کہ اول ہم سورجل جاٹ کہ باستظہار گڈہ ہائے محکم و مکا ہنہائے

استوار باد نخت و پندار در سردار و فیصل دهد با وصف بودن استوایی کیش و
 جم غفیر و پندارهای مذکوره را طلب نموده آنها را بر کاب عزیمت نهادند و از
 در اجهل سر راه باج و خراج خاطر خواه گرفت بجهت تمام فائز منزل مقصود شدند
 عماد الملک دوسه کوچ از شاه جهان آباد نموده انتظار می کشید رسیدن آن فوج
 دریا موج مساعدت وقت دانسته خوشدل گردید - سرداران را پیشوا فرستاد
 و هنگام ملاقات از فیصل اسب و کشتی های پارچه پوشاکی و غنائی جوهر انچه شایسته
 ولایت باشد برسم قاضی در پیش نهاد - آخر الامر بصلاح و مشوره با هم عزم مشترک
 نمودند و بتاخت و خرابی های ملک جاٹ پرداختند - سو رحل که در اصل قتل
 مقابل شدن افولج گران که از کران تا کران دائر و سائر بود در میدان نداشت
 مقدور وصف کشتی نیافتند در کینر که یکجای اذگلده های جاٹ مذکور است
 خزید و پناه به چار دیوار آن حصار برده هنگامه آرای جنگ توپ و تفنگ گردید
 از دود باروت آسمان و زمین تیره و تاریک بود و صدای توپ سامعه رعد را
 کروناشنوا می نمود - دلاوران نصرت مند بترتیب مورچال پرداخته گله را
 مرکز و ارا حاطه نمودند و هر روز مراتب دلیری و دست برد با بوقوع می آوردند -
 معینان و زبانی پانک فی الجمله خداترس بود بمقتضای رافت جلی در قلوب
 به ملهار را و هو لکن گفت که فی الحقیقت ما را از خراج و استیصال جاٹ ^{مطلبه} هیچ
 نیست و از بر باد شدن اینان مدعا متصور نیست چه ضرور که سپاهیان خود را
 بکشتن ذمیم و عث عث نشانه توپ و تفنگ سازیم مناسب آنست که طرفین را
 راضی نمود و بساطت خود طرح صلح اندازیم - ملهار او محض بجهالت و خود پندی
 از اقبال اینخرف سر باز زد و مطلق پسند نکرد حتی که صحبت یکدیگر منع
 بنا خوشی گشت و غباری بر دامان خاطر بانشت - فاما حق تعالی هو لکن را

بنوید پسند می فی القور و ادیغنی فرزند رشیدش کهچند وجی نام در بهان معرکه
 ضرب گو که کشته افتاد. ماها را و چه از غم پ. روجه از اندامت نشیندن سخن
 صلاح منه بهیر بهنگاه و لشکر خود کج نموده آن روسته جتنا رفت و حسب الایما
 عباد الملک ار. روسته حضرت خدیو گیهان احمد شاه بادشاه را که متصل سکندره
 ر. بنی افزا بود بخارت آور و بعد از آن جی ایا در میان آمده انفصال معامله از جات
 نموده وزیر خطیر کار سازی یافت. عباد الملک عازم شاه جهان آباد شد. وجی ایا
 رخ عزیمت سمت نارنول کرد چون آنجا رفت قمار گرفت در ملک ما و از قمار
 رام سنگ و بجهنگ گدوفساد و شورش برخاست. رام سنگه خود را بیدخل دیده
 معتمدان را بحضور سریمیت پیشوای یعنی بالاجی را و فرستاده ملحق استعانت
 شد و درخواست کمک و مدد کرد. بالاجی را وجی آبا را که مراتب کار دانی و عیانت
 و جانفشانی اوفیقین خاطر شده بود همه وجوه مالک و مختار فرموده بنا بر معات
 رام سنگه و هم براس تحصیل زر چو ته که را بهای آن ضلع در اداسه ان تبال
 داشتند نوشته فرستاد جی ایا با سپاه فراوان کوچیده بتاخت و تاراج ملک
 راجپوتیه پرداخت و آبادیها را بفرستجهها بشعله غضب سوخت و ناره دود آه
 در کانون سپند بر ذمی جیات افروخت. هر چند راجپوتان در متعاک جانستانی
 ثابت قدم بوده جابر گزینتن بر خود روانی نمودند و در داو جان عزیز بیج
 تمیز نمی که دند. لیکن از دوا دوی مردم و کهنی که جنگ درگیر دارند و مانند برقی
 بجایا قرار نمیگیرند نهایت عاجز و حیران شده در ناگور وجود بهپور که مستقیماً
 ریاست راجه بجهنگ بود مجتمع گشتند و مرپه با از هر چهار طرف بجا صه پڑا
 خلقه را در شکنج اذیت کشیدند حتی که از بند شدن رسد قافیه تنگ
 شد که غله نرغ جان شیرین بهمرسانید و گاه در بهنگاه میسر نمی شد.

فرد - مردم چه بشهر در خریدند - از قحط و وبا بجان رسیدند چون
 عرصه بیکمال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خود نشست گفت
 که ای وای از راجه پوتان کسی نیست و مانند که بانصرام این هم بر دزد و کاذب
 تمام سازد - ادش نیندن این سخن جانا جاٹ و بهنابی را که گرگ کینه بودند
 عرق شجاعت بجرکت آمد و از بس تهور بر زبان آوردند که اگر مارا حکم شود
 سرگرم جان نثاری شویم - راجه کمال محفوظ شد و بطلای جاگیر وقت
 خوش نموده فرمان داد - تا میرده رخصت شده بتقریب سوال و جواب
 معاملات بدربارجی آفاقتند و بتقریر سرپا ترویر پیش آمده هنگامه چربانی
 دریم ساختند - از آنجا که اراده آنها نود نگر بود و از دل تا زبان بیکرو
 داشتند - عرض کردند که مارا سخنی در خلوت گفتنی است بی آبا ساده لوح
 شجاع و خور زور بود و چون رویه اهل دکن برهنه تن بی چوکی نشسته سخن
 می نمود بملازمان خود تقید کرد که همه دور شوند و کسی گرد و پیش و نزدیک
 بماند - هرگاه عرصه از مردم اعتمادی خالی شد و غیر از آبا و این شوخص
 دیگر نماند حرفی در گوش گفتند که بچی سنگه را هم دادن قدری ملک
 حضور منظور است یا نه آبا گفت که در حق موکل شما مین اولی است
 که اولاً تمام ملک را بگذار و بعد از آن از رام سنگه گفتی هر قدر ملکی که
 که پدرش در تصرف داشت خواهی دیا نمید و کلاسه مذکور دین مذکور است
 آبا را غافل کرده جده را که بر آوردند و از هر دو طرف زخمهاست - به هم زدند
 حتی که دوسه ضربت کار بچو جوان قوی بازو را آخزا کردند - دین چنین
 ملازمان آبا بچو آورده یکی را از هم گذرا خند و دو بچو صحیح و سالم بجماعت
 همراهی خود که قریب پانصد کس راجه پوت بر دیوڑهی حاضر بودند و تشریف

جنگ کنان در ناگور رسید و در حضور راجہ سلام کرد۔ راجہ پوچھو تو از دش
 در آغوش گرفتہ با تمام خلعت و نقد زیادہ از حوصلہ اش سرفراز فرمود۔
 بنا بر قارت برون و بر آوردن مورچال مرہٹہ حکم نمود۔ مرہٹہ ازین واردات
 نامرغوب سخت سراسیمہ و مغلوب شدہ از مکان نگر و دگاہ کوچ نمودند
 و تباہوت دہ پانزدہ کروہ خمیہ زدند بسیارے رامال و منال و پال و پرتل
 لغارت رفت۔ بہر حال بمقتضای وقت یک گونہ دار و مدار نمودہ معاودت
 بدکن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجہ بچھب سنگت
 مصالحت ارباب صلاح صوبہ اجسیر و غیرہ با چند محال علیحدہ کردہ ہر اسم سنگ
 داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنہم ملک از بے حوصلگی رام سنگت
 در تصرف نماندہ بقبضہ مرہٹہ در غنہا بے جی اپارفت۔ بالاجی را و از اطلاع
 این خبر خیلہ مغموم و ملول شدہ بصبر برداشت و جنگو جی پسرش را از ماتم بدر
 بر آوردہ مراسم دلجوی و مراسم تقدیم رسانیدہ و از شرط و از اش بتغویض منصب
 جاگیر بدر سرفراز گردانید۔ چون جنگو جی فہم رسا و فراست بلند و تہور ذاتی
 داشت و لمعہ سرداری از جنیش می درخشید۔ در سرکار پیشوا ترقی کرد۔
 بالاجی را و او را رئیس سرکردہ فوج عمدہ مقرر نمود و مقدمات عظیمہ ہندوستان
 و قبضہ اقتدارش داد و بعد چندے نری پتیکہ بخشیدہ ببطاسے جاگیر
 قدیمہ و خلعت صوبہ داری او جین بدستور جد و پدر معزز و مہا ہی فرمودہ برا
 دلجوی آن شیر بیشہ جرات و جوانمردی صوبہ اجمیر را اضافہ بیان کرد۔
 چنانچہ دتاجی پٹیل عمومی حقیقی اورا و ساماجی پٹیل را کہ از اتہا بے او بود
 ہر ہاش دادہ افواج جوار و توپخانہ آتشبار و خزانہ بشمار مرض ساخت
 مادہ و راؤ سیندبہ مع جنگو جی برادر حقیقی خود بسبب اعتبارے کہ داشت

مانند خود در حضور تزار و او مشا را الیه بهزم راسخ و قصد عالی بگو چپای بلبل
 و یک شمشیر و یک سوار و هفتاد و دو دویجری داخل هندوستان شد و بعد فراغ از
 بند و بست ملک قدیم با استعداب عماد الملک خواست که اولاً ملک رو به پیله گرفته
 قدم جابت در حدود شجاع الدوله هند پس باین داعیه از جینا گدشته عازم
 استیصال نجیب الدوله گردید که مقدور مصاف در میدان نداشت در سکر تال
 محصور شد و شست و چهار ماه پرسیات رینش گوله و بان مانند برق دمان و ابر باران
 از طرفین در میان ماند چون مرسته را معلوم شد که نجیب الدوله باتفاق سردار
 دو بهیله مثل حافظ رحمت الله و سعد الله خان از شجاع الدوله پیغام ملک شد
 از خیمت گویند پیژدت را با جمیعت هشت هزار سوار و پیاده از ملک گذرانید او
 تمامی چاند پور و امر و به و غیره ملک توابع رو به پیله را سوخته غارت نمود و رؤسا
 رو به پیله از جنگ گریخته در دامن کوه کمایون رفتند شجاع الدوله بجز و آگاهی
 چون موسم شباب زود و شتاب پا در رکاب گذاشته توابع خود را فرمان
 داد که هر طرف روسی مرسته پابند مانند سوار بکوبند و نگذارند که احاطه جان
 سلامت برد تا آنکه هر دو گوسالین عده جمیعت را طرف فرودگاه آنها و میرزا
 بنف خان را با پنجهزار سوار و میر باقر را با چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنبیه
 تخریب مرسته ها تعین ساخت - گویند پیژدت بعد آویزش و پیکار از راه
 که آمده بود سر کن بر کن برگشته رفت و بسیاری از گریختگان در دریای
 لقمه نهنگ اجل گشتند شجاع الدوله منظر و منظور از چاند پور تدبیر کوچ پیشتر
 و افغانه نهر از کوه بر آمده پیوستند و نزدیک شکر تال رسیده نجیب خان
 از ورطه بلا که از عدم رسمی غلات و دیگر وجو هات بحالت سکر ات مبتلا بود نجات
 دادند و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلح ندیدند جنگجوی نیز به سبب

آمد ابدالی قبول کرد و بندوبست سمت لاهور و تدابیر بند کردن رخنه
 حریف هر روز منظور داشت درین اثنا رنگهات را و شمشیر بهادر و مله هار
 به لکرماسرواران دیگر از دکن رسیده در ظاهر شاه جهان آباد دیر زودند و
 منظر امر غریب شدند که آدینه بیگهان صوبه دار لاهور که در آن روزها بسبب
 وایمه ابدالی و عدم اطمینان از جهانخان اداریاست پہلو تپی کرده بکوهستان
 لکھی جنگل بسر اوقات می نمود طلب کرد آنها عازم گشتند نخست با عبدالصمد خان
 عالم سر مشد مقابلہ دست داد و بعد مقابلہ و مقاتلہ بگیر افتاد مرہٹہ در دست
 رسیده بداد دہی مظلومان و غور سی بیچارگان و استمالت رعایا و ترجیلہ جاکو
 سکتہ انجا پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نہضت پیشتر اقراخت ابدالیان
 کہ جا بجا در نہا نجات سکونت داشتند اندک زد و خور و کرده راه انتشار و قرار
 سپردند مرہٹہ با ازین فتوحات بلغ باغ شدند و از بس شادی دیرین
 منجید تدخو استند کہ خود را بلا توقف تحریف در زنند و خطہ لاهور را از وجود پاک
 پاک سازند بنا بران بارادہ ستیز جلوریز شتافتہ روپ لاهور نمودند -
 تیمور شاہ و جهانخان کہ در لاهور قیام داشتند با سماع غلبہ فوج جنوبی
 برگشتہ آمدن ابدالیان خائف و ہراسان بدون ہر دعتان تافتہ متوجہ
 ولایت شدند -

۵

ازین مینتن و آمدن عار نیست کہ بچہ زودند سحر ذخار نیست
 مرہٹہ بار از استماع این حرکت دلیر تر گشتہ قدم پیش گذاشتند تا دریا
 بہلم تعاقب نموده برگشتند غنیمت بسیار بدست مرہٹہ افتاد و قوم کہ
 در آن زمان چندان کثرت نداشتند نیز کم موافقت لبند - الحاصل
 چون اہم بارش قریب بود جنوبیان یعنی مرہٹہ با صوبہ لاهور را حوالہ

آدینه بیگمان نموده هفتاد و پنج لک روپیه بطریق پیشکش و سالیانه پنجم
خانم کور مقبره ساخت از آنجا معاودت کردند. رگه ناتج را و شمشیر بها
راهی دکن گردیدند و جنگجوی مع ذابا پشیل و غیره رفقا سے خود عازم تخمین ملک
راجا به اسمی گیر گشته لواحق دہلی اقامت گزیدند. قنند را در همان سال
آدینه بیگمان از مرض الموت در گذشت جنگجوی سباباچی پشیل را صوبہ دار لاہور
نموده مرض ساخت و فوج داری سریندر بیدی بیگمان کہ از ہم اہلیان آدینہ
بیگمان بود و حکومت دو آبیہ بزن خان متوفی تہ سراریافت سباباچی تا دوریکا
الک بند و بست نمود اما نجیب الدولہ و تہانی جماعت افغان از استیلا
مریضہ عاجز آمدہ استعاضہ پیش احمد شاہ ابدالی بردند و طرائف توامرو توالی
مشہر بر انواع عبارت آراسے و عجز ملک ارسال نموده پتا بر شراف آوردن
ہندوستان براسے جہا ترغیب و تحریص کردند۔

آدن احمد شاہ ابدالی جابہنہ و سلا و قتل ساندن تاج پیل

ساباچی او گرنہن جنگجوی سیندو و ہماچی ملکہ

اگرچہ مذکور و رود احمد شاہ ابدالی بر ہندوستان در خزانہ عامرہ و مباشرت
بتفصیل و مبسوط مندرج است اما درینجا بر بعضی معلومات تازہ کہ در آن وقت
نبود سر رشته سخن تا انتہای تمام عرصہ زندگانی بالاجی را و بطریق اجمال و منہ
ضرور افتاد مخفی نہاند کہ ہر چند احمد شاہ ابدالی را از روز برگشتہ رفتن تیم شاہ
مخلور خاطر بود کہ فوجے از تہرلباشان خونخوار و غازیان ظفر شعار فراہم
قصد ہندوستان فرماید اما موافقت یکے از رئیسان اینخود را از خدا

میخواست درین اثنا نوشتجات نجیب الدوله بهم مشعر بر انواع تقطیع و چگونگی
 و عجز بانی رسید. این راضی تائیدات آسمانی. البته عزم جزم کرده و
 بنست و چهار دسته که دوازده هزار سوار را یکدسته نامند در کاب تلفر نشا
 گرفت و علاوه این شمارتیمان چه توان کرد که یک یک مغل چهار چهار پنج پنج کس
 جوان قوی پیکل و لشکر و شایل و ازیراق و اسباب بصورت خود مقابل همراه
 داشت و این گروه از همه سبقت کرده اعدا را از رزم آمار و غارت نماه
 عاجز می سازند بالجله شاه با فرج قاهره از دریای آنک کوچ کرد و اکث
 طها نجات مرسته را قتل آورد. صدیق بیگنان گریخت کتاره گزیده جنگجوی
 دتا پیل باستمع از خبر دست از مصالحه شجاع الدوله و نجیب الدوله که سوا
 و جواب آن در میان بود باز داشته با جمعیت هشتاد هزار سوار آرموده کار با
 مقابله چمن را عبور کرده در ملک انترپید درآمدند. نجیب خان و سعد الله خان
 و اجدر خان بنکش و حافظ رحمت و دوندی خان سرداران رو به پیل حاضر شدند
 قشون شاهی برسم قراولی حرب الامر نزد یک سرهنگر با مرسته رسیده سپاه
 گرد و ترک و تازی آقا ز نمود. بعد از آن سر لقیق ستیز گریز نموده بهینکم در
 میدان باولی اقصای دلی رسیدند شاه با از دریا گزشته شامل حال
 فوج خود گشت و جنگی شدید واقع گردید که بهرام فلک از دید آن بر خود لرزید
 مبارزان طرفین داد و مردانگی و بزدلی دادند و پیرار با مردم در رزمگاه افتادند
 افغانان بر هر یک تیغ راندند چون خیارد و یاره کرده طاقت فغان بر آوردن
 ندادند. هر چند مرسته با بنر مردان را کردند اما با شاه بازان کو قدرت که
 بر آید و گریه بر شیر خچ کشاید -

۵

گریه شاطر بود حوض سبک چو زنده پیش باز روین جنگ

د تاجی پیل و سا با جی عرصہ شجاعت پر خود تنگ دیدہ جان باخت شد چو کی
 احوال دواہیر گیر کہ قوت بازو و استظہار او یونہی دینیدہ ہریمت غنیمت
 دانستہ جان خود ازان ہلکہ بدر برد و براہ ریواڑی فغانودی سمت ملک ایبٹ
 شتافت۔ جنوہ فیروزی تانار نول نقاب نمودہ از کورہ کہ بست کرو ہے
 جے پور است معاودت کرد و اس واقعہ در شلمہ کیڑار و یکھرو ہیناد سوم
 بوقوع آمد۔ بدریافت این احوال ملہار را و ہولکر کہ از سو، المزاجی درین لڑائی
 شریک جنگ نشہ بود بر آمدہ شریک گردید۔ اولاً شکوہ و شکایت با کردہ از طنز
 بر زبان آورد کہ نہ جوئے و عدم تدبیر کا ربا یں نوبت رسید۔ اینہم ست پیش آمد
 حالا خواہند دید کہ ایجناب چہ قسم بتلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد
 الحاصل پس از بسیاری رد و بدل پروژہ معہود با جماعت مبارزان دلاور بجن
 پر خروش روان شد۔ ہمیکہ نزدیک سکندریہ رسید۔ آبادیش را غارت
 گردانید و خزانہ و رسد قلہ را کہ دشکر شاہ می رفت تاراج نمود شاہ کہ در نا بل
 رحل اقامت داشت بجزو استماع اینہم حالات شاہ پسند خان و قلندر خان
 بجمعیت دہ پیر سوار کا رگزار تعین ساخت و تاکید فرمود کہ ازینجا برسم
 بلخارشتا قتلہ کنند۔ ابدالیان خون اشام تیغ انتقام از نیام بر آورده
 فی الفور سوار شدند و نیز جلو کے نمودہ و یک شب روز بعد طے ہفتاد کردہ بہ
 شاہجہان آباد رسیدند و روزانہ بار استراحت کشادہ نصف شب روانہ
 آنروے جمن شدند۔ چون ملہار را و دید کہ جنود شاہی قریب رسید
 برلے تیاری بنام سپاہ و روانگی بہیر و سنگاہ موک گشت۔ و خود با چند ہزار
 انتخابے کہ ہر یک را یکہ تازہ عرصہ میجا میداشت در مقام کمین نشست
 تا آنکہ از ہر دو طرف صف بستہ ہنگامہ زرم گرم کردند و چون بر مرہند ہلہ

شده بودند اکثری را علف تیغ نیدر ریختند و بیک حمله قهق پیش را
 بسپاساختند. بولکرتاب ثبات نیاورده راه گریز گرفت. تفرقه تمام
 لشکراوراه یافت. باخرابی حال و نجات و نکال تار رسیدن بهاؤ و
 بسواس راودر لنگه کمین و بهرت پور بجایت جاط نشست و شاه از تار
 کوچ فرموده در ملک ماین لنگا و جنابست کروسه اندلی چھاوئی کرد.

نهضت اشیرا و عرف و دینی عم بالاجی او بسواس و فرزند
 از کن بمقابلہ احمد شاه ابدالی و غریق گشتن آنها و کمر فنا

چون این اخبار بگرفتار بهوش گذار بماعت بالاجی را و سرینت رسید مشوش
 شده سرداران خود یکجا نموده بزم مشورت آراست سداشیرا و عرف بهاؤ
 لپسراجی بندت عم بندت پردهان به نیابت پیشوای ممتاز بود بمقتضای
 غیرت ذاتی و تهور جلی زبان به بیان کشود که درین مدت از سرداران متعین
 هندوستان کار که لائق آفرین و تحسین باشد گاه به بظهور نیامده بلکه نقصان
 گزیده و هار و پیه گردند تا با متفاع چه رسد. اولاً هر کس که برین کار مقرر شده
 میرود سر رشته حزم و احتیاط از کف میدهد و کار به دھول و بے پروای
 می افکند. درنصورت اگر جناب سرینت اجازت فرمائید و نیز بسواس
 را به راه کرده دهند این مرتبه من خود عزم میکنم و او را بر سر ریاست و
 هندوستانیده بند و بست انضلع قرار واقعی می نمایم آخر کار پس از گفتگو
 آنچه عقل مستقل او تجویز کرده بود همه اشخاص پسندیدند و براسه اجتماع افواج
 با طرف وجوانب نومشته رفت در فرصت قلیله فوجی فراهم آمد که محاب

و هم و خیال در نقد آن ناصرو میران بود . هر چند بالاجبی را و جدای فرزند را
 که جوانی رفته از وفات بزرگ بود و پیوند گوارا نداشت اما مصلحت ملکی چارو
 تا چار این مازگردن کرانه شرت القصد در ساعت سید و زمان حمید بهاد و
 بسو اسیر او . اسبجه بهیست . و لک پیاده و سوار و خزان انفسزون از شهاب
 و مردان که شهاب را تیر پیلانی باد و دوا حاجی کالکوار و مود و حاجی بهوسله و ابراهیم
 کار و می که سرگردانه پلان تمانی و چهل ضرب لب کلان و و بگریو پنهان بود .
 و سرداران نامدار که فی این آن موجب تظلیل کلام است . دایه با سبب و آپ
 صف شکن و ضرب زن از کن کمر بهمت بر شش بر بند بر سبب است . قسمه انبوه و خج
 بود که بوقت فرود آمدن در دشت و صحرای سرخ با غیر از قبیله و خجگاه و خج
 نمیشد و به گام کوچ تا نظ کار میکرد سبب به سبب سبب سبب سبب سبب سبب
 در یلای بود موانع ناپی . اکنار و شکریانش از سببهای تا اهل حفره مستغنی
 از احتیاج و مال را که ریا را نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را
 هم سنگ نماید . - همدان سبب گاه این چشم و جاده بعد از طے مراحل از دریا
 چنبل که متصل دپو پور میگردد و گذشتند و ظاهر حاجی و امضرب خیام
 نصرت ساختند . جنگجوی و مله را را و مع سور جل جاث مرزبان دیک و نهرت
 شرف حضورش دریافت و محنت گشتند در اینجا بگو چاهای متواتر سال یکبار
 و یکبار . و به تاد و سوم در شاه جهان آباد رسیدند و بر بار را پله همدان دند
 یعقوب علیخان حیدر دار که از طرف شاه بود دروازه قلعه و از آنجا یافتند
 بند نموده در مقام مقابله گشت . بهاد و در میلی سعد الله خان که نزدیکی
 قلعه واقع است آمد نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرد و در مرسته با از چهار طرف رسیدند
 بهولکر و جنگجوی بهمت و از حضرت اسیر شد و هر چند در کشتن و دروازه کوشش خود نمیدانست

مضبوطی و استحکام که از تخته های برنجی و سیخهای آهنی استوار بود و سود
 نداد و بنا بر آنکه در قلعه مردم هم کم بودند کسی بخیال حراست و خبرگیری آن
 نه پرداخت می که چند صد مرهبط از زلفای پهل را و هو لکر بالای فصیل قلعه
 رفت و دست بغارت گری مکانات سلاطین کشادند و توفیق نیافتند که
 در را بکشایند و در ضمن پانزده بست مغل از طرف سلیم گد ره سیده بزدن
 بند و ق و شمشیر ده دوازده کس را بجان کشند و مرهبطها را سیمه شده رو
 بفرار نهادند و خود را که از فصیل قلعه نیز بر انداختند بسیار را دست و
 پاشکست و کار کرده ناکرده متصور گشت. بعد از آن سرداران مرهبطها و
 حویلی سعد الدخان فرود آمده مورچه ها بستند. ابراهیم خان کار دی ستر
 توپ در ریتی جن برده بالای دمه تعبیه کرد که از صدمه گوله آن مکانات
 اندرون شکست و ریخت می شد. یعقوب علیخان زیاده مجال ایستاد
 ندیده بعد درستی عهد و پیمان قلعه را حواله ساخت مردم مرهبط و در شهر
 و بر کار خانات و دیوڑهی های سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه
 مداخلت نموده چوکی ها نشاندند و نیز بر دروازه های بیگمات مثل لواب
 ملکه زمانی و لواب صاحب محل زوجهای فردوس آرامگاه محمد شاه بادشاه
 دیگر عمده ها و سرداران هند که در شهر سکونت داشتند محصلان گماشتند
 از آنجا که در آن زمان حضرت شاه عالم بهادر سمت مشرق تشریف داده
 بر تخت سلطنت جاوس کرده بودند و غازی الدینخان در دہلی بر خشم آن
 شاه جهان را از سلاطین بر آورده بادشاه کرده بود و بهاد و این را مناسب ندید
 آنرا و کج عزلت نشاند و مرزا جوان بخت ولد بزرگ شاه عالم را و لیعهد ساخت
 سکه آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص را که از فقره بود بر کنده و از ضرب سکه

چون سو رحل جات مرد ثقه و دور اندیش بود بهاد و که بشوره ملهار را و بر
 انگایش طلبید عرض کرد که هر چند عقل و شعور ما مرزم زمیندار نفیم و فرات
 سرداران ذوی الاقدار و مقربان دربار دولت مدار نمیتواند رسیده لیکن
 از اینجا که حسن ظن صاحبان در حق این بنده ناتوان هیچان برانست و موافق
 آن آنجناب بمقتضای خداوندی فدوی را باین نوازش سر قرار میدهند
 هر چه عقل ناقص میگذرد که از سرش میکند و ظاهر است که تمامی روسا و پادشاهان
 پادشاهی این سرکار و کارداران و مخالف در صف آرای بهیچ نوع کمی ندانند
 پس صلاح دولت آنست که اسباب زیادت و بهیر و بنگاه را در گویا
 و از روی خیل گذاشته بوضع خود از حریف جنگ باید کرد در صحرای بیابان
 این یعنی پسند نه افتد از هر قلعه ماکه دیک و کیم و بهر پشته پور میباشند
 آنچه منظور شود خالی کرده میدهم که احوال و احوال را در اینجا بگذارند و بیکبار
 برویه قدیمه خویش منار به در پیش نمایند زیرا که شاه خود در اینجا بسبب اختلاف
 هوای علی الخصوص در موسم گرما زیاده ماندن نمی تواند و از امرایان میهند
 بر تقدیر بیکه همه با متفق و یکجا شوند کسی را اینقدر نمایند که بدون اعانت شاه
 مقابل مشماها کند قطع نظر ازین اگر دین دست بردو با بر دشمن غالب و
 قتیاب شدند چه بهتر و الا خود داری ساختن و گرنیختن را مضائقه نیست
 و جنگ سلطانی جنگی است که قدم پس رفته را باز پیش گذاشتن پس مشکل است
 هر چه مرضی مبارک باشد احسن و اولی ملهار را و دیگر سرداران که بهیچ عقل منور
 آفرین با کردند و مشوره او راستی ندو گفتند که فی الحقیقت صلاح همین است لیکن بهاد و این
 موافق نفیقا و مطلق پسند نکرد بلکه بر شغف گفت که سو رحل زمیندار است بقدر خود
 حریف نند و ملهار او نیز بهر تجربه است و این نامردی می بود که لوکران بدین ملک نماند

باشند ما را که گواراست که این سبکی و بی حیثی را که گران تر از سکرات موت
بر خود روا دارم و رسم جنگ قزاقی که کاریه سروپایان است بعل آرم میزند
در حقیقت مذکور اینقسم منظرهات موجب اینکشی است این را گفته از مجلس برخاست
و گردن تن سو رحل را پیش نهاد ساخت -

بسیار کام دل دشمنان بود انکس که نشو و سخن دوستان خیر اندیش
جلیمان صحبت علی الخصوص مله را و هوای آزرده خاطر شده گفت که چه شد
بها و صاحب را با اینهمه دور اندیشی و دانشمندی چون نادان سخن پوچ بر زبان
آوردند خدا خیر کند که انجام این غرور و تحیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این برهنه
تا که سر جنگ واقعی نخواهد خورد و ما غش بحال نخواهد آمد اما اینقدر بفریاد نکند -
صبر صبر سلامت همه آفاق در سلامت اوست - والا ما متی کو و عافیت
بلکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود بهر حال سو رحل بهمان روز بدره خود
آمده با اشاره مله را و وقت شب گریخت و غیمه و دیگر اسباب را که برداشتن
نمی توانست موجب افشای راز خود دانست بهمانجا گذاشته شبان شب داخل
بهتر پور گردید - اگر چه فتح مرسته تعاقبش نمود لیکن چون تیز و تند رانده بود دست
نیافت - القعه بهاد و نار و ششکر را بجمعیت ده دوازده هزار سوار جلاد شاهی
در شاه جهان آباد گذاشته بطرف پانی پت و کرنال که از آنجا بمسافت
سی کروه است رخصت اقبال تاخت - درین اثنا مخبران خبر
آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سوار دیگر از طرف
شاه بسر کردگی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کژور با
روپیه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در آنجا فراهم
شده است قیام دارند و قتل را مستحکم و مضبوط نموده و

بزرگ جابجا قائم کردند و هگی دودر و ازده از برآمد و در آمد مقرر شد و درین
 اثناروز سه جنگ خونین واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین قتل در
 آمدند. تفصیل این اجمال آنکه شاه و لیخان وزیر براسه دیدن بسجده که
 متصل پانی نیت بود و سوار بر اسب نمود مردم مرید خبر یافتند و پیش
 پیکار و کارزار قسمی گری پذیرفت که موبر اندام بهرام فلک است شد قریب
 یک پهر معرکه زد و کشت در میان ماند بلونت را و خسر پوره بهاد و گویند پند
 مکه سدا را تا وارا که از وقت باجی را و در ملک بنیدیل که نند و غیره داسرو
 سار بود و شسته فرستاد که برستم که داند و تو اندرسته را که ازان راه
 رسد بشکر شاه میرسد رسیده مسدود سازد. نام گرفت بجز دور و
 سکم بحجیت چیل هزار سوار و خزانه و رسد بسیار بطرف سهارن پور تعلقه
 خیب الدوله که کوچیده نوسه بان داد و وصول آذوقه موکد شد که مزیدی بران
 متصور بنما شد و در اردو شاه گران بدرجه نهایت رسید بلکه غله یکروز
 منفق و مطلق شد و گاه در میچگاه میسر نیامد لشکریان بسبب گرسنگی مضطرب
 و نالان گشته از زندگی سیر شدند و استغاثه آن بحضور شاه بردند و امر را
 هندوستان سوائے خیب الدوله قافیه جنگ تنگ دیده بحضور شاه
 مذکور صلح کردند و عرض نمودند که درین باب مصلحت کوشی بهتر از
 مردم کشی است و خلق را در معرض هلاک انداختن بخلاف
 مرضی خالق برداشتن است و علاوه این جنگ دوسر دارد و خداوند
 که مال کار چه شود شاه فرمود که درستی امورات اینجا موقوف و
 منحصه بر توجیز شما است بهر قسم که بهتر دانند نمایند و مقدمه جنگ را بر اینجا
 گذارند و جلدی لسا زنده بیند که بسبب ولت و رسائی حقیم کار حریف تمام می رسد

زیرا که مابعد دولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد
 غریمت کرده ام و دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه نواب مشجاع الدوله از
 بهاد و پیغام نمود که اگر اصلاح کردن منظور و قریب صلاح باشد در آن باب
 سعی و کوششها کرده شود - بهاد و جوابی داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر
 شاه از روی رویه ماکوچ کرده آن رویه امگ برده بهر قسم که بگوید قبول
 است - نواب موصوف این سخنان تکبر آموذ و اعتقاد نمود بهار دیگر مردم نزد و هیچ
 اذان برد بان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بدرجه اتمام گزشت
 بشاه سبحان آمده به نصیر خان بلوچ مسعود که بر و با یلغار و سرگوبیند را بریده
 بیار خان مذکور فی الفور مع عطای خان در رانی باد و دسته فوج قاهره که عدد
 جمعیست بابت پنج هزار سوار می کشید فشانان گردید و مسافت چهل گروه را در
 عرصه سر پهری کرده سحرگاه به نزدیک لشکر گویند پنڈت که در جلال آباد
 بود رسید و از آنجا همه نعره زنان سیف های و خشان علم کرده چون بل
 بلا بر سر آنها که بر یک از بعد مسافت بلا اندیش غیره در کار خود مشغول
 و مصروف بودند و نوحه عزیم و احتیاط نداشتند ریختند بعضی در خواب بود
 که بخواب رفتند اکثر دست و رویه شست شومی نمودند که دست از جان
 شستند بر نوحه ذکر خواب دو شین مسکین دند که تعبیرش مرگ یافتند و میندی
 غسل می رانند که محتاج بغسل آخرین نگشتند - گویند پنڈت که من بود
 سراپیمه و مضطرب خواست که خود را ازان و طله بلا بیرون سازد و مردم شای
 سرداری دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش در طریقه العین زیر و زبر
 خوده عثمان تاب گزیدند - خانمذکور منظم و منصور روز دوم حضور شاه رسیده
 سر را بگذاشت و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و هدیه قحط که عاید حال

شده بود بر طرف شد۔ بہادر و سردارانش با شتاب این نعمت تازه بجای خود
 متفکر و متحیر شدند و چون خزانہ رو بجے نہادہ بود و دویہزار سوار معتمد را بر اسے آورد
 آن نزد نار و شنکر بہ شاہجہان آباد رخصت کردند۔ نار و شنکر فہ سوار و ہتھیاری
 رو پیہ تقسیم کردہ تقید نمود کہ رفتن روز را موقوف ہشتہ شب کوچ کردہ باشند
 و قدرے فوج خود نیز ہمراہ داد قضا را سواران ہر روزے کہ داخل لشکر خواہند
 شد بواسطہ تاریکی شب را راست را گم کردہ براہ دیگر افتادند و بشاہت
 ایام ناکام قریب چوکی مغلیہ کلاہ پوشش کہ پنجہزار سوار مسلح و مستعد ہستادہ
 بودند۔ پند۔ آہنہا دیدند کہ گورہ جنوبیان است یکمرتبہ پوشش نمودہ
 ہمہ را زیر شمشیر گرفتند و از کشتہ ہا پستہ ہا ساختند و خزانہ را غارت نمودند
 تا آنکہ احد۔ بہ ازان فریق زندہ و سلامت نہانند بہادر را کہ عرض احوال گردید
 اندکے مکد۔ دہاول گشتہ از قراخ حوصلگی و عالی ہمتی ہیچ در دل نگذرانید
 از آنجا کہ سرداران با ہم نفاق پیشہ و فلک بر سر ستیزہ بود روز بروز مقدم
 کارش بر خلاف تصور برہم و اتیری می نمود اباالی لشکر را از واردات
 حرکات مختلفہ رعب و ہراس افزون از قیاس می افزود و ممکن نبود کہ از ترس
 خوف قشون شاہی گپہ کہ از لشکر بیرون آید واحدے ارادہ بر آید شنکر کہ
 خندق و پناہ فرود گاہ را گویند نمایند در صورت اثار گرانہ زیادہ از حد پیدا آمد
 قطعے عظیم واقع شد بسیارے جان و زوآدم تلف شدند و راہ عدم پیو دند بنا بر آن
 اکثر فرقہ انفا زندگی را خیر باد گفته وقت شب بر اسے آوردن کاہ ہمہ و غیرہ می بر آید
 روزی عجب اتفاق شد کہ قریب بہ ہزار کس معریا بود و شتر پرد کاہ و ہمہ علاوہ غیرہ
 راست بدہ می آمدند شب تاریک بود و سہلے غلط کردہ ہمت لشکر شاہ پابراہ گذار
 و پانچو بگورستان شتافتند یعنی ہر گاہ متصل سپیدند لشکر خود خیال کردہ چنانچہ

ایندوم می باشد بنام گریستن غلان و بهمان آواز و لایق و فریاد و زدن و فریاد
 کردند. موارن چون که غلان بهینکه صدای آنها را شنیدند و بشنیدند که بهین
 هستند بیشتر خجی و ستواری گشته پیشتر آمدن دادند. چون بر قاپو رسیدند
 چنانچه چون به سران بنیشتن تیغ بیدریغ را نهند و بدیجی تمام مدافعه تمام خون
 بشام ساخته تنقته را در قید حیات نگذاشتند. علی الصبح که صغیر و کبیر
 از اردو می برسد دیدن آن آمدند و دست و پا را از لاشها بود و از
 سر و جسد جا بجا توده توده افتاده بودند. قاپو از ملوچتی و کربستی حواس بهیاد و
 چه بیان نماید که زبان در دوا می آن قاصر است مطلق ازین و چو بات یل و چو
 بنما طیشش نیز ذوق و لبکه شور و مستغنی مزاج بود و حوصله اش بکی نیگرفت و لهذا
 خوار است که تنه قضا می مصلحت ملکی و شجده بازی گروش ملکی بقولیکه
 نه هر جاکت مرکب توان تاختن که جا با سپر باید انداختن
 بنا می صلح فیما بین گزار و چنانچه بذر بود نواب شجاع الدوله سوال و جواب
 آن در میان آورد و بعد و اثنی و بیان صادق گفته فرستاد که اینجا
 از مرقی شاه و اعیان بارگاه بهر چه بیرون نیست قیسه که صلاح دانند
 گرانند که ساخته و پرداخته منظور و رضامندی ایشان را موجب خورشیدی
 خود میدانم نواب موصوف مجبور شاه رفت اینهمه را معروض داشت بهمان
 سخن را باز تکرار نمود که ما را درین ملک غیر از نیت غزا و اعانت ملت غزا
 دیگری ما نیست. شما دانید و کار شما بعد از آن نجیب خان در خلوت با رفیق
 گفت که قربانت شوم مرتبه با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین بنشین
 و نشین است که برو ملت قاپو و فرست سوا می بدی بلکه نیکی میکند
 و اختلاف مذاهب و دین دلیل است برین و شجاع الدوله نوحه آن

انجام کارهای خبیث نیز ظاهر است که تریف بر طرفین هنگام ضعف و فروتنی خود چها
 چها که بر زبان نمی آید و طریقه منت و عاجزی مری و عاری و خصوصاً دنیا داران کن
 که از تقدیم سست عهد و نادرست سخن اند و بر اسے غرض و مطلب خود بجایست
 و حیل را وسیله می بیند و اعیاناً همین که دور ایشان گردد و زمانه موافقت
 ایشان کند فوراً بر گردد و گداز شده را نقش بر آب شمارند پس هر کسی که ازین
 مردم مزور پر حذر است آسوده و بی خطر است شاه فرمود که خاطر جمع باش
 در نیفا من غیر از تو نگفتم کسی پذیرا نخواهد شد گویند که در شکر جنوب حلتی
 غریب بود و نبود که هر یک از فکر کار خود مشغول و مضطرب بود لیکن بهما
 از انرا و و که در مزاج استقلال کمال داشت بوجهی ازین روئداد و انقضای
 را امر است آسود و کلفت نمی ساخت و بکشاده پیشانی و شگفته روئے سر انجام
 حیا می برداخت و می گفت چه شد که خزانة سرکار بغارت رفت و مخالف
 لشکر را راتاراج کرده برداشته اند تعالی هرگاه سوار می شوم شاه رازنده
 بگوشت کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم
 مادر به خیالیم و فلک در چه خیال کاسے که خدا کند فلک را چه حال
 بفرار این دو و بسوسا و شاه درانی و قتل رسیدن بتامی لشکر
 آورده اند بهادور و زیکه جنگ صاف قرار داده بود چهار گهری شب باقی مانده
 بنواب شجاع الدوله نوشت که الحال هم چیزی نرفت و این آخرین سوال
 و جواب است که کرده می شود اگر صلح قرار یابد بهتر اینجانب بهمه و وجه رضی
 والا لا یخفق میدان که فردا گوئے است و میدان چون این نوشته بنواب
 رسید بعد مطالعہ آن از حامل پرسید عرض کرد که در لشکر ایشان تیاری بود

یقین است که سوار شده باشند درین جشن بر کاره دیگر خراب آورده که آنها سوار شده
 شجاع الدولتی انور بر درگاه شاه حاضر گشت شاه در خواب بود و خواب را از او سرگشته
 که حضرت را بیدار نمایند که عرض ضروری طم شاه بر در دولت سر آمده و ابی طالب
 نواب با ریاب مجرا شده شامی با جارا امشرو خاموش داشت شاه مجروح شنید و از
 بر اسب فاصه چکی سوار گشته پیشتر از همه با در میدان آمده ایستاد و با سواران
 قوت و لایقی و مندرستی حکم داده مجروح و فیر و زنی دست بسته از هر چهار طرف
 فراهم گشته بهای خود قائم گشت و امرایان مینوستان را بدست راست
 چپ امر کرد و جوی از مغلیه بنا بر معاونت و استظهار آنها گذاشت که مبادا اگر کسی را
 لغزشی رود بد فیر دار و معین باشند و هر اولی بعد شاه و خان قرار یافته
 و شاه معین و و شاه پسر خود بمقتضای عاقبت انگیزی که در صورت نوبت گیرد
 ولایت گیرد و قول ملحد ترتیب داده خبر گیری هر یک بدمه خود شناخت نخست
 بنا بر احتیاط در تمام ملوک با گشت کرده و مردم را با جاسا قائم نموده علم نصرت بر پا
 ساخت - ازان طرف بهاد و لیسواس را و لیسواری فیلان مستعربده کوس
 قلب را رونق بخشید و بین و لیسواری آن چکوبی سینده و پیلای جاد و و لیسواری
 هو لک و دیگر سرداران و الا قدر انتظام گرفتند و بهراولی با تمام ابراهیم خان
 کارڈی تغریض یافت - معذات این جنگ سلطانی سرگرم عرصه جانشینی
 گردید و بکمال تحمل و شرم عزم زرم نمود -

مثنوی

آراسته گشته از دو سو صف شد روی زمین دران لطف

میدان و غار جوش مردم آمد چو محیط در طلام

ابراهم خان کارڈی برابر نیل سواری بهادر رسیده رام رام برد
 و سربازان آورد که اگر چه از دو ماه پیشه نیافت رام و بسبب آج شدن

شما اتفاقاً هم نگرده ایم لیکن مدتهاست که شک سرکار خورده ایم امروز که روز
جاثقانی است حلال می کنم - این را گفته از اسب پیاده شده و بنندوق در دست
کرده و دامن به کمر زده چون بهمن و همتن به پیش پتالین باشند رخ به میدان کرد بلا
و شبه فوج در یلای آهن بود آتشبار که تهرج در آید و بجز آتشین بود دامن گذار
که بتلاطم پی هم طوفان تهرج بر پا گردد - **مثنوی**

شکر زد و سوخت و در هم گویی که دو کوه خورده بر هم
خورشید بسان چشم خفته در پرده گردش نهفت
آن گرد که مهابت سعاد داشت از برق سنان ستاره پادشاه
تا ننده زرو به تیغ جوش چون از فلک کبوداخت

اولاً جماعت مغلیه که هنگام تسویه صفوف بجوشش و خروش نبرد کوشش شدند
مریضه با آنرا چون آب دریا نوشش کردند و در یک آویز مشق قریب سیمه
مفل عفریت شکل بکار آمدند درین اثنا آواز خول شاه و لیجان وزیر که هراول
و سردار کل بود بلند شد - ثواب شجاع الدوله که بجای خود قائم بود از کاسی
داروغه اخبار پرسید که صدای خول شاه و لیجان بنی آید سبب چیست خبر بیا
چون او اسب را همیز کرده آنجا رفت چندی بیند که شاه و لیجان بر زمین
خاک بر فرق و رویا لد و مغلان را دشنام های مغلط میداد و میگوید که ای
قرمباق با ولایت دور است بسلاست نخواهند رسید برگردید و در جان دبی
صرفه نکنید که مردن بجا رهبر از زیستن بجا راست است لیکن در آن وقت که ام
می شنود و گوش بر سخن می نهید بهمن که این را دید گفت بفرزندم شجاع
در آنوقت بجای شدن را متنباید و بعد مشق رسید معبد اطرفه شور شد
و راجه دشا بهی واقع گردید و دست برده جنو بیان فریق مغلان را زیر و زبر کرد

در این وقت که شجاع الدوله را خبر رسید که شاه و وزیر در خاک افتاده اند و در آن وقت که او را خبر رسید که شاه و وزیر در خاک افتاده اند و در آن وقت که او را خبر رسید که شاه و وزیر در خاک افتاده اند

پادشاه که این سخن را شنید هزار سوار حقیقی تعیین کرد که با نصد سوار و لشکر فتنه
 طلبی را که در دیر مانه باشند جبراً و قهراً سوار کرده پیار و باقی از لشکر
 بیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلا سختی
 و دروغ نماند و بنگارند که احدی یک قدم پس گذارد و نسیبان حسب الامر هر که را
 فرار شده می آمد تیر و جبر میزدند و خوشی که ازین تیر بر قریب هفت هشت هزار
 سوار چار و بر ششگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه مع انجماعت و دو هزار
 چنان که در رکاب خود داشت بسامند گفته حمله آورگشت حمله کردن همان بود
 و فتح باب شدن همان اگر چه دشمنان در حرب و ضربه هیچگونه تقصیر نکرده اند لیکن
 چون انسان بهم قضا را سپرد که بدو نیتواند ناگزیر تر تنه پذیرد و بدین طریقی
 همین کوشش باقی پیش که شورش و زحمت و نظر میکردند تیرهای عظیم
 قطارها شده بر او سوار و سوار سوار و در چشم زدن جان سوار تسلیم
 گردید. بهباد و را ازین خبر ناکام طاق است شکست فرود که لاش آن مقول را
 بر فیله که با بویو نیت در خواصی آن نشسته است میدارند و خود از فیله
 فرود آمده بر اسب سوار شد و پور شهبای دلیرانه و کشت و کوشش ستیام
 بوقوع آورده است که دو اسب سوارش از کثرت زخمها از پا درآمدند مرتبه
 سومی خود زخمی گردید. پیاجی جاد و یکصد و شصت زخم برداشت و در
 سرداران علی قدر در حیات بهم مجروح و بیروح گشتند شکست درست
 نصیب جنو بیان گشت از که تا مه منهنم شدند و در طرفه العین این چنین لشکر
 عظیم بر ابر خاک گردید و قزلباش و نظیر تلاش در اندک فرصت از فراریان لاش
 بر لاش انداخته تا بستی کرده تعاقب نمودند. مردم گویخته را خدق سنگ
 که بنا بر محافظت کنه بودند چاه بلان شد بسیار که در این سراسیمه و مضطرب

سرنگون افتادند و اکثری از سرداران و انصار گرفتار ملازمان شاه گشتند
 ابراهیم خان کارڈمی که زخم شمشیر برچی داشت اورا چپله نواب شهنشاه الدوله
 کبیر کرده آورد و نواب پوشیده در ترمیم جراحتش کوشیده میخواست که اورا
 صوبه خود کند و لاشش بسواس اویس با بویو پنڈت وکیل که برقیل بود بدست
 ایشان در آمد گویند که مادهوراوسندیه که دران مهرکه مصدر نرد و است
 شده بود بعد کشته شدن برادر حقیقی خود و تحوچی سندیه و رفقاے همراہی در
 پاو دیگر جا بازخم با بر داشتند در میدان افتاد و مقهورنداشت که یک وجب از
 جاے خود حرکت کند و قدم بہاہ زند لیکن چون کارسار حقیقی چارہ ساز ہمارگا
 است شخصے را بسرقتش رسانید و او بمقتضائے حقیقت این خاندان کہ مراجعت
 نمایان از ہزرگان ایشان دیدہ بود فی الفور از اسب فرود آمدہ از زمین بجا
 و راہی شد و ملہار را و ہولکر قسے کہ از ترجمہ نامہ او ظاہر می شود و آن ترجمہ
 داخل ماثر اصفی است جان سلامت برد شمشیر بہا در سپہاچی را کہ از شکم
 طوائف بود ہنگام گریختن در میان راہ نزدیکی بہرت پورا زد دست رہزنان بعضی
 بسبل نمود۔ سخن محضر شاہ ازین پنج خدا داد سجدات شکر جناب صمدیت
 شاہ بجا آورد و از غنایم چہ نوشتہ شود یک یک مغل دہہ دہ شتر بر مال
 و اسباب کشیدہ می آورد و دامن آمال را از زوزور و جواہر مالامال میکرد
 و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بہر طرف می گشتند و سکنے
 لاجوال آہنانمی شد۔ عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خونخوارہ زنان حبیلہ
 و کوہ دکان جوہر و سلامت داشتہ باقی از زن و مرد چہ از سپاہی و چہ
 بانا ری قریب چیل پنجاہ ہزار کس اچیل چیل و پنجاہ پنجاہ یکجا نشاندہ چون
 باد رنگ و خیار از ہم میگذرا میدند و کشتن گس و شکستن جنس را برابر و یکجا

می مشهورند و می گفتند که هرگاه از ولایت به بلاد هندوستان میسر است
 مادر خواهرم گفته بودند که ده کس هندی نژاد را براسه خاطر ما خواهند کشت
 و نواب آن بهایده شود. غرض قهرآبی نازل بود و در و بر و سه دیره هر یک سوار
 از سر آدمیان مانند هندوانه انبار را بودند که دیده خرد بدیدن آن خیرگی می نمود
 و موبر بدن راست می شد. لیکن در مثل شجاع الدوله مامن عافیت بود
 که هر که از گریه گان در آنجا میرفت از صدمه آسیب سفاکان محفوظ و ایمن میماند
 و نواب هر یک را فخر اخراحوال زاد راستی داده و مردم خود همراه کرده رسانیدند
 میباد. روز دیگر نواب بنابر صاف کردن جاسی از مگانه و شناختن آتش
 بهادر و سرداران و بیجه با وجود پندت و یکد و سردار مرسته را که مقید بودند با خود
 گرفت سوار شد و یک چتره کلان کنده جسد هاسی کلهم را خاک پوش کرد و
 نزاع کفر و اسلام یکجا مقرر نمود بقدره و هزار مینار خرد و کلان از سر آدمیان
 در شمار آورده بودند و در هر مینار سر از یکپزار یا پانصد کس تر نمی نمود درین اثنا شخصی آمد
 ظاهر کرد که از اینجا بغاوت یک گروه لاشه بی سرافتاده است نواب و همرا
 براسه دیدنش رفتند و هرگاه آنرا از زمین برداشتند سه انه مروارید یافتند که
 فی دانه قیمت سیصد سیصد روپیه داشت. از بیعنی احتمال بر سردار گردید و
 با وجود پندت و مرسته با دیده دیده پر آب کردند و ظاهرا ساختند که این
 همان است که از دست او هزار بار و پیه را مراعات یافته ایم. چون نیک
 ملاحظه نمودند دانستند که بهادر است از آن رو که نشان زخم کتار که قفچه
 کاروی در کن بر پشت آورده بودند مانده سخن میکرد علاوه این بهادر که هر روز
 دوازده صد دند و ت آفتاب میکرد دماغ ساس آن بهادر دوز را نوازا هر بود
 دند و ت و زبان هندی عبارت است از آن که سرنگون بر زمین خوابیده

سجدہ نمایند جو سستے بلند زور آور زورکشش بجمہری و پنج سالہ دریافت
 می شد دیگر از نبودن سر یا کلیہ رفیع ملن غی گشت تا آنکہ یکے از قمرین آواز
 گفت کہ جو آنے ولایتی از دہراستادہ تماشا بین است و خود بخود حرف نیز
 می شنید کہ از سر این سر بر سر واقف باشد نواب اورا سنجبور طلبیدہ تنہا
 نمود اگرچہ اولاً انکار کرد اما بعد از دو بدل وافر نمودن جمعیت خاطر و نیک
 زہنہ را از بوجہ من الوجہ مواخذہ و پرسشش آن در میان نخواہد آمد راست
 گو کہ ترا خوش خواہیم کرد ہر زبان آورد کہ در وقت زد و کشت کہ تو بہ شمشیر
 و خنجر بود این را دیدم کہ دوا سپہر کوشش کشتہ افتادند مرتبہ سیوم کہ بر
 اسپ دیگر سوار گشت و پہلہ کرد خود ہر جم گولے بندوق ازین بر زمین افتاد
 افتاد ہمان بود و گر بخین فوج مرہٹہ ہمان بالحمیلہ با زطاعت سواری کہ در
 خود نیافت از معرکہ رو بہ تافتہ باستعانت بہالہ آہستہ آہستہ روان شد
 من و چہا پنج سوار دیگر بر سر این رسیدہ آواز دادم کہ کجا میروی بایست
 اگر خود بہادوستی یا دیگرہ داری مطلع کن کہ ترا ضرر جائے نخواہد رسید
 و بسلامت نزد شاہ خواہم برد۔ این شخص سخن ما را نا شنیدہ انگاشتہ
 بجواب نہ پرداخت بلکہ چشم ہم بالا ساخت و قہقہہ کہ میرفت میرفت
 جو آنے از ما بے پروائی و بے باکی اورا برداشت نکرده ہمین کہ شمشیر
 در دست ہنودہ آمد نا مبرہہ چستی و چابکی را بکار برزدہ بضرب بہالہ ازین
 در ر بود و در دم بیدم نمود۔ پس مایان از ہر چہا طرف هجوم آورده دو یا
 گرفتیم آن شیر بیشہ شجاعت و پردلی بطرفی کہ چون ہنر برگرسنہ میزد
 گر یزان میرفتم کاش اگر اسپے در زیران میداشت یک کس را از ما
 زندہ نمیگزاشت و بسلامت میگذشت من ہم درین عمر بسیار جنگ مردان

دیده ام لیکن لاوری با این محبت و سبب بنظر نیاورد که بهنگام برکت که چنانست دست
 نشانه اگر بخینه میزد و نیز بر دیگر می افتد چنانکه یک مثل صد مرتبه سلاح بسته را سر می
 گویند و سر بر پیشانی این چنین چنان می کشند که گویا گویا گویا گویا گویا گویا گویا
 برگاه طاقش طاق شد و بهشت خود ساخته بر خاک پلاک غنای سرش معلوم نیست که کدام کس
 آخر سر زد که صف و مشاه از پیشان شمس بر آید و بهر آتش شدن بیاد و بقیع شد بعد از
 شاه لاش لبوایش او را که هر یک میزد و بر گشت شتاق دیدن تقایش بود و طلب فرمود
 در چینه که رو بر آو و نه و پرده اند و بر گرفتند تمام مردم هند و تانی و ولایت خلوت
 خلوت گفتند که چنانکه نریا باین غیبی و مناسبت حضار و نکست بدن و ملاحظت حسن
 و در بدن نیامده مرده بود و ویرافت می شد که زنده است و بخواب است راحت میجو ابد
 هر شش شانزده هفتده ساله بود و تعریف نگ سبز آنچه گفته اند از چهارده اش بر روز می نمود
 زخم تیر بر او زد و تم شمشیر بقدر یک انگشت برگردن داشت و پاره اش مطلق
 خون آلود نبود و طلائی خوش سیرت به نام سر سیرت فراهم گشته غلو کرده اند و متفق اللفظ
 و الحقیقه شدند که لبوایش او پادشاه هندوان بود و به لبوایش را هزار گاه کرده از مغالنه بولایت
 خواهم بر و شجاع الدوله صف به شاه عرض کرد که عداوت دشمنی و ابسته با سر رشته زندگی
 است قاعده هندوستان نیست که موته را هر چند مخالفه عداوت باشد برویه و رسم او
 و تجیز مینمایند و این علاوه بر آن حضرت بولایت تشریف خواهند برد و از این مردم
 همیشه کار است در یقین به تمامی این معنی که در هندوستان قیم بر سر مانا اید و اید مانند
 که التماس من پذیرا شود شاه معروضه را منظر کرده بر لای سوزانیدن حکم داد و او را
 همان وقت لاش بیاد و لبوایش او را حواله راجه محبت بیاد فرموده گفت که بزودی بر سر
 معمول و طریقه هندوستان بشد و رسمیات آن لعل آرنده شاه فرمود شنیدم که ابراهیم
 لاری در مثل شماست بایا نگارید است نیای الدوله که عذر و انکار کردن نتوانست

گفت قربانت شوم می طلبم چون کارڈی مذکور بحضور آمد آنجناب با او خطاب جست
که ابراهیم خان کارڈی شرط شجاعت و جوانمردی نبود که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد
که بس در امر قضا و قدر چاره ندارد و خیل مجبور و ناچار است الا بعد گریخته رفتن سردار
قرب چهار گهتری بشعاع افروزی شتمل بوده میدان نبرد را نگذاشتم و نبات قدیمی
ساختم اگر حالا آنحضرت بقول که مصرع مستحق گرامت گفته کارانند - در برداشت
و پرورش ما کوشند و از کمترین زندگان در ملازمان تصور فرمایند و سپاهی و غنای
ام روزی بکار خواهم آمد و نتوانم فرق مبارک تو انعم شد و این سخن بود که ابد الیان
در انیان هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که هزار بار برادر و اقربای ما را
کشته است حواله ما کنند که قصاص خون آنها بگیرم شجاع الدوله آهتین بردست
پیچیده و بر دست راتاب و جواب ده شد که بیشتر تو کردی و دیگر بود حالا رفیق باست
هر گویم کن و شانی نیست که او را بشما بدیم هر چه با دامن حاضر من عرض صحبت
عجیب و غریب اتفاق افتاد نزدیک بود که گرفته بر قیامت شود و مشعله مفیده و
بهو اکش شاه و لیجان که میزد و دانشمند و جهان دیده و شخوار پسند بود در میان آن
نواب را بگوشه برد و فهمانید که فرزندم حالا تارفع بلو ابنا بر مصلحت و صلاح وقت
ابراهم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چو احوال خلش و کاوشن باید شد همینکه
شورش اینها کم می شود امانت را بطور سلامت نزد شمار ساینده خواهم داد
خاطر جمع را و از بیابکی و جهالت دست بردار شجاع الدوله طوعاً و کرهاً قبول
ساخت اگر چه خان معظم بیاس خاطرش کشن علانیه نپرداخت لیکن چون او را هم
بالو همین صحبت بود جراح را اشاره نمود که بی زهر بر زخمهایش بگذارد آن جوان
شجاع زورمند بعد اوت لفظی مفتضاح و هلاک شد - آسودگی از فلک
جستن بخیزدی است این جنسه است که در کارگاه آسمان نیست بهمچنین احوال

جنگجوی و شرح این ساخته غریب آنکه شجاع الدوله کاسی راج را براسه سوال
 جواب اکثر امور نزد بر خوردار خان سردار شاه فرستاده بود. موئی بعلی پویش
 او را دست گرفته در خیمه برد و سخن در گوش کرد که درستی امور عده بهم منظور است
 یا همین قدر مکرز او گفت که البته هر چه بگوئید بمقتد و رخصت ندارم پس انده و ن
 خیمه کلان در تاریکی پال مخصوص استاده بود پرده اش برداشت و بنظر آورد.
 کاسی راج میگوید که بدیم جنگجوی را چیره بر با پوری بر سر و جانگیه شروع گجرات
 در پا داشت بواسطه زخمی که در دستش سیده بود از چپای دستار حایل
 در گردن ساخته نشسته بود همین که چشم چار شد چشم را زیر کرد گفتم اسه را و جی
 اینقدر حجاب چیست کارنا مها کرده این نام آن تا قیام زمین زمان قایم و برقرار
 خواهد ماند جواب داد که اراده خود این بود که در قتل همراه دیگران کشته می اقدام
 لیکن چون بروز ازل در تعیب این فلک زده محروم از زندگی حرف پاسبانگی
 نوشته بودند نوعی رهایی نبود و جلای گریز داشتیم حالا آنها از من طلب دارند
 و مبلغ شش لک روپیہ میخواهند هر چند سرانجام آن هنگام رسیدن مکان
 چندان مشکل و محال نیست اما کودرینجا و اینها که می گذارند مگر نه البصاحب که
 فیما بین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است بر حال ابن سبکس غریب
 ستم رسیده ترجمه فرمایند و در اسیری دستگیری نمایند بقول که الانسان
 عبد الاحسان تا دم واپسین مرهون و منت تدبیر خواهم بود و در تلافی آن منت
 خواهم نمود. کاسی راج بتسلی پرداخت و گفت که حالا رفته نوا البصاحب را این
 مقدمه مشروحا اطلع میدهم و میدانم که اوشان کار سازی را از خود دانسته
 مقصود نخواهند ماند و توجه در بیخ نداشته سعی قرار واقعی خواهند کرد یقین بود
 که بر دو لک روپیہ معامله فیصل شود. قضا را نواب معز الیه دیب بدو

بیک ہندوستان تماشے رقص میدیدند مشائرا لہ اسچہ گفتنی بود گذارش ساخت
 و مقدمہ جنگوچی را بہاس مخالفت صحبت بروقت دیگر انداخت نجیب الدولہ بسکہ
 دانای بود تبسم کردہ گفت کہ از بشیرہ کاسی راج دریافت می شود کہ چیزے دیگر عرض
 کرد نیست و سخنور من گفتن نمیتواند شجاع الدولہ ظاہر کرد کہ پنج سخن و کلام حرف است
 خصل آہی فیما بین ما و شما هیچ وجہ جدائی و پوشیدگی نیست و پردہ حجاب مفارقت
 در میان ز پس نجیب خان اورا پیش طلبیدہ بمبالغہ و ابرام تمام گفت کہ سرے داری
 بگو و الا قسم بخور و دست بر پای آقاے خود بگذار تا مبرہ لا علاج شدہ گرہ از راز
 نہفتہ کشاد و حقیقت جنگوچی را مفصل در معرض اظہار نہادہ خان موصوف گفت
 نواب صاحب صورت اینست اینمنہ خیل بہتر و مناسب می نماید کہ اینقسم سرور عمدہ
 رہن آسان ساختن و بدستگیری افتادہ پردہ حقن کار جوان مردان است تو
 مقصود نیاید ماند و من ہم حاضر م و بقدر مقدور در شریک شدن و سرانجام ز ر
 نمودن را بر خود لازم دانستہ ام یاران یاد و اید و یقین پندارید کہ دنیا جایی
 گذران و یادگار است و بجز سلوک نیکوی هیچ چیز با نماند و وقت میرود و سخن
 بہر حال تا دیر نہ گوارا نیست سخنان در میان ماندہر گاہ مجلس خواست شجاع الدولہ
 کہ رخصت شدہ بطیرہ خود آمد تجویز کرد کہ جنگوچی را بہر قسم کہ دست دہا از پنجہ
 عتاب عقاب باید بر آورد و نجیب الدولہ کہ اذ دل منافق و از زبان موافق بود
 عداوت قلبی از خاندان سندھیہ داشت صبح پیش از ہمہ ہا سوار شدہ کھنور شا
 رفت و بیان ماجرا کرد شاہ چین بجمعین شدہ بہر خوردار خان فرمود کہ جنگو در
 قید تو هست التماس نمود کہ شاہانے نے اینعرض محض خلاف و خلاف محض است
 پس از ان نسچیان را مامور ساخت کہ بروید و جہاڑہ لشکرش بگیری ند خانہ کو
 از انجا کہ کارتر رسیدہ پیشتر از رفتن آن دیو سیرتان یساوول خود را مخفی اشار

کرد که بزودی رفت و رفع این دغدغه سازد و جلاد نشان سفاک بر سر آن مظلوم
سر را بخوم رسیده تیغ را زنند و یکضرب کارش تمام کردند و بهمانجا دفن یافتند

۵

انسان بجز بیکران عالم وین عمر گران مایه درو کشتی غم
ناگاه رسد نهنگ دریای اجل غرقش کند و برد گیر ذات عدم
گویند سغلمان در لشکر شجاع الدوله رفته خلق خدا را ازیت میدادند و هر روز تعداد
نازه میکردند این یعنی بعرض شاه رسید فرمود که شجاع الدوله فرزند ماست هر کس که
په نسبت او مرتکب بی ادبی خواهد شد سزای لالین خواهد یافت چنانچه دو سه
مغل را بنا بر چشم شمای و غیرت خود دفع گزند تیر در بینی انداخته و بر خر سوار
در تمام شهر گردانیدند و منادی کرد که بار دیگر هر کس که زیادتی خواهد نمود سزا خواهد
رسید تا آنکه اذین تقی و تالکید شوخی این فریق یک گونه بر طرف گشت - قطعه
تاریخ این سانحه عظیم از ملقب عزاد میرزا و منعم در خزانه عامیه مندرج است اینجا
نظریه بتیمیم کلام و یاد آید و سنده تاریخ بقلم می آید -

بهاد و با فوج خود تلف شد از دست مجاهدان قتال
تاریخ شکست فوج کفار - فرمود خرد غنیمت پامال ۶
چون این قبر در کن نزد بالاجی را و رسید دایره نشین غم گردید و پس
از پنج ماه و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة ۱۱۰۰ راه بادیه فنا گرفته با سپه و
برادر پیوست - تنه احوال مربوط یعنی نشست مادهورا و پسربالاجی را و مذکور
و بعد از آن نراین را و برادر خود مادهورا و و سپس سوای مادهورا و پسرش و
پس از آن با سجه را و پسربالاجی مذکور تا حالت تحریر که ۱۱۰۰
میگذرد از ابتدا سنده یکبار و یکصد و هفتاد و هجری که صبح آغاز ریاست

هند گاه عالی آصفیاء ثانی است در دفتر دوم ماثر آصفی و تکمله ان مرقوم است
 زیرا که این کارناجات تفصیلی و فترے جدا گانه دارد و این مختصر متحمل آن نیست
 الحمد للہ این چند اوراق و قالیع کہ بہ بساط الغنائیم نامزد است بتاریخ نوزیم
 شہر جمادی الآخرہ سنہ یکہزار و دوصد و چہار دہ چہری دوشنبہ مطابق
 ہجری ۱۰۹۸ نومبر ماہ انگریزی سنہ یکہزار و ہفتصد و نو و نہ عیسوی موافق ہفتم سترین^{الآخر}
 ماہ رومی سنہ دو ہزار و یکصد و یازدہ اسکندری مطابق یازدہم خرداد ماہ قہری
 سنہ یکہزار و یکصد و شصت و نہ یزدجردی از قاعہ سریع السیریندہ شفیق عفا^{اللہ}
 ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ من انجام کہ نیت اتمام گرفت۔ ترصد کہ مطالعہ کنندگان
 این ساطیر اقم مسطور را بدعاے خیر یاد آرند و جرم اختلاف روایت بر نال
 نگذارند بآلہ التوفیق۔

قطع

ہزار و دوصد و دہ چار چہری شفیق من نوشت این ماہرے
 کہ تا صاحب دلے روزی بر حمت کند در حق این سکین دعلے

سے

